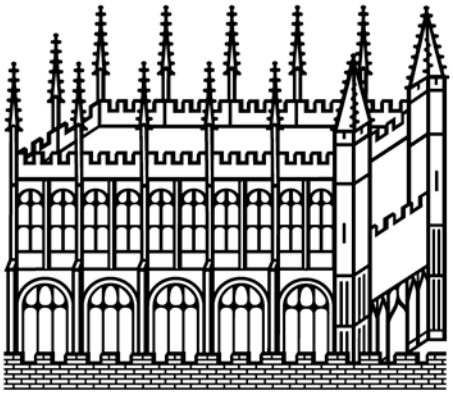


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

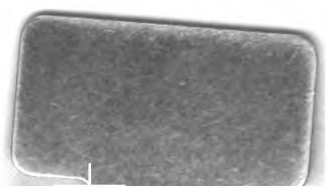
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





١٦ ٤ ١٦

کلیات سودا - قصائد و مثنویات و دواوین بامیات از کلام تاج الشعراء مرزا رفیع السودا مستند الکلام -

کلیات نظیر - اکبر آبادی -

کلیات تراب - مجموعہ حسبین چند کتابین ہین -
۱ - دیوان - ۲ - مثنوی عاشق ہیتم ۳ - ٹھمریان -
۴ - شجرۂ قادریہ -

کلیات صنعت کلام شاعر مستند میان کریم الدین صنعت

کلیات ناسخ - دو دیوان صفحہ اور حاشیہ پر -
نتیجہ بلند فکر شیخ امام ناسخ شاعر مستند لکھنوی -

کلیات آتش - طبع زاد سخنور نامی خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی معاصر ناسخ -

کلیات نظام کلام سخنور خوش فکر نواب محمد مرد الخلیفہ نظام بہادر

کلیات تسلیم - جسکا نام تاریخی نظم ارجمند ہے نتیجہ خوش فکری زبان اور بلند خیال منشی امیر اللہ تسلیم شاگرد حضرت نسیم دہلوی -

کلیات میر تقی - اوستاد مستند مسلم الثبوت کا کلام بعد نظر ثانی مکرر چھپا -

کلیات ظفر - کلام الملک ملک الکلام چار جلد ہین -
۱ - جلد اول و دوم یک جائی -
۲ - جلد سوم و چہارم یک جائی -

کلیات مومن خان جدید الطبع -

بہارستان سخن - اسمین تین اوستادون کا کلام ہے بطرح و مہتافیہ غزلین - ۱ - شیخ امام بخش ناسخ ۲ خواجہ حیدر علی آتش - ۳ - مہدی حسن خان آباد بڑے معرکہ کا مجموعہ ہے ہر ایک اوستاد نے زور طبع دکھایا ہے مجدیگر ترجیح بلا مرجح کہنا زیبا ہے -

دیوان گویا - از طبع زاد رسالدار فقیر محمد خان گویا شاگرد خواجہ وزیر تخلص وزیر اوستاد نازک خیالی

دیوان رند - مسمی بہ گلدستۂ عشق کلام نواب سید محمد خان رند شاگرد خواجہ حیدر علی آتش -

دیوان فدا - از موج خیزی طبع وقاد مولوی فدا حسین وکیل عدالت دیوانی -

دیوان غافل کلام سخنور ہمپایۂ آتش و ناسخ منور خان غافل -

دیوان ذوق از نتیجۂ فکر سخن گو عالی خیال سید ابراہیم علی ذوق

دیوان مہار عرب - در محامد خاتم الرسالت مؤلفہ حاجی محمد نذیر مصطفےٰ آبادی -

دیوان لطف - یا کلیات دیوان غزلیات مع معراج نامہ محامد سرور کائنات مصنفۂ حافظ محمد لطف علیخان سرور
ایضاً نعت سروری غزلیات تمام ردیفون کی محامد خاتم المرسلین مین از مہار نے تمام طبع بلند منشی غلام سرور لاہوری

دیوان ہنجار - سالک عمدہ کلام از مرزا قربان علی بیگ سالک

دیوان نیاز - از روشنی صافی طبع نازک پسند شاہ نیاز احمد بریلوی نیاز -

دیوان شہیدی مصنفۂ کرامت علیخان شہیدی تخلص

دیوان امیر - مسمی بمرآۃ الغیب از امیر احمد امیر تخلص

دیوان غالب دہلوی کئی مرتبہ یہ دیوان مختلف مقامات مین چھپا اور بڑی خواہش ہے بکا اور ہنوز خواہش خریداران اسی طرح ہے کیون نہو بڑے عالی پایہ مرزا اسد اللہ خان دہلوی کا کلام ہے جنکا مثل و نظیر ہندوستان مین نہین ہے یہ مطبوعہ مطبع نظامی سے نقل ہو کر طبع ہوا -

دیوان نشاط الاحباب مصنفہ بابو ہرگوبند سہائے -

دیوان جرار مصنفۂ مرزا حسین بیگ تخلص جرار -

دیوان امیر خرد - طبع زاد سید امیر الدین امیر -

دیوان قلق - مسمی بمظہر عشق کلام اوستاد کامل آفتاب الدولہ خواجہ اسد تخلص قلق -

دیوان واسطی نادر کلام مولوی سید فضل رسول خان تعلقہ دار سندیلہ -

دیوان عاشق کلام لطیف از پنڈت کنہیالال تخلص عاشق

دیوان خواجہ میر درد شاعر صاحب باطن -

دیوان بحر اسرار حقیقت در نعت سید مجتبیٰ مصنفۂ قانع علی احمد تخلص بہ علی -

دیوان ہشیار مصنفہ کیول رام -

INDIAN INSTITUTE

مثنوی ابر کرم
مجموعہ - قاصد نامہ و قصہ شاہ روم وغیرہ گیارہ قصے
۱- قصہ شاہ روم - ۲- قاصد نامہ - ۳ مینڈک نامہ
۴- رنگین نامہ - ۵ - آماد ال نامہ - ۶ گرہ بند نظیر
۷- پیسے نامہ - ۸ - کوڑی نامہ - ۹ بنجارہ نامہ
۱۰ جوگن نامہ - ۱۱ روئی نامہ -
بلٹ کہانی - تصنیف مولوی الٰہی بخش بطور بارہ ماسہ

سراپائے تصویر غم نظم و نثر میں سراپا کا بیان ہے تصنیف اشرف علی تخلص استاد -
باغ عاشق قصہ گل و صنوبر مصنفہ پنڈت کنھیا لال صاحب
سکندر نامہ بری و بحری اردو ترجمہ نظم سکندر نامہ نظامی
ارد خوش فکر سہی منور کامل مولوی غلام حیدر گویا ملوی ضلع ہردوئی
داستان عبرت افزا -
سراپائے پیری -

کتب قصہ جات نثر

الف لیلہ اردو مترجمہ منشی طوطا رام تخلص شایان -
ایضاً - عربی ترجمہ مترجمہ منشی عبد الکریم -
فسانہ عجائب بالتصویر مولفہ مرزا رجب علی بیگ سرور
بہر و شن سخن بجواب فسانہ عجائب مصنفہ سید فخر الدین مودودی -
طلسم حیرت برنگ فسانہ عجائب مؤلفہ منشی جعفر علی حسرت
باغ و بہار یعنے قصہ چار درویش مؤلفہ میر امن دہلوی
طلسم فصاحت مصنفہ مولوی محمد حسین جاہ -
سہیل ایمن مصنفہ مولوی فیع الدین وکیل -
وقائع راجکمار مصنفہ کنور جگت سنگھ خلف مہاراجہ مالنگ
بیجی بہادری مترجمہ راجہ شیو پرشاد ستارہ ہند -
آرائش محفل قصہ حاتم طائی با تصویر مؤلفہ سید حیدر بخش
داستان امیر حمزہ با تصویر بانظر ثانی حافظ محمد عبد اللہ بلگرامی -
نوطرز مرصع - قصہ چار درویش بعبارت مسجع مؤلفہ منشی محمد عوض زرین -
بستان حکمت اردو ترجمہ انوار سہیلی کا مؤلفہ فقیر محمد خان گویا -
قصہ سیاہ پوش مؤلفہ عنایت اللہ خان قیس
فسانہ معقول مصنفہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کھیری -
قصہ سورج پور - ایک زمیندار کا مؤلفہ چرونجی لال
آئینہ عقول یعنے قصہ قاسم و ہاشم در روح افزا زوجہ

خلیفہ بغداد مرتبہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کھیری
جادہ تسخیر - نادر عبارت مطبع مصنفہ نواب محمد حیدر علی خان
نور تن - مصنفہ میاں محمد بخش تخلص مہجور -
قصہ گل بکاؤلی - مؤلفہ عاصی تخلص -
سیر مقبول - نادر عبارت مصنفہ سید غلام حیدر خان بہادر اسسٹنٹ کمشنر -
قصہ گوپی چند بھرتھری -
سنگاسن بتیسی - قصہ راجہ بھوج بالتصویر -
بیتال پچیسی - قصہ راجہ بکرم مع تصویرات بہو -
گل بکاؤلی - مؤلفہ نہال چند شاہجہان آبادی -
طوطا کہانی - تصنیف سید حیدر بخش
قصہ گل صنوبر - مؤلفہ پیم چند -
طوطی نامہ مع قصہ ابراہیم ادہم مؤلفہ شاہ غلام حیدر

کتب کلیات و دواوین اردو

کلیات انشاء اللہ خان - یہ نتیجہ طبع شاعری بذلہ سنج میر انشاء اللہ خان انشا تخلص عمدہ نواب سعادت علیخان ہین بڑے مقرب حاضر جواب تھے
کلیات نساخ عمدہ کلیات جسمین نادر رسائل شامل ہین
۱- شاہد عشرت ۲ سخن شعرا ۳ اشعار نساخ ۴ مرغوب دل
۵ دفتر بیتال ۶ گنج نوادر ۷ چشمہ فیض ۸ قند پارسی
۹ زبان رنگینہ ۱۰ قطعہ منتخب از جلوہ گری طبع قادر عبد القدیر خان بہادر

شہزادہ یہ سنکے رمز اوسکا — دل مین اوسکو بخوبی سمجھا — تقریر بھی اوسکی سنکے دلکش — گفتار سے اوسکے ہوگیا خوش
اور نیز سلیقہ دیکھ اوسکا — خوش ہوکے کیا یہ اب ارادہ — خیر اب اس سے نکاح کیجے — عیش و عشرت سے کام لیجے
یہ کرکے ارادہ دیکھ ساعت — شادی کی اوس سے بابشاشت — عمر باقی بشادمانی — کاٹی باعیش و کامرانی
اس جا پہ ہوا یہ قصہ اتمام — آغاز کا سبکے ہو خوش انجام — جو کوئی پڑھے سنے جو اسکو — رکھے اللہ خوشی سے اوسکو
رکھے اللہ اوسکو باکام — حاجات کو اوسکے دے سرانجام

خاتمۂ کتاب

الحمد ہوا یہ ختم مطلب — فیض و کرم کریم سے اب — وہی وہ حرکت نے قلم کو
ہوکر گلزار کے برابر — لکھا نقش گل و صنوبر — ہے خرمی شگفتہ طبعان — ہے مثل نسیم غنچہ طبعان
دیکھا کہ یہ سیر کے ہی لائق — رکھا نام اسکا باغ عاشق — تاریخ نکال اسمین عاشق — کر فکر و خیال اسمین عاشق

قطعۂ تاریخ

ہے مثنوی یہ جو گل صنوبر — شغل وقت فراغ عاشق — تاریخ کی فکر مین ہے پرجوش — بشرب فکر باغ عاشق
فرقت قلق و الم کا سرکاٹ — عاشق کہ اسکو باغ عاشق

خاتمۃ الطبع

شکر خدا کا کہ اندنون ایک فسانہ نادر و دلچسپ شیرین زبان خوش داستان رنگین بیان نظم درست بندش چست
شگرف کہانی ہے غریب جادو بیانی ہے ؎ جس نے کہ سنا اسکو جہین یہ لگا کہنے ۔ یارب یہ فسانہ ہے
یا سحر ہے بابل کا پر کیا نظم اردو لائق و فائق خوب و خوشتر ہے جسکا نام باغ عاشق معروف بہ قصۂ گل صنوبر ہے
جلوہ فکر ساو کر شمہ خیال آسمان پیما شاعر نازک خیال سخن طراز بمثال بلبل خوش الحان معانی قمری سرو ستان
سخندانی جناب پنڈت کنہیا لال صاحب متصرم ریاست گدوا میتھی تخلص عاشق جنکی شیوا زبانی اور فصاحت لسانی
نظم و نثر مین قابل تحسین اور لائق آفرین ہی ہر ایک طرز تحریر مین ید طولےٰ اور کامل دستگاہ رکھتے ہین انکا کلام بسبب عمدگی کے
پسندیدہ خاص و عام ہی اگرچہ یہ قصہ نثر مین مشہور اور چند بار چھپا بھی ہی لیکن ابتک کبھی نظم نہین ہوا تھا کہ جس حسن و خوبی
اور لطافت سے اب نظم ہوا ہی قابل دید سخنوران شائقین ہی بنظر اشاعت بانعطاف ہمت بسیط جناب منشی نولکشور صاحب
دام اقبالہ بمقام کانپور مطبع فیض مرجع مین بماہ جولائی ۱۸۷۴ع مطابق ماہ شعبان ۱۲۹۱ ہجری باہتمام تمام منصرم باکمال
لالہ بشیشر دیال سے چھپکر آراستہ گوش عالم ہوا مصرعہ یہ فسانہ ہوسدا مقبول اے پروردگار

شہزادہ نے جاکے بس جلو ریز — حاضر کی لاکے مہر انگیز — آئی وہ با دل شکستہ
اوس حال سے لاخراب و خستہ — کی عرض یہ ہو کے دست بستہ — اوسکے سب دست و پا تھی بستہ
قاتل ہے یہ میرے بھائیونکی — قاتل ہے بہت سے عاشقونکی — حاضر ہے یہ قاتل گنہگار — فاسق فاجر شقی جفا کار
حاضر ہے حضور کی گنہگار — ہر چند کی ہے یہ واجب المرا — لایا ہون اسی بصد مشقت — کی اسکے لیے ہزار محنت
شہ نے سنکر یہ ہو کے خورسند — کی دل مین یہ مصلحت کہ ہر چند — فرمایئے حکم اسکی نسبت — حکم بالجزم اسکی نسبت
اوسکو کیونکر نہو گی الفت — شہزادہ نے لاکیا ہے حاضر — لایا محنت سے اسکو آخر
دل مین نہین ہو گی کیا محبت — اگر کیے حیرا کا کچھ ارادہ — آزردہ کہین ہو شاہزادہ
یہ سوچ کے دل مین با دل شاد — شہ نے اوسکو کیا یہ ارشاد — کر جو کہ خوشی ہو تو ہے مختار
شہزادہ نے سنکے شہ کا ارشاد — دارونغہ اصطبل کو کر یاد — لائے اور ساتھ لائی کوڑے
یہ حکم دیا کہ چار گھوڑے — گھوڑونکے نیچے اوسکو بندھوا — حاضر ہوئے جبکہ گھوڑے آکر
چوبیتا کر کے اوسکو بندھوا — اور گھوڑونکی ٹاپ مین آخر — لگوائے وہ تازیانے ایسے
اور گھوڑونکی ٹاپ مین آخر — باہم ہوئے بند سب شکستہ — بیٹھا اوسکی اوڑی ہو برابر
سمجھی کہ یہی کریگا مجھ سے — شہزادہ کو ہے جو کینا مجھ سے — یہ دیکھ کے حال مہر انگیز
فرمایئے سنکے عرض میری — نصفت سے جو رای ہو تمہاری — لیکن تمہید اک اوٹھا کر
لاکھون خطرات وہ اوٹھا کر — صدہا تدبیر وہ بپا کر — جو کوئی کرے ہزار محنت
اوسکو رکھے وہ با حفاظت — ضایع کرے اوسکو یا بہ تہمت — حاصل کرے قیمتی جواہر
اور جو مجھ سے ہوئی ہے تقصیر — اوسمین نہین کچھ مری ہے تقصیر — نزدیک خرد تو رکھنا اوسکا
اور وہ جو کہ بھائی آپکے تھے — یا غیر جو مرنے آگئے تھے — تھا حکم خدا اوسی طرح پر
اونکی تقدیر بس یہی تھی — اونکی تحریر بس یہی تھی — جس جس نے زندگی کو کھویا
میری قسمت تھی آپکے ساتھ — پھر کیونکر مین آتی آپکے ہاتھ — تھی یہ ہی ازل سے اونکی تقدیر
کیونکر تو پہونچتا اوس مکان پر — تھا قدرت آدمی سے باہر — تقدیر مین گر نہوتا میرے
زنگی کو نکال کر وہ لانا — میرا بھی ہاتھ وان پکڑنا — واقعات مین اسطرح پہ جانا
ورنہ ابتک مہال نوخیز — اور وہ ثمر لطافت انگیز — ہر سب قسمت کے یہ موافق
سیب غبغب کی کب وہ لذت — اور پستہ لب کی کب حلاوت — یا دہر پھرے سے ہیگا مصیبن
جس طرحسے چاہے کرے تحقیق — ثابت نہو کچھ سوائے تصدیق — پائی ہے کسی نے خواب مین بھی

جنکی چشمون مین ایک کھٹکا — کچھ سانس کا باقی رہگیا تھا — اونکا یہ مژدہ سنکے گویا — آب رفتہ بجوے آیا
سب شہر مین یہ پھری منادی — گھر گھر مین خوشی ہوا ورشادی — خیرات کا در کھلا بیانتک — پہونچا نہ سوال بھی زبان تک
لیکن پورا ہوا وہ فی الحال — باقی نہ تھا نام کو بھی کنگال — درویش بھی بنگئے تو انگر — مستغنی بنگئے تو ان گر
شہزادہ بھی اسمین آن پہونچا — قدمون پہ پدر کے سر کو رکھا — الفت سے اوٹھایا شہنے اوسکو — سینہ سے لگایا شہنے اوسکو
چومی شہنے بشوق بیحد — چھاتی سے لگاتے ہی وہ صورت — شہ کی ہوئی کیا کہون حقیقت
ہجرت مین جو تھا فراش بستر — وصلت مین وہ بیٹھا آپ اوٹھکر — وہ اب جسم پہ پھیرا — ہلتا تھا جو کہ ہاتھ اوسکا
رہتی تھی جو آنکھ ضعف سے بند — ہوتی نہین بند دیکھ فرزند — اب مارے خوشی کے ہے دھڑکتا — جو دل تھا ضعیف و سست رہتا
چہرہ ہجران مین تھا جو بی نور — اوس سے بے رونقی ہوئی دور — اب ہے وہ خوشی کی اشک یزدان — جو چشم کہ ہجر مین تھی گریان
شہزادہ نے دی پدر کو تسکین — خوشدل ہوا بادشاہ غمگین — شہزادہ نے سر پہ سلیمان — تھا ضعف بصر سے شہ پریشان
ہر نام اسکے پاے نسبت — نون کے مابعد در حقیقت — کوری کے لیے دیا تھا سرمہ — سیمرغ نے یہ دیا تھا سرمہ
آنکھون مین پدر کے جب لگایا — نور رفتہ دوبارہ آیا — سرمہ جو لگا سے نور دیدہ — روشن ہوگیون کہ نور دیدہ
مل جل کے خوشی سے بیٹھے کر اب — پوچھی کیفیت سفر تب — سب کہکے سنایا شہ کو فی الحال — شہزادہ نے ابتدا سے احوال
یعنی جانا بشہر خون ریز — اور دیکھنا شہر مہر انگیز — دیوانہ پھرا کیو بنا نا — دانستہ کلام لغو کرنا
پانا دیدار مہر انگیز — سننا گفتار مہر انگیز — راہ سخت و محال و اقاف — سننا اوس جا یہ حال و اقاف
پھر دیکھنا جاکے کار جادو — کار سحر لطیفہ بانو — اوسجا پھنس کر ہرن کا بننا — اوس باغ سے مثل بو نکلنا
مہر و رحم جمیلہ بانو — لطف و کرم جمیلہ بانو — شاہ شہیران سے جاکے ملنا — قلعہ زنگی مین جا پہونچنا
شاہ زنگی سے جاکے لڑنا — کر فتح پھر اوسکو قتل کرنا — سیمرغ کے بچونکو بچانا — اوسکی مہر و مدد سے جانا
ساتون دریا کے پار ہونا — شہر واقاف مین پہونچنا — اوس شہر کے بادشہ سے ملکر — کہتے تھے جسے شہ صنوبر
اوس سے سب حال کل صنوبر — کیفیت ساری اوس سے سنکر — سیمرغ کی پھر مدد سے آنا
درخت زنگی کو آکے لینا — شاہ شہیران سے جاکے ملنا — پھر واپس سے ادھر روانہ ہونا — مہرہ لینا جمیلہ بانو
حسب العرض جمیلہ بانو — عفو گنہ لطیفہ بانو — پھر دیکھنا آ جمیلہ بانو — کرنا تضحیک مہر انگیز
اوسکو شافی جواب دیکر — آنا اوسکو بھی ساتھ لیکر — آنا نزدیک مہر انگیز
شہنے سنکر تمام احوال — شہزادہ کو دی دعا بوجہ احسن — شہزادہ نے سب سنایا احوال — جو کچھ گذرا تھا اوسپہ تا حال
اوسکی ہمت پہ آفرین کی — اوسکی جرات پہ آفرین کی

یعنی وہ زنگی نہفتہ — پوشیدہ جو تھا وہ بخت خفتہ — نیچے سے تخت کے نمودار — بادل کی طرح ہوا وہ اکبار
شہزادہ نے جلد اوسکو پکڑا — زنجیر و نمین سخت اوسکو جکڑا — شاہ قیموس دیکھہ یہ حال — بدحال ہوا وہ نیک افعال
غیرت سے عرق مین بگیا غرق — دو دبا وہ قدم سے لیکے تا فرق — جتنے حاضر تھے اوس جگہ پر — سب تھے متحیر اور نگون سر
لیکن شہزادی مہرانگیز — ان سب باتون کو کر کے انگیز — کہتی تھی یہ ہی وہ دھیت میرے — بتلا حال گل وصنوبر
شہزادہ یہ سنکے بولا افسوس — اب بھی یہ سوال کرنا افسوس — تیری اتنی ڈھٹائی پر حیف — بے شرمی و بیحیائی پر حیف
اس تیرے سوال پر ہے صد حیف — اس تیرے خیال پر ہے صد حیف — لے سن لے اگر ہے سننا مجھسے — کہتا ہو نمین حال سارا تجھسے
یہ کہہ زنگی کو وہان بٹھایا — حرف مطلب زبان پہ لایا — اور اپنا پہونچنا اوس جگہ پر
جو جو گذرا تھا سب سنایا — جو جو دیکھا تھا سب بتایا — کیفیت حال گل صنوبر
جب ختم کیا تمام احوال — زنگی نے کہا کہ اے خوش اقبال — اوس زنگی سے ایک ایک حقیقت — کہکر لیتا تھا وہ شہادت
شاہ قیموس سنکے یہ حال — اور جتنے تھے حاضرین فی الحال — سچ ہے جو کہا یہ تو نے اور حق — اسمین نہین کچھہ بھی فرق مطلق
تجھہ پر تھی خدا کی مہربانی — بولے صد آفرین ہے تجھہ پر — تیرا ہی تھا کام یہ دلاور
اللہ کی تھی نگاہبانی — جسکا اللہ ہو مددگار — کیا اوسکا کرے عدو جفاکار
شہزادہ یہ سن کلام دلکش — چندے رہا شہ کے پاس خوش خوش — شہ نے پھر دیکے گنج بیحد — اسباب و جواہرات بیحد
تفویض کی اوسکے مہرانگیز — اپنی وہ دختر دلاویز

تیرہوین داستان شہزادہ کا اپنے شہر مین مہرانگیز کو لیکر آنا اور تمام حقیقت کا اول سے آخر تک اپنے باپ سے بیان کرنا اور زنگی کو سزا دینا اور نکاح کرنا مہرانگیز کے ساتھہ اور خاتمہ کتاب

اب دے جلدی جو کچھہ ہونا — یا دُر دہو یا شراب ساقی — اوسکو پکڑو وطن کو پہونچو — مژدہ یہ والدین کو دون
مطلوب کو جاؤ کھاؤن اونکو — احوال سفر سناؤن اونکو — اور ختم کرون یہ پھر کہانی — اسطرح سے خامہ کی زبانی
چندے شہزادہ یہان بھی رہکر — آمادہ ہوا وہ پھر سفر پر — مہمان عزیز رہ کے اس جا — عازم ہوا اپنے اب وطن کا
دختر کو بھی شہ نے کرکے رخصت — ہمراہ مین دی بہت سی دولت — شہزادہ ہوا یہان سے راہی — با فضل و عنایت الٰہی
لیکر ہمراہ سہ خاتون — دختر حبشی جمیلہ خاتون — اور تیسری تھی یہ مہرانگیز — دخت قیموس شہ دلاویز
آخر ہوا قطع کر منازل — باخورمی اب وطن مین واصل — شاہ شمشاد سنکے مژدہ — مرتے مرتے ہوا وہ زندہ
اوسکی تمام عمر فراقت — بدلی با صبح وصالت — دیگر رفقا جنھون نے دریا — چشمون سے تھا جنھین چھپایا

یہ سنکے جواب شاہزادہ — سُن ہو گئی سنکے حاضرادہ — شہزادے سے کرکے یہ بہانہ — پھر اوسنے کہا تجاہلانہ

اس سے نہین کھلتا قصۂ گل — جبتک نہ کہوگے جزو اور کل — مین کب مانونگی تم ہوگا — اتنا کہین سُن لیا ہے ناگاہ

جبتک نہ کہوگے سر بسر تم — کیونکر ہو یقین کہ ہو خبر تم — شہزادہ یہ سُنکے دل مین سمجھا — بے شرم ہے پوچھتی ہے کیا

نادانی سے جہل ہے یہ کرتی — اپنی نہین ضد سی باز رہتی — بہتر ہے کہ وتم ایک ترکیب — اک جلسۂ عام دیکے ترتیب

جلسہ مین کرو اسے پشیمان — ہو جلسہ بھی سُنکے حال حیران — دل مین یہ سوچ شاہزادہ — بولا کہ اگر ہے یہ ارادہ

بلوا والد کو اپنے اس جا — اور سب ارکان جمع ہون — اوس وقت سناؤنگا مین کہکر — گل بانو چہ کرد با صنوبر

شہزادی نے باپ کو بلایا — سُنکر پیغام وہ بھی آیا — ہمراہ تھے اوسکے سب ارکین — آئے مجلس مین سب برنگین

مسند زرین وہان پہ بچھوا — اوسپر ہوا شاہ جلوہ فرما — شہزادی یہ سُن تو ہوکے ہشیار

پاسخ جو سوال کا مین دونگا — پھر تجکو مین چاہون جو کرونگا — شہزادی نے بھی ہوکے تیار — کہہ بھی نہ سمجھ کے سر و اور گم

منظور کیا کہا کہ سو بار — اور شہ نے بھی کر لیا یہ اقرار — اوس وقت یہ بولا شاہزادہ — یہ عقدۂ بستہ ناکشادہ

محجوب ہی جون فلک کا پردہ — نادیدہ چو پردہاے دیدہ — کرتا ہون مگر مین آشکارا — یہ راز نہفتہ تم پہ سارا

اول فرمائین یہ زبان سے — شہزادی نے یہ سُنا کہان سے — جسکے لیے قتل ہین یہ کرتین — ناحق ہین عذاب سر پہ لیتین

شہزادہ کا یہ سوال سنکر — اہل جلسہ یہ حال سنکر — شہزادی سی پوچھنے لگی حال — کس سے یہ سُنا ہی تمنے احوال

خاموش تھی کیا جواب دیتی — کسکا وہ نام اوس سے لیتی — شہزادہ یہ دیکھہ ہوکے پھر تیز — بولا کہ یہ سُن تو مہر انگیز

یہ جان کہ خوب جانتا ہون — یہ راز نہفتہ کھولتا ہون — واقف ہون مین اوس سے جو گذرا گل پہ — کیون اوس سے ہے خفہ شہ صنوبر

پر تجکو یقین ہوگا کیون کر — ہی جھوٹ کہ ہی وہ سچ سراسر — بہتر ہے کہ کیجے اوسکو حاضر — جسنے یہ کیا ہی تم پہ ظاہر

میرے وہ کلام کی صداقت — تا کرکے وہ دی مری شہادت — اوسنے اب بھی نہ کچھ بتایا — نے نام و نشان کچھ سُنایا

پاسخ کی ادھر تھی وہ طلبگار — شاہ کا ادھر تھا یہ طلبگار — بولی کہ سُنا ہے مین نے اکبار — آیا تھا مسافر اک یہان پر

اوسنے یہ کہا تھا مجھسے آکر — یا اوسکا پتا تمھین بتاؤن — شہزادہ یہ سُن بے اختیار ہوکر — اب وہ ہے کہان جو اوسکو لاؤن

شہزادہ بھی بیقرار ہوکر — بولا کہ کرون مین وہ مسافر — اس جلسہ مین گرچہ لا کی حاضر

پھر کیا ہوتا توحیلہ پرور — بولی وہ یہ سن ازین چہ بہتر — دست قیموس شہ پکڑ کر

لایا نزدیک تخت دختر — اور حکم دیا کہ آوین چاکر — اور دوسری جا سے آرکھہ آئین

جو ہین اوس تخت کو اوٹھایا — اک اور شگوفہ ہاتھہ آیا — سنگ رسوائی سے ہوا چور — آئینۂ راز تھا جو مستور

کر رکھے ہین بیگنہ گرفتار | اوسکو بھی ملے سزاے کردار | فورًا اک شخص حکم پاکر | اوس ساحرہ کے مکان پہ جاکر
اور باندھ کے اوسکو لاکیا پیش | با جان حزین و با دل ریش | شہزادہ کے دل مین گذرا اوسدم | نافذ کرے اوسپہ حکم محکم
یعنے اوس بے حیا کو لیکر | اوس عورت ناسزا کو لیکر | کر قتل پھر اوسکو اولٹا نگوائے | اور کھال مین اوسکے بھوسہ بھروائے
یا اوسکا تمام گوشت کٹوائے | کتون چیلون کو گوشت کھلوائے | یہ حال بد لطیفہ بانو | ہمشیر اوسکی جمیلہ بانو
سب دیکھ سمجھ کے دست بستہ | حاضر ہوئی با دل شکستہ | عند تقصیر اوسکا چاہا | ہمشیر کا اوس سے حق نباہا
اوسکی خاطر سے شاہزادہ | ناچار ہوا در بدل ارادہ | آیا بسر عنایت اوس پر | بخشی اوسے اوسکی جان مضطر
اوسکو رہ راست پر وہ لایا | اوسکو رہ راست اب سکھایا | پڑھوا پھر کلمہ شہادت | اسلام کی اوسکو کر ہدایت
دین اسلام اوسے سکھایا | توبہ جادو سے پھر کرایا | جو تھے اوسنے بنائی حیوان | اونکو بنوایا اوس سے انسان
دیکر پھر سبکو اوسنے پوشاک | اور رستہ کا دیکے خرچ و خوراک | رخصت کیا جسجگہ کا جو تھا | حبس ملک کا جسجگہ کا جو تھا
پھر سب پا کر کے اصلی صورت | خرچ معقول اور رخصت | اوس سے لیکر چلے وطن کو | اوسکو دیکر چلے وطن کو
یعنے کہ دعائے خیر دے کر | راہی ہوئے اپنی راہ لے کر | چندے پھر یان قیام کر کے | اس ملک کا انتظام کر کے
اور چھوڑ کے یان لطیفہ بانو | لے ساتھہ اپنے جمیلہ بانو | باحشمت و جاہ ہو روانہ | تھا راہ سپر وہ اک مہینا
وارد ہوا یان وہ بعد اک شہر | شاہ قیموس کا جو تھا شہر | تھا یہ وہ ہی بس مقام خونریز | رہتی تھی جہان وہ مہر انگیز
باہر اس شہر کے پہونچکر | خیمہ ایستادہ کر وہان پر | چھوڑا اوس جا پہ جملہ سامان | جملہ رفقا کو چھوڑ کر وان
تنہا گیا شہر مین جلو ریز | تا دے وہ جواب مہر انگیز | فورًا نقارہ آبجایا | ڈنکہ نصرت کا آبجایا
سنکر آواز آئے دربان | شہزادہ کو ساتھہ لائے دربان | حاضر کیا پیش شاہ قیموس | شہ نے بطریق یاس و افسوس
سمجھا یا نکر خیال اس کا | انجام ہے بس محال اس کا | جانے دے نہ جا تو اس ملا مین | دانستہ دہان اژدہا مین
کوئی نہ ہوا سن اس سے جان بر | بہتر ہے کہ اوس سے درگذر کر | شہزادہ نے سُن کہا کہ اے شاہ | کوئی نہین سچ ہے اس سے آگاہ
جو کچھہ ہے سوال شاہ دختر | وہ راز نہفتہ ہے سراسر | مین ہون اوس سے بخوبی آگاہ | حاضر ہوا اس لیے ہون ایشاہ
یہ سن سخن تسلی آمیز | اسطرح ہوا وہ شہ سخن ریز | اوس سے کہو جا کہ مہر انگیز | آیا ہے جوان اک دلاویز
رکھتا ہے جواب تیرا دل | اوس سے مطلب ہو تیرا حاصل | سنکر کہ کوئی ہے شخص آیا | شہزادی نے جلد اوسے بلایا
شہزادہ گیا ہوا سخن ریز | کہہ اپنا سوال مہر انگیز | بولی کہ یہ قصہ تو بیان کر | گل بانو چہ کرد با صنوبر
شہزادہ یہ سن کے بولا اوس سے | جیسا کیا و یسا پایا اوسنے | تو بھی یہ سن کے ہو پشیمان | گل کی طرح ہو گی بسکہ حیران

جو جوا و سپر پڑی تھی اوقات
سب اوسنے اوٹھائی بادلِ شاد
پر جبکہ وہ پہونچا اس جگہ پر
شہ سے سنا حال گل صنوبر

اور اوسکی خدا نے جان بچائی
وہ شہ کا ہوا بدل ثنائی
شکر اوسنے ادا کیا خدا کا
اور سجدہ ادا کیا خدا کا

چندے پھر رہے اوسجگہ پر
در خدمتِ بادشہ صنوبر
رخصت ہوا شہ سے شاہزادہ
خاطر مین وطن کا کر ارادہ

دریا کے کنارہ پر پہونچکر
اوسنے کیا غسل اوسجگہ پر
اور آگ پہ رکھکے بال سیمرغ
دل مین کیا اب خیال سیمرغ

بیٹھا کہ کہین وہ جلد آجائے
دریا ؤن کے پار اوسکو پہونچائے
فورًا چلتے ہی آیا سیمرغ
تھا بال کا باندھا اوسکا سیمرغ

شہزادہ کو دیکھکر ہوا شاد
پوچھا کہ کیا ہے کیون مجھے یاد
شہزادہ نے کہہ سنایا سب حال
سیمرغ ہوا وہ سنکے خوشحال

شہزادہ نے کر شکار اوسجا
سامان سفر کیا مہیا
رکھکر سیمرغ پر ہوا سوار
ساقون دریا کے ہوگیا پار

پہونچا سیمرغ کے مکان پر
چندے مہمان رہا وہان پر
سیمرغ نے شرط مہمانی
کی ساری ادا بہ مہربانی

وہان سے رخصت ہو پہونچا آگر
تھا قلعۂ زنگیان جہان پر
زنگی و دختر کو ساتھ لیکر
نقد و جنس و زر و جواہر

چل کر میدان مین آن پہونچا
شاہ شیران ملا تھا جس جا
شاہ شیران سے حسب دستور
مل کر کیا اوسکو شاد و مسرور

بارہوین داستان پہونچنا شاہزادہ کا جمیلہ خاتون کے مکان پر اور اوسکو ہمراہ لیکر لطیفہ بانو کے پاس جانا سزا دینے کے ارادہ سے اور مستعد ہونا مہر انگیز کے سوال کے جواب دینے مین

دے ساقی وہ مے تو اکے مجکو
ہو تیزی عقل پیکے مجکو
دون نشہ مین وہ جواب شافی
ثابت جو سوال کا ہو کافی

مطلوب کو لیکے اپنے ہمراہ
لون پھر مین بیانکی اسطرح راہ
کہتے ہین کہ شاہزادہ خوشدل
آخر طے کر کے جملہ منزل

پہونچا نزدیک باغ مینو
یعنے باغ جمیلہ بانو
بانو نے سنی جو آمد آمد
باشوق تمام ہو برآمد

آگے چلی پیشوائی کرنے
استیصال جدائی کرنے
آگے جا کر کی پیشوائی
باشوق تمام ساتھ لائی

آراستہ کر مکان کو وہ
لائی وہان مہمان کو وہ
شرط مہمانی جو ہین جو
سب اوسنے ادا کرین وہ خوش ہو

شہزادہ کے اب بحسب قرار
شادی مین وہ آئی لاکر خسار
چندے رہکر بعیش و باہم
داغ ہجران پہ رکھکے مرہم

وان سے ہو روان بحشمت و جاہ
منزل طے کر کے درمیانی
پہونچا نیت تھی جس مکان کی
یعنے باغ لطیفہ بانو

جو تھی اوستاد فن جادو
جس نے تھا ہرن اوسے بنایا
ایسے ہوشیار کو چرایا
اوسجا پہ پہونچکے شاہزادہ

خیمہ زربفت ایستادہ
ق کر کے ازراہ کینہ جوئی
صادر کیا حکم جائے کوئی
جلدی اوس ساحرہ کو لے آئے

تا اوسکو سزائے سحر دیجائے
ہین اوسنے بہت ہرن بنائے
جادو کے حصار مین پھنسا کر

چاہا کہ کرون اسسے مقید — یہ گل ہوئی اوسکی آپ موید — پیچھے سے آکے دھکہ دیکر — مجکو بھی گرا دیا زمین پر
اوس وقت یہ زنگی تا بو پاکر — نیچے سے نکل کے آیا اوپر — سینہ پہ مرے چڑھکے بیٹھا — پھر میرے اوٹھائی یہ نہ اوٹھا
اوس وقت کمر سے اپنی خنجر — لیکر اس بے حیا نے فی الکر — ابرو کا اشارہ کرکے اوسکو — اوس سے کہا قتل کر تو اسکو
یہ دیکھکے مین نے ہوکے مایوس — دل مین کیا اپنے سخت افسوس — دنیا مین نہین ہے کوئی اپنا — سمجھا کہ نہین ہے کچھ بھی دنیا
دنیا مین نہین سوا مطلب — مطلب مطلب جو سمجھی مطلب — ہے کون کسیکا اس جگہ پر — کر آنکھ کو بند پھر نظر کر
کوئی نہین جز خدا مددگار — بے یار و دیار کا ہے وہ یار — جو چاہے کرے وہ ہی خداوند — ہین اوسکی قضا کے جملہ پابند
اس سوچ مین نیچے مین تھا مضطر — اوپر سے اوٹھایا اوسنے خنجر — چاہا کہ لگاکے ایک ہی وار — کر دے سینہ کے میرے وہ پار
اوس وقت یہی سگ وفادار — میرا آکر ہوا مددگار — بجلی کیطرح لپک کے آیا — اور ٹیٹوا اوس کا دھر دبایا
بیتاب ہوا یہ زنگی اودم — ہوش اسکے حواس بھی ہوئے گم — خنجر گیا اسکے ہاتھہ سے چھوٹ — قسمت اسکی مگر گئی پھوٹ
نیچے سے نکل کے مین نے اوسکے — دست و پا خوب باندھ لی اسکے — دونون کو باندھ لایا گھر پہ — اور گل کو بھی مین نے باندھ وہان پر
باقی جو فرار زنگی تھے چار — اونمین کے بھی تین ہوئے گرفتار — اب اونمین کا ایک ہی جو مفرور — رہتا ہے یہان سے وہ بہت دور
قیموس کی دختر دل آویز — رکھتی ہے جو نام مہر انگیز — جو تخت ہوا اوسکا اوسکے نیچے — وہ زنگی ہی رہتا اوسکے پیچھے
اتنا کہکر شہ صنوبر — بولا کہ یہ سارا حال سنکر — اب تو ہوا تجھہ پر آشکارا — جو کچھہ احوال گل تھا سارا
ایفا ہوا ابتو وعدہ میرا — اب باقی رہا جو وعدہ تیرا — اوسکے ایفا مین سر دے مجکو — لازم نہین عذر کرنا تجکو
شہزادہ نے عرض کی کہ ای شاہ — شفقت سی تری ہوا مین آگاہ — گر قتل ہے میرا تجکو منظور — وعدہ کا ہی ایفا مجکو منظور
سب حال تو مین نے جانا گل کا — واقف ہوا اوسکے جزو کل کا — پر ایک تھوڑی سی رہگئی بات — اوسکو بھی اگر کرے عنایات
پھر کچھہ نہ رہے گا دل کا ارمان — بے عذر مین اپنی دونگا یہ جان — ورنہ بے جرم قتل کرنا — ہے چاہ کنہ مین مفت گرنا
وہ امر یہ ہے کہ جو تھا زنگی — ان تین کے ساتھہ جو تھا زنگی — کسواسطے وہ قدم کو کر تیز — بھاگا نزدیک مہر انگیز
اور اوسنے اوسے چھپایا کیون ہے — اور تخت کے نیچے رکھا کیون ہے — شہزادہ کا یہ سوال سنکر — خاموش رہا شہ صنوبر
بتلا نہ سکا جو وہ یہ اسرار — در گذرا وہ خون سے اوسکے ناچار — اور کہنے لگا کہ اے مسافر — ہو درگہ حق مین اب تو شاکر
تیرے خون سے مین درگذر کر — کرتا ہون صد آفرین مین تجھہ پر — پرکاری پہ تیری آفرین ہے — ہشیاری پہ تیری آفرین ہے
کس کس حکمت سے تو نے اے یار — کس کس حرفت سے تو نے ای یار — مطلب بھی نکالا مجھسے اپنا — اور سر بھی بچایا مجھسے اپنا
القصہ کہ شاہزادے نے جب — شہ سے سنا اپنا سارا مطلب — گو اوسنے مصیبتین اوٹھائین — اور راہ مین محنتین اوٹھائین

مین نے چاہا کہ ہو کے اسوار — اوپر اک اسپ تیز رفتار — پیچھے اوسکے چلون مین دلگیر — دل مین ہوا یہ خیال جاگیر
ایسا نہو ٹاپ سے ہو آگاہ — کچھہ اور کرے وہ فعل ناگاہ — پوشیدہ رہی یہ راز پنہان — مشکل نہو دل کی میرے آسان
یہ سوچ کے اب کیا ارادہ — پیچھے چل اوسکے پا بپیادہ — یہ کہکے چلا مین لیک کیسے — سائیس ہو پیچھے پیچھے جیسے
گو پیادہ ہی ساتھہ ہو لیا مین — پر ساتھہ مین بس لگا گیا مین — کوئی نتھا ساتھہ میرے اوسدم — اُکتا ہی یہ ہمقدم تھا ہمدم
جسکو تم دیکھتے ہو اس جا — مسند پہ ہے روبرو جو بیٹھا — رکھتا ہی یہ طوق زر گلے مین — جون دام و فاگر گلے مین
انجام کو رفتہ رفتہ چل کر — پہونچی گل آخر اک جگہہ پر — یہ زنگی کھڑے جو سامنے ہین — زنجیر بندھے جو سامنے ہین
انکا تھا قیام اوسجگہ پر — انکا تھا مقام اوسجگہ پر — ان زنگیون کے مکان کے باہر — گھوڑے سے اوتر گئی وہ اندر
فورًا ان زنگیون نے ملکر — اندر سے دیا نکال باہر — خود بھی کوڑے یہ لیکے نکلے — گھر سے کالی بلا سے نکلے
کوڑے لگے مارنے وہ اسکو — اور ہاتھہ یہ جوڑتی تھی بدخو — ایسی اونسے پٹی بے شرم — ہڈی پسلی سب ہو گئی نرم
مین دور سے دیکھتا تھا یہ حال — اور دل مین سمجھتا یہ بداعمال — اس مار سے مر گئی یہ ہو گی — دنیا سے گذر گئی یہ ہو گی
جسکے نہ کبھی لگا گل تر — کوڑون کی سہے وہ مار کیونکر — پر عشق مین ایسی تھی یہ سرشار — اُف بھی نکی اسنے کھا کے یہ مار
اونکے قدمون پہ تھی یہ گرتی — منت اور عجز بھی تھی کرتی — جب مار چکے وہ خوب اسکو — تب کہنے لگے کہ اے غلط گو
کیا وجہ جو آج تونے کی دیر — وعدہ مین پڑا یہ تیرے کیون پھیر — یہ سنکے وہ بولی دست بستہ — با جان حزین و دل شکستہ
کچھہ میرا نہین قصور ہے یہ — قسمت کا مرے فتور ہے یہ — سو یا نہین شہ رہا سن اے یار — تا دیر وہ خفتہ بخت بیدار
ورنہ مین کبھی کی آئی ہوتی — لذت تمسے اوٹھائی ہوتی — تقصیر سے میرے درگذر کر — مجبوری پہ میری تو نظر کر
یہ سنکے یہ زنگیان پکڑا ہاتھہ — گلکو پھر گھر مین لے گئے ساتھہ — وہان جاکے یہ اوسکے ساتھہ سب غول — عشرت مین ہوے خوشی سے مشغول
نادیدنی دیکھکر یہ احوال — افعال بد گل بداعمال — غصہ سے یہ بھڑکی آگ تن مین — تھی آگ ہی آگ تن بدن مین
دل جلنے لگا مثال اخگر — پھکنے لگی دل مین جان مضطر — آنکھین ہوئین میری شعلہ ریزان — ہر موے بدن شرارہ ریزان
بیتاب مین ہو کے گھس گیا وان — تھے جمع جہان یہ بے تمیزان — ان زنگیون نے جو مجکو دیکھا — مثل زنبور آکے گھیرا
تھا مین جو قوی اور زور آور — سمجھا نہ مین کچھہ بھی زنگیون کو — لایا نہ خیال مین مین اون کو
آمادہ ہوا بجنگ جوئی — ٹھہرا نہ مقابلہ مین کوئی — دی داد تہور و شجاعت — دی داد دلیری و شہامت
ایسے کہ ہوئے یہ جملہ مایوس — سمجھے دل مین یہ اپنے منحوس — ہے عہدہ برآئی اسسے مشکل — ہے کون جو اسکے ہو مقابل
بیدل ہو کر ہوئے یہ مفرور — میدان مصاف مین ہو مجبور — جو زنگی ہے بستہ اس جگہہ پر — وہ ہاتھہ لگا مرے بداختر

گھوڑے خاصہ کے تھے جو وہان پر — پیچھے رکھتے تھے باد صرصر — وہ سخت تھے لاغر سے رنجور — بعضے حرکت سے بھی تھے معذور
بعضونکی لگی تھی پیٹھ ایسی — ہڈی تک ریڑہ کی تھی نکلی — یہ دیکھہ بلا کے جمادار — ایک ایک کو دی سزا برابر
بعضونکو کیا جو مین نے برخاست — آکر دی ایک نے یہ درخواست — جان بخشی ہو بادشہ سلامت — تو عرض کرون مین کچھہ بخلوت
مین سمجھا کہ کچھہ ہے راز کہنا — خلوت کا جو ہی یہ نام لیتا — کر عرض کو اوسکی مین نے منظور — حکم جان بخشی کر کے مصدور
پوچھا مین نے کہ سچ تو بتلا — سب گھوڑونکا کیون ہے حال تلا — سائیس نے دست بستہ باہو — کی عرض یہ جانسے ہاتھہ کو دھو
گھوڑے جو حضور کے ہین بیحال — اوسکا یہ سبب ہے ایخوش اقبال — ہر روز یہ بادشاہ بیگم — یعنی گل بانو شب کو پیہم
شاہانہ لباس زیب تن کر — ہر ہفت بزیور و جواہر — آتی تیار ہو وہ ہر شب — جاتی ہے سوار ہو وہ ہر شب
معلوم نہین کہان ہی جاتی — کچھہ رات رہے وہ پھر ہے آتی — گھوڑے کو وہ چھوڑا صطبل مین — جاتی واپس ہے پھر محل مین
یہ سنکے گئے حواس اور ہوش — غصہ مین ہوا مین سخت پرجوش — دل مین یہ ہوا کہ قتل کیجے — ہاتھون ہاتھہ اوس سے بدلہ لیجے
پھر دل مین خیال میرے آیا — اول ثابت کرو کہ آیا — کیا بھید ہی وہ کہان ہے جاتی — کسکے پاس ہے وہ آتی جاتی
غصہ سے مین دل کو اپنے موڑا — اور حکم دیا کہ آج گھوڑا — اک اور بھی رکھنا کر کی تیار — جس وقت وہ جائے ہو کے اسوار
یہ کہکے محل مین آیا بیتاب — بھولی دل سے مرے خور و خواب — پر مصلحتا وہ دن گذارا — دل ہی دل مین تھا رنج سارا
جب توشہ مہر عالم افروز — چادر مین گیا بنج دلسوز — اور بانوی مہ بشوق دیدار — شبدیز فلک پہ ہو کے اسوار
نکلی مشرق سے ہو کے بیتاب — لب تشنونکو تا کرے وہ سیراب — مین نے کیا نوش خاصہ تھوڑا — اور بستر غم پہ خار توڑا
یہ بھی پہلو مین آکے سوئی — کیا سوئی کہ میری نیند کھوئی — بولی کہ ابھی تو ہی سویرا — کیون نیند نے مجکو سخت گھیرا
فرمائین جواب شتاب آرام — فرمائین بخیر خواب آرام — شاید کہ ہو طبع مضمحل کی — سونے سے درست اور ہلکی
مین نے کہا اس سے کیا ہی بہتر — پہلو یہ کہکے پھر بدل کر — کی چشم کو بند اور سویا — دم بھی ایسے لیے کہ گویا
مین سو ہی گیا تھا درحقیقت — گو تھا خاموش مین بحکمت — سمجھی اب دل مین یہ سخیہ بخت — غالب مجھہ پر ہی غفلت سخت
اوٹھی اکبار سہو کے بیتاب — جلدی پھر دیکے زلف کو تاب — مستی کی دھڑی جمائی اوسنے — اک اور سیب گلوری کھائی اوسنے
سرمہ دیا چشم مین بدستور — گلگونہ سے چہرہ کو دیا نور — مردانہ پہن کے سارے پوشاک — زیور کو پہن کے اوسنے بیباک
ہتھیار لگائے سب میان سے — نکلی باہر وہ اوس مکان سے — مین بھی پیچھے سے اوٹھا اوسکے — ہتھیارونکو پھر کمر سے کسکے
پیچھے اوسکے لگا گیا مین — پیچھے پیچھے چلا گیا مین — یہ جاکے طویلہ مین ہو اسوار — ہمراہ مین لیکے شوق دیدار
وہان سے چلی اک طرف کو باشوق — رکھتی تھی جو دل مین شوق و ذوق — کچھہ دیکھا ادھر ادھر نہ اوسنے — ہمرہ لیا راہبر نہ اوسنے

آداب شہنشہی بجا کر — مین بھی باادب گرا قدم پر — القصہ جب آئی ساعت نیک — جو تھی ٹھہرائی ساعت نیک
اوس وقت رسوم کتخدائی — انجام ہوئی بخوش ادائی — چندے مین رہا بعیش و عشرت — بہجت فرحت خوشی مسرت
بعد اسکے وطن کی چاہی رخصت — دی شہ نے بجزمی اجازت — سامان جہیز بیش قیمت — اسباب جواہرین بہ کثرت
چاندی سونے کا دیکے اسباب — رخصت کیا اپنا دُر نایاب — پریان کئی از پئے حفاظت — ہمرہ کردین بصد بشاشت
اک تخت مرصع کار آیا — ہم دونون کو اوسپہ لا بٹھایا — پریون نے اوٹھایا تخت بردوش — اور وہانسے ہوئین وہ جون موش
طے کرکے ہوا پہ رستہ سارا — اک آن مین تخت یہان اوتارا — وہ پریون کی بادشہ کی دختر — ہے گل یہی عورت مداختر
یہ کہکے کہا کہ اے مسافر — تونے سُنا قصہ تا بآخر — اب آجو قرار ہیگا میرا — سر تن سے کرون جدا مین تیرا
شہزادہ نے عرض کی کہ اے شاہ — ہون وعدہ سے اپنے خوب آگاہ — پر حال کُھلا نہ سارا مجھپر — کس طرح بھلا مین اپنا دون سر
فرمایئے کون بے وفائی — لائی گل پر ہے یہ تباہی — زنجیر مین اوسکے دست و پا ہین — یہ ذلتین اسپہ کیون روا ہین

گیارہوین داستان بیان مین بیوفائی گل کی شاہ صنوبر کے ساتھہ اور گل کے سزا پانے مین اور الماس روح بخش کی واپس آنیمین

ساقی اب دے شراب بے رنگ — مطلوب کی بیوفائی کے رنگ — جسکے نشہ مین اب کھلین سب — حاصل بھی ہو سب ہمارا مطلب
پھر آئے ہوائے ملک دل مین — پھر جائے ہوائے ملک دل مین — پیکر اوسے پر لگاکے اوڑکر — آؤن پھر اپنے راستہ پر
اور اوسکے سرور مین ہو باکام — اسطرح کرو نمین حال ارقام — شہزادہ کی التماس سنکر — گویا ہوا بادشہ صنوبر
سن اب احوال بیوفائی — گل کا سن حال بیحیائی — اک شب سوتے محل مین تھے ہم — حسب دستور دونون باہم
مین تھا اور گل کہ یہ کھڑی ہے — جسکے زنجیر اب پڑی ہے — تھی سینہ بسینہ لب بلب بھی — آغوش مین میرے غنچہ لب تھی
بے وقت جو جاگا مین یکبار — تھی برف سے سرد یہ تہ کار — دل مین گذرا خیال پر درد — ہو نہ کسی عارضہ سے یہ سرد
پوچھا گھبراکے مینے اوس سے — ہے سرد یہ تیرا جسم کس سے — بولی کہ ہوئی تھی مجکو حاجت — بیت الخلا جانے کی ضرورت
وہان سے آکر جو کی طہارت — ہے اس لیے جسم مین برودت — یہ سنکے ہوئی تسلی اکبار — سمجھا مین اوسکی راست گفتار
کچھ روز کے بعد پھر جو اک شب — ایسا ہی ہوا تو دل مین کچھ اب — شبہ سا ہوا مرے نمودار — سمجھا کہ کہین گئی تھی عیار
پر چونکہ کُھلا نہ تھا یہ اسرار — خاموش رہا مین چار و ناچار — اس راز کو مینے مثل گوہر — رکھا صندوق دل مین بھر کر
اور مصلحتاً وہان نہ کھولا — اس بارہ مین کچھہ نہ منہ سے بولا — پر فکر مین تھا مین اسکے رہتا — یہ راز کسی طرح سے کُھلتا
بن سمجھے کرون جو آشکارا — مطلب ہو جائے فوت سارا — اس فکر مین ایک روز جاکر — دیکھا جو طویلہ موقعہ پاکر

منظور حضور جو سزا ہے — میرے لایق ہی اور بجا ہے — پر دیتا ہون واسطہ خدا کا — اور واسطہ تجکو مصطفےٰ کا
دے حکم کہ تیل مجکو مل کر — ڈالین آتشکدہ مین چل کر — تا جلد جلے بدن یہ میرا — اسمین احسان ہوگا تیرا
جلدی مین جلون جو اوسمین گر کر — چھوٹون غم زندگی سے مر کر — شہ نے جو سنی یہ میری گفتار — منظور ادسے کرکے اوسنے اکبار
یہ حکم دیا کہ تیل لاکر — ملدو اوسکے بدن پہ جاکر — فورًا دونون یہ حکم پاکر — وہ پیر ضعیفہ دونون جاکر
لائین تھوڑا سا ایسا وہ تیل — معلوم نہین کہ کیا تھا وہ تیل — میرے لاکر ملا بدن پر — اوسکے ملنے سی میرے تن پر
گو سات شبانہ روز تھا مین — آتشکدہ مین پڑا رہا مین — اک آبلہ بھی پڑا نہ تن پر — گرمی کا نہ کچھ اثر بدن پر
معلوم ہوا کہ تھا مین بیٹھا — پانی مین نہنگ سا مین بیٹھا — گلزار خلیل بن گیا تھا — آتشکدہ جو کہ جل رہا تھا
جو دیو تجھے پاسبان میرے — جو جوت تھے لگا نہان میرے — یہ سمجھے کہ خاک ہوگیا ہے — خاکستر پاک ہوگیا ہے
یہ دل مین سمجھکے دیو ناگاہ — بن دیکھے گئے بہ خدمت شاہ — وہ جل گیا ہوگا مردا بتر
اب ہو جس طور شہ کا ارشاد — خاکستر اوسکا کیجے برباد — خاک اوسکی اوٹھا کی پھینک دو دور
آئے جو اوٹھانے خاک اوہ — زندہ مجھے دیکھ جلے سب وہ — کیونکر نہ جلا یہ جون سمندر
ہے مرد بزرگ یہ جوان مرد — ہے شخص ستمرگ یہ جوان مرد — ہے اسکے نصیب مین یہ فتر
یہ سوچ سمجھکے جملہ دیوان — یہ دیکھکے حال جملہ پریان — سب نے کہا متفق ہوا شاہ
ہے کوئی بزرگ وہ دل آگاہ — قسمت سے یہ آگیا ہے ناگاہ — اس سے نہین کام کوئی بہتر
عاشق ہے وہ اسکی ہے اوسکا — پیوند ہو بہتر اس سے کسکا — کرنا ہے تامل اسمین بیجا
شہ نے بھی جو دیکھی یہ کرامات — مانی آخر کو اونکی یہ بات — تیار ہو جلد جملہ سامان
سامان خوشی مین جملہ جاکر — مشغول ہوئے یہ حکم پاکر — سامان خوشی ہوا بہ ترکیب
محفل ہوئی دھوم دھام کے ساتھ — ہر ایک تھا اپنے کام کے ساتھ — ذکر حسب و نسب کا اب کر
پوچھا مرے خاندان کا احوال — اور شہر و دیار کا بھی سب حال — شہر و اقاف کا ہو نمین شاہ
تیری دختر کے عشق کا تیر — کھا کر مین ہوا برنگ نخچیر — صیاد کو ڈھونڈھتا مین آیا — اوسکو اس جا پہونچکے پایا
صد ہا خطرات اور کدورت — صد ہا رستہ کی رنج و محنت — جو کچھ پڑین مجھ پہ سب اوٹھاکر — وار د ہوا آخر ش یہان پر
اب جو نے کیا ترا گرفتار — یہ گفتگو سنکے ہوکے خرسند — کھلوا مرے بند بند کے بند
پکڑا مرا ہاتھ با بشاشت — کر عذر گذشتہ بالجا جت — تعظیم کے ساتھ پیش آیا — پاس اپنے بلطف اب بٹھایا

تکلیف نہ اسکی اب گوارا | رکھو کہ یہ عشق کا ہی مارا | یہ سوچ کے خود ہوئی وہ بیتاب | اب صبر کہان کہان کی تاب
اوٹھی بے اختیار اک بار | بے صبر و قرار ہو وہ دلدار | پکڑا بہ تپاک پھر مرا ہاتھہ | مسند پہ بٹھایا شوق کے ساتھہ
الفت کا بھرا تھا دل مین جوش | بیٹھا کے مجھے ہوئی ہم آغوش | اوس وقت خوشی کا کیا کہون حال | بس دل مین ہی شاد و مان و خوشحال
پھولا مین نہین سماتا تن مین | تن بھی نہ سمایا پیرہن مین | منگوائی شراب ناب اوسنے | پی اور پلا شراب اوس نے
لطف صحبت کیا دوبالا | شوق رغبت ہوا دوبالا | محفل مین نہ تھا جو کوئی اغیار | اور پاس تھی مست ناز دلدار
رغبت طرفین کی تھی غالب | لذت کے تھے دونون دل سی طالب | حظ جسمانی اب اوٹھایا | وصلت کا جو لطف تھا وہ پایا
چندے القصہ زندگانی | اسطرح بعیش و کامرانی | گذرے اوس پاس بے تخلل | با عیش و طرب پیالہ و مل
لیکن وہ نازنین تھی رہتی | اس فکر مین رنج تھی وہ سہتی | ایسا نہو راز فاش ہو جاے | یہ کھیل بنا بنایا کھو جاے
پھر دونون کی جان ہاتھہ آئے | یہ فکر جو اوسکے دل مین رہتی | اندر اندر ہی تھی وہ گلتی
اسطرح یہ گذرے جبکہ دو ماہ | گھٹ کر وہ ہلال بنگئی ماہ | کسطرح چھپائی اوسکو بنجو | سچ ہی ہے یہ مثل جو ہے مشہور
الفت ہی نہین چھپائے چھپتی | سوز دل آتش دبائے دبتی | اک روز جو والد اوسکا آیا | حال متغیر اوس کا پایا
بیتاب ہوا اوسکا دیکھہ یہ حال | اوسکی ماں سے کہا کہ فی الحال | واقف حالت سے اوسکی ہونا | باعث دریافت اوسکا کرنا
لازم ہے کرو ضرور جاکر | استفسار کیوف دختر | رخسارہ تھا اوسکا ارغوانی | اب کیون ہی برنگ زعفرانی
لب جن سے کہ برگ گل کو تھا ننگ | اب کیون ہی خزان رسیدہ و خشک | آنکھین جو تھین اوسکی مست و سرشار | نرگس کیطرح ہین کیون وہ بیمار
دل اوسکا ہمیشہ خوش تھا رہتا | اب کیون ہی وہ مضمحل سا تھا | یہ سنکے گئی جو والدہ وہان | دیکھا احوال تھا پریشان
گھبرا کے وہ بولی کیا ہی دختر | اے چشم و چراغ جان مادر | کیا رنج ہی کیا ملال تجکو | کیا چاہیے کہہ تو حال مجکو
ہر چند وہ پیار سے تھی کہتی | ہرگز نہ جواب تھی وہ دیتی | خاموش تھی مثل نقش دیوار | ساکت تھی وہ جیسے ہو کہ گنگار
انداز سے اوسکے پا گئی وہ | پھندے مین کسیکے آگئی وہ | سمجھی کہ وہ باغ حسن کی گل | قسمت سے ہوئی کسیکی بلبل
باغ الفت مین مثل لالہ | کھایا ہے کہین سے داغ کالا | مثل سنبل ہے دل پریشان | مثل نرگس ہے چشم حیران
یہ راز نہفتہ کھل گیا جب | اصدار یہ حکم شہ ہوا تب | آتشکدہ مین اب اوسکو ڈالو
دیو و ن نے مجھے پکڑ محل سے | باہر لیجا کے پھر محل سے | اور آگ سے لکڑیان جلاکر
ایسا کیا مشتعل کہ جس سے | دوزخ کی تھی آگ سرد اوس سے | اوس آگ مین ڈالکر جلا مجھکو
آیا مجھے قول پیر زن یاد | اوس وقت یہ مین نے کی فریاد | کی عرض بحضرت شہنشاہ | دائم ہے تیری حشمت و جاہ

	دیکھا اوسکا وہ چہرۂ درخشان	شرمندہ تھا آفتاب رخشان	

دسوین داستان گل بادشاہ بیگم کی ملاقات ہونے مین صنوبر شاہ کے ساتھہ اون دونون ضعیفہ کی مدد سے اور آگ مین ڈالے جانے اور کتخدائی ہونیکی گل کے ساتھہ

دی ساقی تو بادہ نقل کے ساتھہ — مطلوب ملے گا اب مرے ہاتھہ — اور نشہ مین اوسکی طور نہ اور — مطلوب کے وصل کی ہوون اب طور

پیکر اوسے ہوکے دل مین خورسند — یہ حال ہوا اس طرح قلمبند — القصہ جمال دیکھہ اوسکا — اور وہ خط و خال دیکھہ اوسکا

بیخود مین ہوا گئے مرے ہوش — مین بادۂ عشق سے ہوا مدہوش — تکتا رہا اوسکی چشم میگون — دیکھا کیا صنعتہاے بیچون

کچھہ یاس تھی کچھہ تھی دل مین امید — یہ سوچ تھا مجکو کیا ہی پیچید — یہ سچ ہے کہ خیال خواب ہی یہ — بیداری کہ حال خواب ہی یہ

یہ سوچ کے آپکو سنبھالا — شکر احسان حق بجا لا — دل کو مضبوط کر کیا غور — کھویا جاتا ہے یہان یہ بلور

اسجا پہ حواس و ہوش کھونا — ہے زیست سے اپنے ہاتھہ دھونا — یہ سوچ کے روبرو گیا مین — آگے جا کر کھڑا ہوا مین

کچھہ عرصہ کے بعد ماہ رخسار — بیدار ہوئی تو اوسکی اکبار — مجھہ پر جو پڑی نظر تو دیکھا — اوسنے مجھے مین نے اوسکو دیکھا

اب حضرت عشق نے کیا کام — اپنی تاثیر سے لیا کام — مجکو تو کیا تھا اوسنے مدہوش — پیدا کیا اوسکے دل مین اجوش

مجکو تو کیا تھا اوسنے دلگیر — اوسکو بھی کیا اب اوسنے نخچیر — بسمل تو ہوا تھا مین غم اندوز — اوسکو بھی لگا یا تیر دلدوز

مین شوق وصال مین تھا بیتاب — اب اوسکو لگا یا تیر پرتاب — پر مُنہ کو بنا کے وہ یہ بولی — تیوری کو چڑھا کے وہ یہ بولی

اے مرد تو کہان سے آیا — سچ تو یہ بتا کہ کون لایا — کس سے ہی تجھے یہان سروکار — شاید کہ ہے زندگی سے بیزار

ظاہر مین یہ کلمہ وہ تھی کہتی — پر دل مین تھی اور بات کہتی — مین نے بھی سمجھہ کے دل کا احوال — بیخوف دیا جواب فی الحال

آیا ہون مین عشق کے مکان سے — لایا مجھے شوق ہو وہان سے — ہی تجھہ سی ہی مجکو یہان سروکار — کیون زیست سے اپنی ہون مین بیزار

عاشق کو نثار جان ہی آسان — عاشق نہین موت سے ہراسان — عاشق بجو شی ہین جان دیتے — میل معشوق جان لیتے

موجود ہون قتل کا ہون سائل — تیغ ابرو سے کر تو گھائل — کر تیر نگہ سے مجکو نخچیر — سینہ مین لگا نگہ کا تو تیر

رخسارۂ آتشین سے مجکو — فورًا تم آگ مین جلا دو — یا چاہ ذقن مین ڈالو مجکو — کرنا گر غرق چاہو مجکو

یا زلف مین قید کر کے رکھو — کاکل مین مجھے جکڑ کی رکھو — یا وہ کہ جو ناف کا ہی گرداب — اوسمین رکھو ہمیشہ غرقاب

مین اپنی سزا کہون کہانتک — تکلیف سماع دون کہانتک — جسطرح سے مجکو چاہو رکھو — قدمون سے مگر لگائی رکھو

اوسنے جو سنی یہ میری گفتار — سمجھی کہ ہی عشق کا گرفتار — ڈرتا نہین عشق مین سے سرشار — جان دینے کو دل سی ہی یہ تیار

دیکھی اک گاے اوسجگہ پر — دریا سے نکل کے آئی باہر — اوس گاے کو دیکھکر اوہی ہوش — جون کوہ سفید تھا تن و توش

گر شیر بھی دیکھے چہرہ اوسکا — پانی ہو جاے زہرہ اوسکا — یہ دیکھکے مین ہوا کنارے — تا دیکھے کے مجکو وہ نہ مارے

دریا مین گئی وہ جبکہ چرکر — مین بھی گوشہ سے نکلا باہر — سر گین تھوڑا سا وہان سے لیکر — آیا واپس مین اوس کوئین بر

آکر جو دی اونکو وہ دوائی — آنکھون سے اونھون نے لگائی — آنکھو نمین لگایا جو ہین تھوڑا — لگتے ہی کھلین وہ جون کٹورا

ہوکر بینا نکل کوئین سے — وہ سمجھین کہ اب بچین ہوی سے — شکر اللہ پھر ادا کر — اون دونون نے سجدۂ خاکپر

میری ہمت پر آفرین کی — پھر کہنے لگین کہ اے دلاور — پریون کا وطن یہ ہے سراسر

پریون کا جو بادشاہ ہی سیان — رکھتا ہی وہ دخت نیک اختر — قربان اوسپر ہے خوش جمالی — تابع اوسکے ہین خوش خصالی

اوسکے چہرہ کی آب اور تاب — ہے دیکھکے آفتاب بیتاب — اور چودھوین رات کا ہی جو ماہ — اوسکے چہرہ کے آگے ہے ماند

اوسکے لب لعل لعل کانی — یا ہین گلبرگ بوستانی — نی نی ہے لعل سنگ بیرنگ — اوسکے لبکا نہین ہے پاسنگ

گلبرگ ہین آگے اوسکے کیسے — ہون برگ خزان رسیدہ جیسے — اک بوسہ جو اوسکا ہو میسر — ہو تازگی روح کو سراسر

آنکھین اوسکی ہین عین ہوشیار — گو مستی ناز سے ہین سرشار — اور اوسکے پر آب و تاب رخسار — ہین باعث آب و تاب گلزار

اوسجا پہونچا مین ہم جو تجکو — عاشق تو اوسکو دیکھکر ہو — ماں باپ بھی بس فریفتہ ہین — اوسپر سو جان سے شیفتہ ہین

چھاتی سے لگائی ہین وہ رہتے — ہر دم اوسی دیکھکر ہین جیتے — ہر صبح اوسی کا چہرہ جاکر — پہلے وہ دیکھتے ہین آکر

پھر اور ہین جتنے دنیوی کام — اونکا کرتے ہین وہ سرانجام — پھر چلتے ہین اوسکے پاس تجکو — عیش و عشرت خوشی سے کیجو

ہون قربان باپ اوسکی ناگاہ — تیری ہم صحبتی سے آگاہ — تو دینگے یہ حکم ڈالو اوسکو — آتش کدہ مین جلاؤ اوسکو

اوس وقت تو کہیو یہ گنہگار — ایسی ہی سزا کا ہی سزاوار — پر عرض ہی اک بخدمت شاہ — ہو وہ بھی قبول اے شہنشاہ

یعنے کچھ تیل مل بدن پر — ڈالو آتش کدہ کے اندر — تا جلدی سے جل کے خاک ہو جاے — دنیا کی بلا سے پاک ہو جاے

یہ سنکے وہ بادشاہ مغرور — اور عرض کو تیری کرکی منظور — اسکے ملو تیل سب بدن پر

دونون ہم تیرے پاس آکر — روغن ایسا ملینگے لاکر — اور سرد ہو روزگار آتش

آتش کدہ ہو مثال بستان — رکھین جو ہزار سال تک وان — گرمی نہ کرے ترے بدن پر

تجھپر نہ دخیل ہو وہ آتش — گلزار خلیل ہو وہ آتش — لے مجکو گئین محل کے اندر

مین نے جو محل کو دیکھا جاکر — یعنیک تھا بہشت سے وہ بہتر — روشن جس سے ہے سارا وہ گھر

اک تخت مرصع پر بصد ناز — با عشوہ کرشمہ غمزہ انداز — مسند تکیہ لگاے گاؤ خام — آرام مین ہر بعیش و آرام

اب تاب نہ تشنگی کی لاکر — چلایا مین ہوکے سخت مضطر — جو کوئی بزرگ ڈول پکڑی — ہے چاہ مین ڈول کو وہ چھوڑے
مجھ پر کرے رحم وہ خدایا — تشنہ ہون مین تشنگی کا مارا — دم بند مرا ہوا ہے جاتا — ہے میرا کلیجہ منہ کو آتا
پانی بھرنے نہ مجکو دینا — گویا کہ ہے جان میری لینا — القصہ بڑھی جو نار ی نزدیک — مطلب اوس سے ہوا یہ حاصل
آواز سی آئی چاہ سے ایک — اے آدمی زاد بندۂ نیک — ہم اسمین ہین مدتون سے رہتے — بھوکے پیاسے ہین جیتے مرتے
ہم اپنی ہین زندگی سے بیزار — پر کیا کرین موت سے ہین لاچار — ہرگز نہ بلائے سے وہ آئی — مانگے سے نہ کوئی بھیک پائی
ہمکو جو یہان سے تو نکالے — گویا مرتون کو تو بچالے — اللہ کا واسطہ ہین دیتے — اب تجھسے یہ کام ہم ہین لیتے
ہمکو جو نکل کے آئیگا چین — حاصل ہو تجھے ثواب دارین — اس بات کو سن بقصد شفقت — کی مین نے تردد اور محنت
سو طرح کا بیچ اوسمین ڈالا — اوس چاہ سے سب نکالے نکالا — دیکھا دو عورتین ضعیفہ — بس لاغر و خستہ و نحیفہ
زائل اونکا تھا نور دیدہ — قد اونکا تھا چون کمان خمیدہ — لکڑی سے وہ خشک دست و پا تھے — مین کیا کہون کیسے اور کیا تھے
ناطاقت کرے قوا کو تحلیل — قد اوسکا کمان تھا دست و پا تیر — چشم اونکی تھی یا کوئی نظر بند — مثل اونکے تھا کورہ چاہ مین بند
یا آہو کہ چھپکے آڑ مین تھا — خوف صیدی سی غار مین تھا — اور دانت بھی جھڑ گئے تھے سارے — سر ہلتا معمری کے مارے
تھی طوق گلو گلے کی اسلی — ستو ہوئین سب ہڈی پسلی — تھین اونگلیان لاغر ایسی سوئی — تھے موی سفید مثل روئی
تھا جسم بھی جھرجھرون سے ایسا — اک کپڑا اتو کیا ہو جیسا — تھی زیست کی اونکو کچھ نہ امید — خاطر تھی پریشان صورت بید
دیکھا یہ جو حال مین نے اونکا — پوچھا احوال مین نے اونکا — کس جرم مین حکم قید ہوا تھا — کسنے تمھین قید یہان کیا تھا
بولین کہ جو باد شہ ہے یہان کا — اک روز خفا ہو غصہ مین آ — اوسنے دیا حکم ہمکو کر کور — چہ مین کرین وصال زندہ در گور
اوس حکم سے کور ہمین بنا کر — ڈالا اس چہ مین ہمکو لاکر — اب حق نے تجھے یہان پہ بھیجا — ہے حق مین ہمارے تو مسیحا
اب ایک دوا اگر تو لائے — آنکھون مین ہمارے گر لگائے — فوراً ہو ہمارے دیدہ روشن — دیدہ ہون کہ بخت تیرہ روشن
اس کام کا گر کرے سرانجام — تجکو ہو ثواب ہمکو آرام — پھر ہم بھی کرینگے تیری خدمت — جس سے ملے تجکو عیش و عشرت
پوچھا مین نے یہ اون سے سنکر — بتلاؤ دوا وہ ہے کہان پر — تو اوسکا بدل کرون سرانجام — بولین وہ کہ تھوڑی دور جاکر
اک بحر ہے بے کنار روان پر — دریائی ہے گاؤ چرنے آتی — سبزہ وہ سنجا پہ ہے وہ کھاتی
ہر روز وہان پہ ہے وہ آتی — دریا مین وہ چر کے پھر ہے جاتی — اوسکا سرگین جو لائی جاکر — آنکھون مین لگائی اوسکو لاکر
آنکھون مین ہمارے آئے پھر نور — روشن ہون ہمارے دیدہ کور — پر اسکا خیال دل مین رکھنا — اوسکی تو نظر سے بچ کے رہنا
ورنہ یہ صحیح تو سمجھنا — ممکن نہین اوس سے زندہ بچنا — یہ سنکے چلا مین ہو بیخا جا کے — کچھ عرصہ مین پہونچا جا وہان پر

رکھا کتے کے آگے چنکر — کھایا کتے نے خوب تنکر — جو کچھہ کتے نے چھوڑا کھاکر — رکھا عورت کے آگے لاکر
عورت نے بھی کھائے تقمہ دو چار — پس ماندہ سگ کے چار و ناچار — شہ نے اوٹھہ ایک چوبدستی — ماری اوس سر پہ کی زبردستی
اوس سے کئی قطرہ خون کے ٹپکے — خدمتگار اوسکو دیکھہ لپکے — فوراً وہ قطرہ خون کے لائی — عورت کو بہر لاچ اٹھائے
اب شہ نے کہا کہ دیکھا تو نے — جو کچھہ کہ یہ ماجرا تھا تو نے — اب چاہیے مجکو حسب قرار — سر تیرا کرون جدا مین اکبار
شہزادہ یہ سنکے بولا حضرت — ہے مجھپہ حضور کی عنایت — پر کچھہ بھی نہ حال جانا مین نے
اس مین فرمائیے ہے کیا بھید — ہے یہ سنتے کی مجکو امید — متوجہ ہوا شہ صنوبر
تا اوس سے کرے بیان احوال — اس عرصہ مین وہ زن زبون حال — پُر ریز ہوئی وہ چشم خونبار
یعنی جو اشک گرتا اوس کا — دریکدانہ بنتا اوس کا — دیتے سب بادشہ کو لاکر
اک لمحہ کے بعد ہنسی جو وہ گل — ہنسنے مین جھڑتی تھی پھول بالکل — یعنے جو کھڑے تھی شہ کے چاکر
شہ نے کیا حکم نوکرون کو — توشک خانہ مین انکو رکھو — شہ نے کیا قتل کا اشارا
شہزادے نے عرض کی کہ اے شاہ — احوال سے کیجے پہلے آگاہ — رکھئی گایا کاٹیے گا سر کو
شہ نے کہا سنکے اوسکی تقریر — عورت کہ یہ ہے اسیر زنجیر — اور نام ہے میرا حسن صنوبر
مین ہون اس ملک کا شہنشاہ — باجاہ و حشم بخیمہ خرگاہ — ہو خوار و تباہ تیرا بدخواہ
اتنا فرمائیے بہ شفقت — حاصل یہ ہوئی تھی کیونکہ عورت — شہ نے کیا اب شروع احوال
اک روز جو بادشاہ خاور — مشرق سے نکل کے آیا باہر — میدان سواد چیخ مین آ — شہزادہ سے یون کہا کہ حسن حال
اور کرکے شکار جملہ انجم — اونکو کیا اوسمین ڈال کر گم — میدان مین گیا جو از پی صید — تارا شعبہ سے دام پھیلا
تنہا پہونچا مین ایک جا پر — بے لشکر و فوج و یار و چاکر — پھر تا رہا جا بجا پریشان — رکھہ دل مین شکار کی مین امید
اب آ ہوئی تشنگی جو غالب — بیتاب مین آب کا ہو طالب — انسان تھا وہان نہ کوئی حیوان
اک چاہ نظر مین میرے آیا — لبس تیرہ و تار اوسکو پایا — ہر سو پھر تا تھا چشم وا مین
انسان کی مجال کیا جو جاوے — اوسکا تو خیال خطرہ کھاوے — میدان پر خوف و باک ایسا
پہونچا اوس چاہ پر مین بیتاب — چاہا کرون تشنہ لب کو سیراب — جنگل تھا وہ ہولناک ایسا
ٹوپی کا بنایا ڈول نا چار — رسی بنی سر پہ تھی جو دستار — عنقا کہنے کو تھا پرندہ
یہ دیکھہ کے قدرت الٰہی — چھائی آنکھون مین اک سیاہی — سو جو دنیا یا اوس گھڑی واں
جو کچھہ کتے نے چھوڑا کھاکر — رکھا عورت کے آگے لاکر
شہ نے اوٹھہ ایک چوبدستی — ماری اوس سر پہ کی زبردستی
فوراً وہ قطرہ خون کے لائی — عورت کو بہر لاچ اٹھائے
اب چاہیے مجکو حسب قرار — سر تیرا کرون جدا مین اکبار
دیکھا یہ حال سارا مین نے — پر کچھہ بھی نہ حال جانا مین نے
شہزادہ کا یہ سوال سنکر — متوجہ ہوا شہ صنوبر
کچھہ سوچ کے دل مین رو ئی اکبار — پُر ریز ہوئی وہ چشم خونبار
وہ موتی اوٹھا کے شہ کے چاکر — دیتے سب بادشہ کو لاکر
وہ پھول بھی لائی وہ اوٹھا کے — یعنے جو کھڑے تھی شہ کے چاکر
شہزادہ کی جانب اب دوبارا — شہ نے کیا قتل کا اشارا
سن بعد جو چاہیے گا سر کو — رکھئی گایا کاٹیے گا سر کو
کہلاتی ہے گل یہ ہی بداختر — اور نام ہے میرا حسن صنوبر
شہزادہ نے عرض کی کہ اے شاہ — ہو خوار و تباہ تیرا بدخواہ
شہ نے کیا اب شروع احوال — شہزادہ سے یون کہا کہ حسن حال
میدان سواد چیخ مین آ — تارا شعبہ سے دام پھیلا
سیدان مین گیا جو از پی صید — رکھہ دل مین شکار کی مین امید
پھر تا رہا جا بجا پریشان — انسان تھا وہان نہ کوئی حیوان
ہو کر متلاشی آب کا مین — ہر سو پھر تا تھا چشم وا مین
جنگل تھا وہ ہولناک ایسا — میدان پر خوف و باک ایسا
رکھے نہ قدم وہان درندہ — عنقا کہنے کو تھا پرندہ
پر آب کشی کا کوئی سامان — موجود نپایا اوس گھڑی واں
لٹکایا وہ ڈول اوس کوئی مین — الٹا وہ ڈول اوس کوئی مین
وہ چاہ مین اسطرح سے الجھا — سو سو تدبیر کی نہ سلجھا

رکھا تھا جو اک ستارا اوٹھا | سب تارونکو اوسکے بھیر بلایا | مُہرا دکھلا کے پھیل کر اب | بیخود کیا سامعین کو سب
بھر گائی غزل یہ ایسی پڑھکے | دل جسکو سبھونکی سنکے پھر کے

غزل

موجود ہے جام جانہ ساقی | مے دینے مین عذر لانہ ساقی | موعود کیا تو پھر یہ تیرا | چلنے کا نہین بہانہ ساقی
دیدی لینا جو ہو وہ لیلے | ناکامی کی مے پلانہ ساقی | امید سے نا امید مت کر | گر دو صافی پلا نہ ساقی
بس بیچ اوٹھائی مین خدارا | عاشق کو تو اب ستا نہ ساقی

شہزادہ وہ کواب بلا کے نزدیک | خاطر کر اور بٹھا کے نزدیک | شہ نے کہا جو ہو تجکو منظور | وہ مانگ کہ مین ہون شاد و مسرور
تیرے گانے سے خوش ہون یہ جان | دونگا مانگیگا جو اسی آن | شہزادہ نے عرض کی کہ اے شاہ | دائم رہے تیرا ملک اور جاہ
بندہ کا سوال بس وہی ہے | مطلب فی الحال بس وہی ہے | شہ نے سن سو کے سخت ناچار | اوس سے کہا مجھسے کر یہ اقرار
جب سن تو چکے گا حال میرا | سر کاٹون مین اوسکے بعد تیرا | شہزادہ نے سنکے ہو کے مسرور | کی عرض کہ ہے یہ تجکو منظور

نوین داستان بیان کرنا صنوبر شاہ کا گل کی ملاقات کا ماجرا اور دکھانا حال تباہ گل کا شاہزادیکو

ساقی وہ شراب دی مجھے اب | آغاز ہو جس سے حال مطلب | جسکے نشہ مین دل ہو مسرور | حال مطلب ہو آگے مذکور
القصہ وہ ایک دن صنوبر | شہزادہ سے ہو کلام آور | بولا یہ برادر مہربانی | برباد نہ کر تو زندگانی
اس فکر محال سے تو باز آ | اس خام خیال سے تو باز آ | شہزادہ نے جب کیا یہ منظور | شہ نے ناچار ہو کے مجبور
شہزادہ کے اب بپاس خاطر | یہ حکم دیا کہ لائین حاضر | کتا وہ پڑا ہے طوق جسکے | گردن مین مرصع کار اوسکے
تھے چند جو ڈوریے وہان پر | خدمت مین تھے اوسکی وہ مقرر | پا کر یہ حکم بے توقف | جا کر لائے بصد تکلف
مسند زربفت کا بچھایا | اوس کتے کو اوسپہ لا بٹھایا | پھر چند کنیز اہل خدمت | آئین اور آئی ایک عورت
دیکھا تو غضب کی تھی وہ عورت | نازک اندام و خوبصورت | پر حال تھا بس زبون و خستہ | مجرم کے سے دست و پا تھے بستہ
اور طوق بھی اوسکے تھا گلو پر | پیرون مین پڑی تھی اوسکے زنجیر | بارہ زنگی کا پہرہ اوس پر | جون ابر سیہ مین ماہ انور
اسطور سے اوسکو وہان لاکے | اک طشت بھی کھا اوسکے آگے | مردہ زنگی کا سر دھرا تھا | کوئی نہین دیکھا گندہ ویسا
اوسپہ اک طرہ اور کیا تھا | جان کو ہیجان اوس سے پیدا | اور روح کو قبض تھا ہویدا
مجلس مین یہ جبکہ جملہ آئے | شہ نے دیا حکم خاصہ آئے | انواع و لطیف اغذیہ لا | دسترخوان اک لطیف پھیلا

اس سے کوئی وقت اور بہتر — کیا جانیے پھر ہو کب میسّر — کیجے اظہار مطلب دل — اوس سے کیجے مراد حاصل

آتا نہین ہاتھ یہ برجستہ — اور وقت جو ہو دست رفتہ — کی عرض کہ اے رفیق دلشان — دریاے سخا و کان احسان

جو کچھ ہین اور واجب العرض — خلوت مین کرونگا اونکو مین عرض — یہ سنکے اوٹھا شہ صنوبر — خلوت مین گیا شہ صنوبر

خلوت مین کہا کہ کر بیان اب — جو کچھ کہ ترا ہو یار مطلب — شہزادہ نے کر کے دل کو مضبوط — کی عرض کہ حفظ جان ہمشہ

تو عرض کرونمین حال اپنا — یعنی کہ جو دل مین ہے تمنا — بخشی تری جان اب بیان کر

شہزادہ نے عرض کی بتعظیم — مدت سے سنا ہی مین نے اک حال — اوسکا نہین کھلتا مجھپہ احوال

اوسکے لیے سختیان اوٹھاکر — وارد ہوا ایسان خدا خلاکر — پہونچا مین حضور شہ مین آکر

شہ نے فرمائی ایسی شفقت — مین بھول گیا وہ سب مشقت — تو منکشف اوسکی ہو حقیقت

وہ فقرہ یہ ہے غریب پرور — گل باتو چہ کرد با صنوبر — اک آگ کا پتلا بن گیا وہ

ہوکر وہ غضب مین اوس سے بولا — دھڑ پر ترے سر ابھی نہ ہوتا — اس سے مجبور مین ہوا ہون

پر تجکو بھی چاہیے کہ کر غور — اس فکر کو دور کر کسی طور — افسانہ جو ہو تو اوسکو کہیے

شہزادہ نے ہوکے دل شکستہ — کی عرض ادب سے دست بستہ — ہر عقدہ بستہ تجھ سے حل ہے

شاہا یہ جہان کا سب گلستان — ہے ابر کرم سے تیرے خندان — ایفا پہلے ہے تجھپہ وعدہ

جو حکم ہو کب ادھر اودھر ہو — دنیا بھی ادھر کی گر اودھر ہو — جو جو ہین نوازش شہنشاہ

اونکا شکر یہ کب بیان ہو — ہر مو مرے تن کا گر زبان ہو — ہو لگا مین ضرور اوس سے آگاہ

جب عرض ہی حکم کے مطابق — ارشاد حضور کے موافق — کس طرح سی نقش آب ہوگی

پر وقت پہ منحصر ہے ہر کام — ہو وقت پہ اپنے خود سر انجام — شہزادہ کی دیکھکر لیاقت

خاموش ہوا شہ صنوبر — خلوت سے نکل کے آیا باہر — شہزادہ کا جاگا بخت فیروز

شہ نے دیا جشن ایک ترتیب — محفل ہوئی منعقد بہ ترکیب — اور شغل شراب بھی ہوا گرم

آئین سب ساقیان طناز — آئین رقاصہ با صد انداز — لائین وہ رباب بربط و چنگ

مدہوشی کا اسطرح جما رنگ — تا مین اوڑین اوسطرح جھومش مستانگ — عشرت کا ہوا ترانہ ہمدم

شہ نے دیا نشہ مین ہوشیار — شہزادہ کو جام بھر کے اکبار — آداب بجا کے وہ پیا جام

ابتو آپس مین اونکے باہم — چلنے لگا دور جام پے ہم — شہزادہ نے مے شراب ہوکر

گو حکم ہے بادشہ کا یہ عام — جو کوئی زبان پہ گل کا لیوے نام — اور پوچھے جو حال وہ ہمارا — فوراً وہ جاے جان سے مارا
مین نے پہلے کیا تھا جو خشم — دکھلائین تمھین تجکو خشمگین چشم — تھا اس لیے تا تو خوف کھاکر — کھائے یہ کہین تو دھوکا جاکر
اور راز جو پوچھتا ہی مجھسے — واقف نہین کوئی اوراوس سے — وہ چاہے تو عقدہ حل ہو تجھپر — واقف ہی تو ہے شہ صنوبر
لیجاؤنگا کل مین تجکو دربار — قسمت ہی تری پھر آگے ای یار — القصہ جوان نے دوسرے روز — خورشید ہوا جب عالم افروز
شہزادہ کو لیکے اپنے ہمراہ — فائز ہو بخدمت شہنشاہ — کی عرض کہ بادشہ سلامت — زندہ رہے شاہ تا قیامت
یہ مرد غریب ہے مسافر — بس دور سے آہوا ہی حاضر — سنکر آوازۂ سخاوت — سن شہرۂ عظم و شان و شوکت
سنکر یہ جملہ حسن اوصاف — رکھتا ہے امید فضل و الطاف — ہو حکم حضور سے سرافراز — خدمت مین رہے یہ مرد جانباز
سنکر یہ حقیقت اوسکی شہ نے — اور دیکھکے صورت اوسکی شہ نے — خوش ہوکے کیا یہ حکم صادر — خدمت مین رہا کرے یہ حاضر
شہزادہ نے لیکے دُرِ یکتا — سیمرغ نے تھا جو اوسکو بخشا — تسلیم بجاکے وہ کیا نذر — شہ نے لیا لیک کرکے کچھ عذر
دیکھا تو وہ درِ بے بہا تھا — ایسا نہ کبھی اوسے ملا تھا — قیمت تھی باج ہفت اقلیم — تھا رونق تاج ہفت اقلیم
شاہنشہ کو نہ تھا میسر — ایسا پر آب و تاب گوہر — پوچھا شہزادہ سے وہ لیکر — تجکو یہ ملا کہان سے گوہر
شہزادہ نے کر زمانہ سازی — اس طرح سے کی سخن طرازی — قائم رہے شہ کی جاہ و حشمت — دائم رہے شہ کی عمر و دولت
بندہ کا ہے پیشہ تاجری کا — کرتا ہون مین کام جوہری کا — موتی اس قسم کے بکثرت — لیکر مین چلا تھا کرکے نیت
حاضر مین کرون حضور مین لا — سب نذر کرون حضور مین لا — رستہ مین ہے قلعہ زنگیونکا — کافر قزاق رہزنون کا
اوسمین جو گیا تو شامت آئی — روشن ہوئی بخت کی سیاہی — تھا جو موجود مال میرا — خوب اوس پہ اونھون نے ہاتھ پھیرا
مین نے کیا گرچہ آہ و نالہ — پانی پینے کا پر پیالہ — چھوڑا نہین پاس میرے کافر — ہین سخت وہ دشمن مسافر
ہین ظلم و شعار و جور پیشہ — ہے کام اونکا یہی ہمیشہ — یہ موتی کہ نذر اب ہوا ہے — بازو پہ تھا اس لیے بچا ہے
یہ سن احوال شاہزادہ — شہ نے کی نوازش اور زیادہ — خاصہ بھی خوشی سے پھر منگاکر — رسم مہمانی سب ادا کر
کھانا اوسے ساتھ لے کھلایا — اپنا اوسے دوست اب بنایا — لطف و کرم شہ صنوبر — یہان تک الفت بڑھائی اوسپر
یہان تک صحبت بڑھائی اوسسے — شہزادہ نہ آتا گر کسی روز — رہتا بے چین وہ غم اندوز
بڑھتی اس درجہ بیقراری — ہوتی بس شاق انتظاری — اوسکے لینے کو کوئی جاتا — خود اوسکو طلب وہ کر بلاتا
اک روز کہ روز تھا وہ خورم — شہزادہ و شہ تھے دونون باہم — خوش ہوکے کہا یہ شہ نے اوسسے — مطلب جو ترا ہو کہہ تو مجھسے
اوسکو بر لاؤن مین اے مرد دوست — ہم تم اک دل ہین گو ہین دو پوست — شہزادہ نے دیکھا شہ کو مائل — دل مین سمجھا وہ عقل کامل

اب ساقی پلا شراب یکجان — کھلے یہ جواب ہی راز پنہان — جسکے نشہ مین ہو دلاور — دریافت کرو نمین ہوگے بیدر

حاصل بھی کرو نمین وعدہ اوسکا — منظور ہے انکشاف جسکا — اور وعدہ سے ہوگے دل مین مسرور — احوال کہون مین پھر بدستور

یعنے شہزادہ اب اودھر کو — شہر واقاف تھا جدھر کو — راہی ہوا شکر حق ادا کر — امید حصول کام پاکر

منزل دو تین طے ہوئین جب — اک قلعہ نظر پڑا اوسے تب — پھر تین دن اور رستہ چلکر — دروازہ پہ اوسکے پہونچا مضطر

دروازہ کو دیکھکر ہوا شاد — خالق کو کیا خوشی سے یہ یاد — بسم اللہ کہہ گیا وہ اندر — دیکھا آباد اوسے سراسر

ہر کوچہ تھا اوسکا رشک گلزار — بازار تھا رشک چین و فرخار — سب شہر جو دیکھا صاف و شفاف — سمجھا کہ یہی ہے شہر واقاف

اس فکر مین تھا وہ پھر تاحبس — ایسا کوئی شخص ملتا اوس سے — یعنے کہ سوال مہر انگیز — کھلتا کہ جو تھا نہفتہ اوس پر

وہ عقدۂ ناکشودہ اوسکا — اس فکر مین تھا وہ پھر تا ہر روز — باجان حزین و دل غم اندوز — اکدن جو رئیس ایک دیکھا

بشرہ اوسکا جو نیک دیکھا — آثار محبت اوس مین پائے — انوار شرافت اوسمین پائے — فرخ فال اوسکا نام نامی

شہزادہ نے سنکے ہو سلامی — آئین ادب سے کی ملاقات — قانون ادب سے کی ہر اک بات — فرخ فال اوس سے ہو کے خوشدل

ملنے کا بدل ہوا جو مائل — شہزادہ نے اب تو موقع پایا — رسم الفت کو بڑھایا — گر ایک گھڑی بھی اوس سے ہو دور

بے صبری سے ہو وہ سخت رنجور — نوبت الفت کی جب پہونچی — بیگانگی درمیان سے اوٹھی — شہزادہ نے موقع پاکے اک روز

اوس سے کہا ای رفیق دلسوز — اک خار ہے میرے دل مین اٹکا — کر دور تو اوسکا دل سے کھٹکا — بتلا مجھے اے رفیق پرور

گل باتو چہ کرد با صنوبر — سنتے ہی غضب مین آگیا وہ — غصہ سے عرق عرق ہوا وہ — کہنے لگا تجھ سے ہیگی الفت

ورنہ ترا سر جدا مین کرتا — اس جرم کی اب سزا مین کرتا — سر دینے کو مین ابھی ہون تیار — گر تیرا ہو فائدہ کچھ اوسمین

مجکو نہین عذر کچھ بھی اسمین — پر پہلے بتا یہ راز پنہان — تا دل مین رہی نہ اسکا ارمان — آسان ہے مجکو جان دینا

تیرے لیے ای حبیب رعنا — شہزادہ کو سن ہوئی اب امید — کھل جائیگا خیر وقت پر بھید — بہتر ہے کبھی مین پھر کہونگا

دیکھین کھلتا ہے راز کب وہ — کب جیکا مرے ملیگا آرام — کب نکلیگا اوس سے یہ مرا کام — بیٹھا تھا جو فکر مین غم اندوز

القصہ وہ شاہزادہ اک روز — فرخ فال اوسکو دیکھ سمجھا — اوس فکر مین اپنی ہے یہ الجھا — کیجے اب اوسکو شاد و مسرور

یہ سوچ کی دل مین ہو کے مضطر — کہنے لگا وہ رفیق پرور — سن مجھسے یہ راز ای دلاور

اس شہر کا شاہ ہے صنوبر — اوسکی بیگم کا نام ہے گل — اب مجھسے اولجھنہ مثل سنبل — معلوم نہین ہے اور مجکو

ورنہ مین بتاتا وہ بھی تجکو — جو ہے یہ سوال قہر آور — گل باتو چہ کرد با صنوبر

زندہ وہ گذر کرے یہان پر — بخوف سفر کرے یہان پر — احسان ہی تیرا میرے اوپر — جان میری نثار تیرے اوپر
دشمن خونخوار تھا جو اژدر — جان بازی سے تو نے قتل اوسکو کر — مجھہ پر یہ فعل لازم آیا
مشکل کو تری کر دونمین آسان — کچھہ تو کرونمین بھی بدل احسان — کچھہ مجھہ سے کرونمین بے تساہل
شہزادہ نے اب بیان کیا سب — مطلب اپنا عیان کیا سب — سیمرغ نے سُن کہا کہ بہتر — پیرہ چند سے تو اس جگہ پر
سیمرغ کہنے سے ہوے آگاہ — اول کر فکر توشۂ راہ — جو کچھہ ہین کہون وہ کر مہیا — پھر کیجیو اوس طرف تہیا
شہزادہ نے پوچھا کیا ہے درکار — فرمایئے تا کرون مین تیار — سیمرغ نے سُن سوال اوسکا — فرمایا کہ سن تو حال اوسکا
جنگل مین جو گور خر ہین اکثر — دو چار کا اب شکار تو کر — پھر گوشت کے کر کباب اونکے — اور پوست کے مشک آب اونکے
مشکون کو تو بھر کے آب کھہ لے — اور وہ جملہ کباب کھہ لے — یہ سب بازو پہ میرے رکھنا — اور خود بھی سوار اوسپہ ہونا
جب طے دریا مین اک کرونگا — محنت سی جو ناتوان مین ہونگا — اوس وقت کباب اور پانی — دیجو کہ ہو دور ناتوانی
دریا جو ہین سات رہ مین آتے — اس طرح سے طے ہوین گے کھاتے — ساتون دریا جو طے کرونگا — اور قاف کی رہ کو پے کرونگا
شہزادہ نے سُن یہ حال سارا — سیمرغ سے پایا جب سہارا — گور اوسنے کیے شکار چھ سات — مشکین بھی بنائین بھر اوسی سات
کر جلد کباب بھر کے پانی — سیمرغ کو دے خبر زبانی — سیمرغ نے کی یہ سنکے گفتار — سب لیکے تو اب ہو مجھہ پہ اسوار
اوس طرح سے دیجو جو کہا ہے — کھانا پینا جو کچھہ کہا ہے — پرواز مین آیا سب یہ لیکر — اور ایک دریا کی راہ طے کر
اوترا وہ زمین پہ ہو کے بیتاب — کھائے وہ کباب اور پیا آب — آسودہ ہوا اوڑا جو اکبار — اک اور دریا کے وہ ہوا پار
اس طرح سے ساتون بحر طے کر — اوترا خشکی پہ وہ قوی پر — شہزادہ سے بولا ہو کے خوشدل — اب ختم ہوئی تمام منزل
تیرا احسان ہی حد سے باہر — بھولونگا نہ اوسکو زندگی بھر — تو میرا ہوا بجاے فرزند — تو نے ہین مرے بچاے فرزند
اسواسطے یہ اوٹھائی محنت — تجکو پہونچایا یہان سلامت — اب دیتا ہون پر مین سے چار — انکو پاس اپنے رکھہ خبردار
مشکل کوئی کام پیش آوے — یا سخت مقام پیش آوے — انکو آتش پہ رکھنا فی الحال — حاضر مجھے جاننا بہر حال
مع فوج کے مین وہان پہ آکر — مشکل جو مہم ہو پھر کرون سر — یہ کہکے نکال ایک گوہر — رشک پروین اور اوسکو دیکر
رخصت ہوا آیا آشیان پر — دیکھا زن و بچہ سے بھرا گھر

آٹھوین داستان پہونچنا شاہزادہ کا شہر واقاف مین اور ملاقی ہونا فرخ فال سے اور فائز ہونا صنوبر شاہ کی خدمت مین اوسکے ذریعہ سے اور اقرار صنوبر شاہ کا شاہزادہ سے اور تحقیق کرنا صنوبر شاہ سے ماجرا گل کا

شہزادہ نے پھر بچا قدم کو — اور ٹالکے اوسکے جذب دم کو — شمشیر وہ عقرب سلیمان — بس کھینچ کے اور نہور ہراسان
ہاتھون ہاتھ اوسکا کر دیا کام — بن پیرون گیا وہ بدسر انجام — دوزخ کے مقام تک گریزان — باحال وتباہ ودل پریشان
جوزہر کی گرمی پھیلی یہان پر — اوس سے ہوا شاہزادہ مضطر — بیتاب ہوا گر از مین پر — بیہوش پڑا رہا زمین پر
ساعت دو چار رہ کی بیہوش — جب ہوش مین آیا اوٹھ کے مدہوش — آلودہ خون تھا جسم سارا — اوسنے اژدر کا ان تھا مارا
سجدہ کیا درگہ خدا مین — دھویا خون حوض باصفا مین — اوسجا پہ نہاکے ناشتا کر — بیٹھا لب حوض پر وہ آکر
دیکھا کہ وہی تو یہ مکان ہے — سیمرغ کا یہ ہی آشیان ہے — شہزادے کو لڑتے دیکھتے تھے
جب ختم ہوا وہ اژدہا وہان — بچے کہ تھے بھوک سے پریشان — چلاتے تھے مارے بھوک کے سب — اوس گوشت کو دیکھ دیکھ کے اب
شہزادہ نے دیکھا جبکہ یہ حال — اوسنے اوٹھا کر دہانے فی الحال — کاٹ اوسکے بنائی ٹکڑے ٹکڑے — بچون کو کھلائے ٹکڑے ٹکڑے
سب اونکو کھلایا اسطرح پر — آسودہ ہوئے جو سب وہ کھاکر — بس سو گئے طعمہ جو ملا تھا — شہزادہ بھی آکے سو رہا تھا
جوڑا سیمرغ کا اب آیا — بچون کے لیے وہ طعمہ لایا — بچون کی جو آسنی نہ آواز — اور دیکھا کہ ایک تیر انداز
سوتا غافل ہے برلب حوض — سیمرغ نے دل مین یہ کیا فرض — یہ ہی بچونکو کھا گیا ہے — لخت جگرون کو کھا گیا ہے
کرتا ہے شکار یہ ہمیشہ — بچے مرے یہ شکار پیشہ — لازم ہے کہ لون مین بدلا اسسے — اس خونکا خون بہا ہو جسسے
یہ سوچ کے لیا ایک پتھر — پتھر کئی لاکھ من کا جاکر — چاہا یہ کہ چھوڑے اوسکے اوپر — مادہ بولی کہ سن تو ای نر
لازم ہے کہ پہلے گھر مین جاکر — دیکھو تو کہ ہے بھرا پورا گھر — خالی خونی ہے یا مبادا — جل جائے زبان نصیب اعدا
ناحق خون بیگینہ کا کرنا — دوزخ کی آگ مین ہے گرنا — سیمرغ نے مان کلمہ نیک — اوس سنگ کو اک طرف دیا پھینک
گھر کی طرف اب ہوا روانہ — دیکھا تو بھرا تھا آشیانہ — اوسکے جانی سے سوتے جاگے — بچے اوٹھ آئے اوسکے آگے
کہنے لگے حال شاہزادہ — پیکار و جدال شاہزادہ — ہوتا نہ تیغ اژدہے کا — اور گوشت کھلانا اژدہے کا
سیمرغ یہ سنکے سارا احوال — خوشدل ہوا شادمان وخوشحال — شہزادہ کی سنکے یہ حقیقت — مردانگی جرأت اور ہمت
حرف تحسین زبان پہ لایا — اور اوسکے خیال مین یہ آیا — احسان کیا ہے اوسنے ہمپر — یہ بار دھرا ہے اوسنے ہمپر
لازم خدمت ہے اوسکی کرنا — بدلا احسان کا اوسکو دینا — یہ سوچ کے اوسکی پاس جاکر — اوسپر ہوا پر سے سایہ گستر
شاید نہو دھوپ کا تحمل — آرام مین آئے کچھ تخلل — شہزادہ جو سوکے جاگا اکبار — بخت خوابیدہ پائی بیدار
حیران تھا وہ کہ کیا ہے امر آ — سیمرغ اسمین ہو گرم گفتار — مستفسر حال ہو بشفقت — کہنے لگا اوس سے باہمحبت
کیا کام ہے تیرا اسی دیار — جسکے لیے آیا تو یہان پر — انسان کو کب ہے ایسی طاقت — حیوان مین کب ہے ایسی جرات

منگوایا اک اسپ باد رفتار | بسم اللہ کہہ ہوا وہ اسوار

ساتوین داستان پہونچنے مین شاہزادہ کے سیمرغ کے مکان پر اور مارا جانا اژدہاے خونخوار کا ہاتھ سے شاہزادہ کے اور بچنا سیمرغ کے بچون کا اژدہا سے اور سیمرغ کی مدد سے واقاف مین پہونچنا

ساقی اب دے شراب دلکش | جسکو پیکر ہو دل مرا خوش | اور نشہ مین اوسکے ہو کے سرشار | گھوڑون پہ ہوا کے ہو کے اسوار

پہونچون مین قریب مقصد دل | طے ہو سب راہ محنت و مشکل | خوش ہو کے زبان سے میری فی الفور | احوال بیان ہوا اسکا اسطور

شہزادہ روانہ ہو وہان سے | صحرا کو چلا وہ اوس مکان سے | دو تین مہینے راہ طے کر | پہونچا آخر کو اک جگہ پر

میدان تھا مثل باغ رضوان | ہر طرح کے پھول اور ہمیشہ خندان | چلتی تھی ہوا وہان معنبر | کرتی تھی دماغ کو معطر

سبزہ تھا وہان پہ لہلہاتا | جسپر خط سبز زہر کھاتا | بلبل گل پر چہک رہے تھے | گل بھی گل گل مہک رہے تھے

گوسر کھڑا تھا بر لب جو | قمری مستی سے کہتی کو کو | انہار روان چو نہر کوثر | آب چشمہ چو آب گوہر

شہزادہ یہ دیکھ کر تھا حیران | جنگل مین ہوا یہ کیونکہ سامان | اوسمین تھا درخت اک تناور | اوسکے نیچے وہ ٹھہرا آکر

دیکھا تو عجب ہرا بھرا تھا | پھل پھول سے خوب وہ لدا تھا | اوسکے نیچے تھا حوض پر آب | پانی اوسکا تھا صاف و خوشگوار

دیکھے جو یہان یہ سب نشانات | پائی وہی یہان پہ سب علامات | جو کچھ سیمرغ کے مکان کی | تھی اوس سے حبیبہ نے بیان کی

یہ دل مین سمجھ کے وہان پہ گھوڑا | اک سمت کو چرنے اوسنے چھوڑا | کر غسل جو کھانا اوسنے کھایا | آرام سا اوسکے دل کو آیا

آرام سے سو گیا وہان پر | غافل ہو وہ سو رہا وہان پر | اس عرصہ مین گھوڑا اوسکا آیا | بالین پہ آکے ہنہنایا

آواز سے چونکا اوسکے اکبار | ناگہ ہوا اژدہا نمودار | اژدر تھا کہ تھا وہ کوہ پیکر | آتا تھا ادھر کو سر اوٹھا کر

یہ دیکھ کے لے کمان اسحاق | چلے کو چڑھا کے ہو گیا چاق | اور تیر کو جوڑ کر کمان پر | بیٹھا کہ جو آئے وہ نشان پر

تو تیر کا اوسکو کر نشانہ | دوزخ کو کرے اوسے روانہ | اس عرصہ مین اژدہا خونخوار | نزدیک درخت آیا اکبار

چاہا کہ چڑھے درخت پر لپک | شہزادہ نے تیر کھینچ کر ایک | کفچہ پہ جو مارا ہو کے زخمی | غصہ کی چڑھی اب اوسکو گرمی

سر کو لگا غیظ مین وہ ہونے | غصہ سے لگا وہ دل مین بھننے | اک شعلہ سا نکلا منہ سے اوسکے | میدان ہوا گرم اثر سے جسکے

شہزادہ کی طرف اب وہ آیا | یہ اپنے خیال مین وہ لایا | رکھہ رو برو اپنے دم کے اوسکو | کھینچے کشش نفس سے اوسکو

شہزادہ نے کاٹ کر قدم کو | ٹالا اژدر کی جذب دم کو | اور کھینچ کمان کو دوسرا تیر | اوسکے کیا مار کر گلو گیر

ہر چند ہوا وہ جا ترا زو | تیور مین نہ فرق تھا سرمو | نزدیک وہ آگیا نہ تھا دور | شہزادے کو پیس کر کرے چور

یہ کہکے پھرا وہ سوئے میدان — گو خوف سے دل تھا بہ مین لرزان — شہزادہ کے آگے اٹھا گرز — اور زور سے گرد سر گھما گرز

شہزادہ پہ ہاتھہ چھوڑا اوسنے — سمجھا کہ نشانہ توڑا اوسنے — شہزادہ نے پرا دھر ادھر کر — اور کاوے پہ گھوڑا اپنا دھر کر

دے خالی بچائی چوٹ اوسکی — اوسنے نہ وہ کھائی چوٹ اوسکی — خالی جو پڑا وہ وار شہ کا — مٹی پہ لگا وہ وار شہ کا

گرز اوسکا جو زور سے لگا تھا — مٹی مین وہ لگ کے گھس گیا تھا — احمق سمجھا کہ وہ ہنرمند — صدمہ سے ہوا زمین کا پیوند

مٹی لگا گھومنے زمین سے — کھوج اوسکا لگا لئے زمین سے — کہتا تھا کہان ہے ابتو بتلا — جو زعم ترا تھا اب وہ دکھلا

شہزادہ نے پھیر گھوڑا اگے — اور روبرو اسکے گھوڑا لاکے — اوس سے کہا تو ہی سخت بے شرم — مریخ کی طرح ہو کے پرخشم

زندہ اوسے دیکھہ ہو کے حیران — پوچھا کیونکر بچی تری جان — ریزہ ریزہ وہ ہوتا یکبار — گر کوہ پہ پڑتا یہ مرا وار

شہزادہ یہ سن زبان پہ لایا — اللہ نے ہے مجھے بچایا — پھر کسکا ہے منہ جو اوسکا مارے — گر وہ کسی شخص کو بچاوے

ناحق ہے تو اپنے دل مین مغرور — انشاء اللہ اب نہین ہے کچھہ دور — ہستی سے ہو نام تیرا اب گم — ہوتا ہے تو واصل جہنم

چاہا یہ سنکے اوسنے اکبار — لے گرز کرے وہ دوسرا وار — شہزادہ نے پر ایک آن مین وان — بس کھینچ کے عقب سے لیا ان

اک وار مین کر دیا اوسے دو — دوزخ مین کیا روانہ اوسکو — یہ دیکھکے حال شاہ شیران — دل مین ہوا شاد اور فرحان

حیرت دیکھہ اوسکی آفرین کی — ہمت دیکھہ اوسکی آفرین کی — پوچھا منہ اوسکا اور بدن سب — رومال لے شاہزادہ نے اب

شہزادہ کو ساتھہ شاہ شیران — اوس قلعہ مین لیگیا خرامان — فردوس کے باغ سے تھا خوشتر — دیکھا اک باغ اوسکے اندر

خورم شاداب ہر شجر تھا — خندان سیراب ہر ثمر تھا — شہزادہ جو سیر کرنے لگے — پہونچا اک جا پہ چلتے پھرتے

دیکھی وان دختر طرم طاق — تھی کان نمک بزخم عشاق — بیٹھی اک تخت پر بہ تمکین — باشان شہی و حسن آئین

وہ دیکھکے اونکو بہر تعظیم — اوس تخت سے اوٹھکے بتکریم — شہزادہ کو تخت پر بٹھایا — سر رکھہ قدمونپہ پھر اوٹھایا

خاصہ دے حکم پھر منگایا — جو جو سامان تھا سب آیا — شہزادہ نے کلمہ اوسکو سکھلا — دین اسلام اوسکو بتلا

تعلیم امور لابدی مین — جو تھے دین محمدی مین — سب اوسکو بتا کے تھوڑے تھوڑے — تا دین سے پھر وہ مُنہ نہ موڑے

سب سیکھہ سمجھہ کے ہوشیار — بولی کہ مین تیری ہون پرستار — جون سایہ رہونگی ساتھہ تیرے — تاریکی شب کے ماہ منیرے

جائیگا جہان وہان چلونگی — ٹھہرے گا جہان وہان ہونگی — ہرگز تجھہ سے جدا نہونگی — اک جان و دو قالب ہونگی

شہزادہ نے سن کہا کہ جانی — لے مایۂ عمر و زندگانی — رکھتا ہون مین ایک کام درپیش — بس اوسکا ہے اہتمام درپیش

واقعات سے پھر آگاہ لگا جب — لیجاؤنگا اپنے شہر مین تب — جبتک نہ مین واپس آؤن وہان سے — کر حکم یہان نہ جا یہان سے

شاہ شیران سے لے اجازت — اک شیر رہے کرے حفاظت — شاہ شیران کو کر کے رخصت — دختر حبشی کو کر نصیحت

بدمغز ہوا یہ تیرا مقدور — رکھے تو قدم یہان پہ مغرور — اتنے زنگی کرے تو برباد — کیا اصل ہے تیری آدمی زاد

کرتا ہون ابھی مین تجکو دربند — یا کرتا ہون اب زمین کا پیوند — شہزادہ یہ سنکر غضب مین آکر — اور تاب کلام پھر نہ لاکر

بس کھینچ کے عقب سلیمان — آیا جیسے قضا کا سامان — چلماق نے دیکھا اوسکے تیور — اک گرز چلایا اوسکے سر پر

اس زور سے گرزوہ گھمایا — جس سے کہ زمین کو چکر آیا — اور ہاتھہ بڑھاکے بی محابا — شہزادہ کو دھر بغل مین دابا

چاہا لیجاے اوسکو شہ پاس — شہزادے نے دے مگر اوسی پاس — جلد اپنی کمر سے لیکے خنجر — مارا اس زور سے شکم پر

بھنڈارا ہی کھل گیا بس اوسکا — دم وہانسے ہوا ہوا بس اوسکا — ناپاک گرا زمین کے اوپر — اپنے لوہو سے کی زمین تر

پہونچی یہ خبر تو خود طرم طاق — با فوج کثیر چست اور چاق — غصہ مین بہت سی فوج جنگی — میدان وغا مین لیکے زنگی

آیا تاخوہ ہو حملہ آور — دیکھے تو ہے کیسا وہ دلاور — میدان مین سر بہت سے دیکھے — کشتونکے وہان پہ پشتے دیکھے

یہ دیکھہ وہ اور ہو غضبناک — آمادہ ہوا وہ جان ناپاک — شہزادہ کو زندہ گر گرفتار — لیجاے کشان کشان دربار

شہزادہ نے دیکے داد جرات — میدان مین کی تھی وہ شجاعت — رستم بھی جو ہوتا دنگ رہتا — پھر نام بھی جنگ کا نہ لیتا

پھر کیا کرے شاہزادہ ناچار — تھا ایک ادھر تھی فوج بسیار — اور ایک یہ مشکل آپڑی تھی — مشکل یہ بھی بس بڑی کڑی تھی

گر ایک بھی مرکے ہوتا نابود — دس اوسکے عوض مین ہوتے موجود — یہ دیکھکے حال تھا وہ دلتنگ — کس کس سے کرے اکیلا وہ جنگ

اک اک کو مارتا تھا ہر چند — پر اونکو تھی مرگ فائدہ مند — گر ایک اونمین سے مرکے گھٹتا — وہ چند شمار اونکا بڑھتا

ناچار وغا سے ہاتھہ اوٹھایا — اور ہاتھہ دعا کے ساتھہ اوٹھایا — ہاتھہ اوٹھتے ہی اوسکا دربار — کیا دیکھتا ہے کہ شاہ شیران

جسکی خدمت کری تھی اوسنے — جسکو مہمانی دی تھی اوسنے — لیکر ہمراہ فوج شیران — وارد ہوا اوسجگہ شتابان

فوج زنگی ہوئی ہراسان — یہ دیکھہ ورود شاہ شیران — سمجھے مشکل ہے جان بچانی — اب آئی بلاے ناگہانی

میدان سے ہوئے یہ دیکھہ مفرور — ہون قلعہ مین تاکہ بند مجبور — شہزادہ نے پھر سنبھالی شمشیر — بہتونکی کیا اوسی گلو گیر

میدان وغا کو کرکے پرخون — میدان کو بنایا مثل جیحون — سر مثل حباب بہہ رہے تھے — لاشہ جون ماہیان پڑے تھے

شہزادہ نے دیکھا اب طرم طاق — مشہور قوی تھا جو آفاق — قامت مین وہ اک کلان ستون تھا — گویا وہ ستون نے ستون تھا

کاندھی پہ تھا اوسکے گرز فولاد — تھا دشمن جان آدمی زاد — دو چار تھی ہاتھہ مین بھی پتھر — جاتا وہ بھی قلعہ کے تھا اندر

شہزادہ نے دیکھا اور للکارا — چلاکے کہا کہ ہو خبردار — میدان وغا ہی اس سے مت جا — جرات کا سماہی اس سے مت جا

شہزادہ کی سنکے وہ یہ گفتار — بولا کہ ارے اجل گرفتار — ہے آدمی زاد میرے آگے — جون مور ضعیف میرے آگے

چل جا مرے سامنے سے ہو دور — ورنہ ابھی ہونگی پسلیان چور — اس گرز کا گر پڑیگا صدمہ — ہڈی پسلی ہو تیری سرمہ

ساقی دے آب آتشین رنگ — جسکو پیکر کرون مین اب جنگ — اور نشہ مین اوسکے ہو ظفرمند — وخت رزم سے کرونمین پیوند

پھر راہ لون اپنی مین بدستور — کرتا چلون اس طرح سے مذکور — جب صبح ہوئی تو شاہزادہ — چلنے کا وہان سے کرارادہ

کرشکر خدا چلا وہ مضطر — راہی ہوا اپنی زاد لیکر — نزدیک دوراہہ کے وہ پہونچا — کی غور تو دل مین اپنے سوچا

چپ کی جو یہ راہ پرخطر ہے — پر خوف ہے واجب الحذر ہے — جسمین سبب کام اپنے ہون راست — لیجے اب راہ جانب راست

اک قول سلف سے ہے یہ مشہور — رہ راست چلو اگرچہ ہے دور — یہ کہکے خدا کو یاد کرکے — آگے چلا دل کو شاد کرکے

منزل دو تین طے ہوئین جب — آیا اک قلعہ وہان فرتب — توپین تھین چڑھی بروج پر وہان — موجود تھا جنگی جملہ سامان

یہ دیکھکے خوف دل مین آیا — آنکھون مین اندھیرا آکے چھایا — چاہا کہ پھرے وہان سے اولٹا — جرأت نے مگر بنایا سیدھا

دل مین کہا آگے بڑھکے دیکھو — ہونی جو کچھ ہو آمین وہ ہو — آگے وہ بڑھا خدا کو کرکے یاد — ہمت جرأت سے چاہی امداد

نزدیک وہ قلعہ کے جو پہونچا — قلعہ دیکھا بہت ہی اونچا — رفعت مین تھا آسمان کا ہمسر — عظمت مین تھا کوہ کے برابر

تھا ایک درخت اوسجگہ پر — اوس قلعہ کے آگے سایہ گستر — اوس سایہ مین شاہزادہ ٹھہرا — یہ بات وہ اپنے دل مین ٹھہرا

دیکھین تو کہ کیا ہی طور یہان کے — کیا طور ہین یہانکے سکنان کے — یہ سوچ کے گھوڑا باندھ دیکھا — اور زین بچھاکے آپ بیٹھا

کچھ عرصہ مین دیکھا اوسنے اکبار — کچھ زنگی ہوئے وہان نمودار — شہزادہ کو دیکھہ ہوئے شادان — آپس مین لگے وہ کہنے نادان

چل کر اس آدمی کو پکڑو — لیجا اوسے بادشاہ کو دو — خوش ہوگا بہت وہ لیکے اوسکو — زر دے گا بہت وہ لیکے اوسکو

کھاتا ہے وہ لحم آدمی زاد — اوسکو ہوتا ہی کھاکے دل شاد — یہ کہکے ہوئے وہ حملہ آور — دس بارہ تھے زنگی جو وہان پر

آئے نزدیک شاہزادہ — تا پورا ہوا اونکا وہ ارادہ — شہزادہ نے پوچھا اسی بہ کار — کیون کرتے ہو مجکو تم گرفتار

بولے کہ پکڑکے لیچلین گے — اپنے ہم بادشہ کو دینگے — مرغوب ہے اوسکو لحم انسان — مطلوب ہے اوسکو لحم انسان

انعام وہ دیگا تجکو لیکر — انعام ملے گا ہمکو دیکر — سمجھا کہ لگا حساب جان پر

اب تم بھی چلو حساب کے ساتھ — عامل ہو تو ضرب و کعب کے ساتھ — تقسیم ہو عضو عضو بے پیر

بس کھینچ کمر سے تیغ برّان — یعنے وہ عقرب سلیمان — ہر ایک گیارہ عدد مین

آئے پھر اور بھی سپاہی — وہ بھی ہوئے سب علم کی راہی — اوس تیغ دودم سے ایک دم مین — کشتہ ہوئے خستہ اور ہراسان

جاکر کیا عرض حال پیکار — اک آدمی زاد کا یہ تکرار — زنگی ہوئے جب بہت پریشان

چلماق تھا سب پہ کاسالار — زد و زآور و بس جسیم و جرار — یہ سنکے وہ بادشہ طرم طاق — غصہ مین ہو بولا جاے چلماق

چلماق پکارا یہ حکم پاکر — ہر چار طرف سے فوج لاکر — لائے اوسے جلد کرکے گرفتار

آیا نزدیک شاہزادہ — کہنے لگا وہ زبان کشادہ

اوس خاصہ پہ تھا جو برق رفتار — رخصت ہو کر ہوا وہ اسوار — بانو بھی ہو بیقرار پیچھے — بادیدۂ اشکبار پیچھے

جون اشک روان روان ہوئی وہ — جون روح روان روان ہوئی وہ — شہزادہ نے تین کوس جاکر — پیچھے دیکھا تو دیکھی دلبر

آتی ہے براہ بے قراری — با صد اندوہ و آہ و زاری — ٹھہرایہ سمجھ کے جبکہ وہ آئے — سمجھا کے کیے اور کہ پھر جائے

آئی وہ قریب جب کہ بیدل — یعنے خاتون نیم بسمل — خاطر سے جمیلہ بانو کی اب — اوسجا پہ کیا مقام اوس شب

سامان نشاط کر کے موجود — نقل و مئی و جام و عنبر و عود — شب بھر کیا باہم عیش و آرام — جب صبح ہوئی تو پھر تھی ناکام

فرقت کا ہوا خمار پیدا — دل پر غم کا غبار پیدا — خاتون کو تسلی دے نہایت — سمجھا کے کیا مکان کو رخصت

اوسکو کر کے اودھر روانہ — اب آپ ہوا ادھر روانہ — خاتون ہوئی ہجر مین بصد غم — اب حلقہ نشین رنج و ماتم

بیتابی سے اوسکے برق بیتاب — سیماب کا زہرہ ہو گیا آب — دن رات گذرتی بیخور و خواب — غم تھی خورش اوسکی اشک تھا آب

بس ایک الفت کا دم تھی بھرتی — زندہ وہ اسی سے بس تھی رہتی — بانو تو ادھر تھی اشک ریزان — شہزادہ اودھر تھا زاہ یزدان

وارد ہوا صفحۂ زمین مین — دیکھا اک چشمہ اوس زمین مین — سارا جو نشان وہان پہ پایا — بانو کا کلام یاد آیا

اوس روز کیا مقام اوسجا — بانو نے کہا تھا اوسکو جسجا — اب منتظر شکار بیٹھا — وہ خستہ و دل فگار بیٹھا

گذری اک پاس رات جب وان — تب آئے وہان بہت سے حیوان — شہزادہ نے کر شکار روپوش — اونکو کیا بہر شیر تیار

گذرے دو پاس رات کے جب — اوس جا سے وہ جانور گئے سب — آیا اب شیر وہ وہان پر — شہزادہ نے کی سلام جھک کر

یہ شیر تھا اسی ہاتھ لمبا — ایسا خوش رو کہین نہ دیکھا — شہزادہ کے پاس جبکہ آیا — اوسنے رومال وہ دکھایا

آگے بڑھا شیر کے وہ بیباک — رومال سے دست و پا کیے پاک — آگے اوسکے شکار دھر کے — تکے تکے پھر اوسکے کر کے

شہزادہ وہ تکے آگے دھرتا — اور شیر وہ تکے نوش کرتا — جب سیر ہوا وہ شیر کھا کر — باقی جو تھے شیر اونھون نے آکر

باقی جو الوش تھا اوسکا کھانا — اور آتش جوع کو بجھانا — رومال وہ شاہزادہ نے اب — لیکر کیا صاف پھر بدن سب

خوش ہو کے وہ شیر ہو کے دلگیر — بولا یہ کہ ہو نہ دل مین دلگیر — بیخوف یہان تو رہ خوشی سے — تجکو نہ گزند ہو کسی سے

اک شیر کو حکم پاسبانی — دیکر وہ گیا بہ شادمانی — باقی شب شاہزادہ تھا وان — وہ شیر تھا اوسکا وان نگہبان

جب صبح ہوئی تو شیر مذکور — جنگل مین چلا گیا بدستور

چھٹی داستان پہونچنا شاہزادہ کا قلعہ زنگبار پر اور جنگ کرنا زنگیون کا اور مارا جانا طرم طاق بادشاہ کا شاہزادہ کے ہاتھ سے اور اوسکی دختر کے ساتھ نکاح کر کے روانہ ہونا شاہزادہ کا شہر واقاون کو

جب خشکی کی رہ ہو طے بہ محنت — سیمرغ کی وہان پہ ہو ضرورت — سیمرغ کرے اگر رعایت
ممکن ہے جو پہونچو تم وہان پر — ورنہ امکان سے ہے وہ باہر — واقاف کی راہ ہین سمندر
گر روے زمین کے جملہ شاہان — یکدل ہو کرین ہزار سامان — اور سال ہزار تک چلین پہ — طے اونمین کا ہو نہ اک سمندر
شہزادہ ہو مضطرب یہ بولا — سیمرغ کہان مجھے ملیگا — کیونکر پہونچونگا مین وہان پر — خاتون بولی یہ مسکرا کر
اندیشہ نہ کیجے کچھ بھی دل مین — مین تمکو بتاؤن ایک پلمین — سب راہ کا اور مقام کا حال — سب تمکو بتاؤنگی مین فی الحال
سب فضل خدا سے طے ہون منزل — حاصل ہو تمھارا مطلب دل — صندوق کو کھول تیغ بہ بہ — یعنے کہ وہ عقرب سلیمان
اور تیر و کمان اور خنجر — آگے شہزادہ کے اونھین دھر — بولی کہ سنو جو کہتی ہون مین — کان اسپہ دھرو جو کہتی ہون مین
اول منزل پہ یہان سے جاکر — اک چشمہ ملیگا تمکو وان پر — سن صفحہ زمین ہے نام اوسکا — رہنا یہان سے تو چلکے اوسجا
شب کو وہان جانور ہین آتے — چرتے پھرتے ہین پیتے کھاتے — اونسے نہ تو دل مین کچھ بھی ڈرنا — دو چار کا تو شکار کرنا
آئے گا پھر ایک شیر اوسجا — ہاتھ اسی کا قد ہے لمبا اوسکا — شیرون کا ہے شیر وہ شہنشاہ — جنگل کا ہے شیر وہ شہنشاہ
بیخوف تو اوسکے پاس جانا — آداب و سلام اوسکو کرنا — رومال جو دیتی ہون مین تمکو — صاف اوسکا بدن تمام اوس سے پونچھو
رکھیو وہ شکار اوسکے آگے — اور لیکے شکار اوسکی آگے — اوس گوشت کے ٹکڑے کیجو — کھانیکو دھر تکے اوسکو دیجو
کھانے سے فراغ جب ہو اوسکو — تو اوٹھ کے سلام کیجو اوسکو — اوسکی دہشت سے کوئی حیوان — ایدا نہین دیگا تمکو پھر وہان
اسطرح تمام راستہ بھر — خدمت شیر ونکی کیجو اکثر — پہونچے گا گزند پھر نہ اونسے — پہونچیگا خطر ضرر نہ اونسے
منزل دو تمین جب کریگا — پھر تمکو دور اک ملیگا — دست چپ کی تو رہ نہ جانا — رستہ رہ راست کا تو لینا
پھر آگے ہے قلعہ زنگیون کا — مشہور حاشیہ نام اوسکا — چالیس ہین جنکے سان خونخوار — ہر ایک ہے تیغ ہزاری سردار
یعنی ہر ایک کے ساتھ جنگی — رہتے ہین پانچ ہزار زنگی — رہتی ہر وقت ہین سب وہان — دروازہ پہ کیے ہین پاسبانی
مشہور وہ قلعہ زنگیان ہے — معمور قلعہ زنگیان ہے — سردار کا نام ہے طرم طاق
خونخوار ہے گرچہ وہ بدافعال — لیکن شمشیر اور رومال — جو پاس ہین تیرے برکت انکی — تجھپر ہوا سے مہربان کریگی
تجھسے پیش آئیگا لطف کی ساتھ — اک دو روز اوسجگہ پہ رہ کر — پھر جائیگا آگے جب توڑ ٹھکر
آگے سیمرغ کا مکان ہے — اوسکا لب بحر آشیان ہے — برکت سی ہوا نکی وہ بھی تجھپہ — شفقت فرما وہ مہربان تر
اوسکی تو مدد سے پہونچے اوسجا — واقاف کا شہر ہیگا جسجا — لیکن جو کہا ہے مین نے کرہو ش — اوسکو کبھو نہ تو فراموش
القصہ جمیلہ بانو شاد — سمجھا احوال راستہ سب — خاصہ اک خاص پھر طلب کر — بسم اللہ کہا کہ لے تو اب کر

میری جانب کو آنے پر رکھے کان — جو مین کہتی ہون اوسپر کچھ دھیان — شہزادہ اتفاق کا سنو تم — ملے راستہ نہین ہوا چہارم

اس عرصہ مین جسپر یہ مصیبت — تکلیف مشقت اور محنت — جو تم نے اوٹھائین دیکھے ہو — جو تم پہ پڑین وہ مانتے ہو

آگے ہے راہ بس خطرناک — پُر خوف ہی پُر خطر ہی پُر پاک — دیو و دنکا ہی خوف دسمین اکثر — تو اپنی جوانی پر نظر کر

دانستہ دہان اژدہا مین — جانا پھنسنا بخود بلا مین — ہی عقل و خرد سے منزلون دور — مین کہتی ہون اسے ہو کیسے مجبور

جانے کا نہ کر ارادہ اوسجا — جانے دے یہانسے اب نہین جا — ہی یہ جو غریب خانہ ایجان — دولت خانہ اسیکو تو جان

آرام سے رہ بعیش و عشرت — مین دل سے کرونگی تیری خدمت — آرام ہو تیرا میری راحت — عشرت ہو تری مری مسرت

ہے بلکہ بدل مری ارادت — تیری راحت کو دونگی مین سبقت — تابعداری مین تیری ہر آن — حاضر رہون ای مین تیرے قربان

رنج رنجور کرنہ منظور — مسرور رہو نمین چشم بد دور — شہزادہ نے سُن کہا بجا ہے — فرمائین جو آپ وہ روا ہے

ہے آپکا واقعی وہ احسان — بس بار سے اوسکے گردن جان — اوٹھتی نہین رو برو تمھارے — محسن ہو تم اسقدر ہمارے

گر پوست کا میرے پہنتین پاپوش — موجود ہی ہون نہ حق فراموش — بخشا مجھے کیکے جسم انسان — احسان کا مہین تمھارے پایان

جس رحم سے یہ کیا مرے جان — اوس رحم سے پھر کرو یہ احسان — چندے رخصت کرو عنایت — جانے دو مجھے براہ شفقت

وہان سے با کام جب پھرونگا — فرمائیگا وہ سب کرونگا — وہان تک اکبار جانے دیجے — اوسکی جو ہو فکر اب وہ کیجے

جو چاہا خدا نے جلد جاکر — دیکھونگا قدم مین جلد آکر — پھر تمسے نکاح بھی کرونگا — تمکو مین وطن مین لیچلونگا

اوس بخت سیہ سے بدلا لیکر — اوس بد قسمت کو داغ دیکر — تمسے مین کرونگا باغ فراغت — پھر عمر بسر بعیش و عشرت

یہ سنکے جمیلہ بانو سمجھی — ہوگی لابد خدا کی مرضی — شہزادہ تو مانتا نہین ہے — کچھ جان کو جانتا نہین ہے

بہتر ہے کہ کیجے فکر انجام — تا اوسکا یہ کام ہو سرانجام — یہ سوچ سمجھکہا کہ بہتر — جاؤ پر چار چیز لیکر

اک تیر و کمان صالحی ہے — شمشیر سلیمان دوسری ہے — خنجر طلیموس کا ہے سوم — اور اک رومال ہے چہارم

تعریف سن انکی تجکو کہدون — آگاہی مین اوسسے تجکو دیدون — حضرت صالح تھی ایک پیغمبر — اونکی ہی کمان اے دلاور

شمشیر ہے تیغہ سلیمان — اور نام ہے عقرب سلیمان — اوسکی تعریف سُن تو ای یار — گر کوہ پہ اوسکو مارے اکبار

اوسکے بھی وہ اسطرح ہو پار — گذرے صابون سے جسطرح تار — خنجر طلیموس کا جو یہ ہے — اوسکی بھی صفت سُن اب تو یہ ہے

اوسکو حکما نے ہے بنایا — ایسی حکمت سے ہی بنایا — جس شخص کے پاس ہو یہ خنجر — حربہ کا اثر نہو بدن پر

اور اوسپہ ہزار مین کا کچھ بار — کوئی ڈالے تو اوسکو زنہار — معلوم نہو کہ کیا گرا ہے — یا اوسکے بدن پہ کیا لگا ہے

یہ چیزین ہین مثل گنج شایان — قیمت کا نہین ہی انکی پایان — یہ دیتی ہون انکو پاس رکھنا — کارآمد انھین بہت سمجھنا

سنکر یہ ماجرا سے تازہ — خاتون کہ تھی دل زدست دادہ — آئی جلدی سے ہوکے بیتاب — نزدیک ہرن کے مثل سیماب
شہزادہ نے دیکھ بحالت یاد — سر اپنا قدم پہ اوسکے دھر کر — رویا پھر پھوٹ پھوٹ کر خوب — تا رحم پہ آئے اوسکا محبوب
خاتون دیکھ اوسکی بیقراری — جس سے تھے اشک اوسکے جاری — سہلانے لگی اوسے بشفقت — کہنے لگی یہ براہ الفت
کیا تجکو ہوا ہے کیون ہے روتا — بتلا ترے دل مین کیا ہے ہوتا — باعث ہے تو دل کے دل لگی کا — باعث ہے تو دل کے تشنگی کا
یہ سنکے ہوا وہ اور گریان — خاتون ہوئی تب اور حیران — پھر اوسنے لیا جو فہم سے کام — سمجھی کہ ہرن نہین یہ ناکام
دل مین سمجھی جمیلہ بانو — ہے کار بوا لطیفہ بانو — انسان کو بنا بشکل حیوان — ناحق کرتی ہین وہ پریشان
یہ سوچ سمجھکے بولی خاتون — اسکی صورت کو اب مین بدلون — بولی وہ ہرن سے صبر کر تو — اب رو نہین مثل ابر تر تو
تھوڑے عرصہ مین شکل نقلی — بدلیگی بلیگی بشکل اصلی — یہ کہکے کہا کہ دایہ تو جا — اک حقہ ہے طاق پر اوسے لا
دایہ گئی آئی لیکے اوسکو — خاتون نے لیکے اوس سے اوسکو — خود غسل کیا لباس بدلا — سہلایا اوسے بھی پاس بٹھلا
حقہ مین سے جو تھی دایہ لائی — معجون اوسے تھوڑی سی کھلائی — کھاتے ہی ہوا ہرن وہ بیہوش — کھانا تھا کہ سب ہرن ہوے ہوش
اوس خاتون کی پاس اک چھڑی تھی — مسند کے نیچے وہ دھری تھی — بس اوسکو نکال اوسپہ کودم — شانے سے لگائی اوسکے اوس دم
اوسکے لگتے ہی چرخ کھاکر — اک بارگی وہ گرا زمین پر — لوٹا کچھ دیر پھر وہ حیوان — حیوان سے پھر بنا وہ انسان
رومال جواہر آگین اوسکے — اور وہ رسن اور شاخین اوسکی — اب تک جو دبال سر تھین اور دوش — ان سب سے ہوا وہ پھر سبکدوش
شہزادہ بنا جو پھر کے انسان — سمجھا کہ ہوا یہ فضل سبحان — سجدہ لایا بجا خدا کا — شکر اوسنے کیا ادا خدا کا
پھر اوسنے کہا کہ تو نے خاتون — ممنون کیا مجکو حد سے افزون — دی تو نے نجات اس بلا سے — اب یہ ہے مری دعا خدا سے
بر آئے جو ہو مراد تیری — خاطر ہو ہمیشہ شاد تیری — گر سر مرا مو سی تن زبان ہو — احسان تمہارا کب بیان ہو
جبتک کہ یہ دم مین ہو مرا دم — بھرتا مین رہونگا بس ترا دم — جوڑا شاہانہ ایک پر زر — پہنایا جمیلہ نے منگا کر
شہزادہ کو دیکھ وہ سمن بر — سمجھی کہ ہے اوتر آسمان سے — خود چاند بھی اسمین غوطہ کھاتا
حیران تھی اب جمیلہ خاتون — کہتی تھی کہ کیا مین دیکھتی ہون — کیا نور خدا یہ جلوہ گر ہے — یہ حور و پری ہے یا بشر ہے
حیران رہی دو چند ساعت — پھر آپ مین آئی با محبت — کہنے لگی سچ بتائیے آپ — یہ حال ذرا سنائیے آپ
آنا ہوا آپ کا کہان سے — فرمائیے اپنی کچھ زبان سے — کیا کام ہے سچ بتاؤ ہمسے — کیا نام ہے سچ بتاؤ ہمسے
کیونکر ہوے قید دام جادو — یعنے دام لطیفہ بانو — شہزادہ نے سنکے جو کہا ست — سب حال سنایا بیکم دکا ست
شہزادہ کا سنکے حال غربت — کیفیت پر فسوس و رقت — خاتون بولی کہ سن مرے جان — بخشندہ روح جسم بیجان

دروازہ ہر ایک در کا تھا بند — رہ چشم بر فلک کا تھا بند — کھڑکی ہر ایک با صفا تھی — جون سینۂ حسن دلکشا تھی

تھی وہان کی فضا ارم سی بہتر — تھا باغ جنان سے باغ خوشتر — شہزادہ گیا مکان کے پاس — کچھ آس تھی دل مین اور کچھ ہاس

تا دیکھے کہ کیا ہے آگے تقدیر — تقدیر مین اوسکے کیا ہے تحریر — دیکھی ناگاہ ایک کھڑکی — تھی واجون چشم منتظر کی

اوسمین اک نازنین پری چہر — تھی حسن مین رشک ماہ و مہر — تھا باغ تمام اوس سے روشن — تھا اوس سی دریچہ رشک گلشن

رخسار تھا مثل لالہ رنگین — تھی چشم مثال آہوی چین — تھی زلف دبال جان عاشق — کاکل جنجال جان عاشق

اک تخت مرصع پر بہ تمکین — بیٹھی تھی بصد ادا و تمکین — یہ دیکھکے سوچا دل مین مورد — ایسا نہو یہ بھی ہو سگ زرد

جو شخص کہ سانپ کا ہو کاٹا — رسی سے ہی ڈرکے خوف کھاتا — لیکن وہ فدا جو ہو گیا تھا — اوسکے جانب کو تک رہا تھا

اس عرصہ مین دیکھا نازنین نے — اک خور شید رخ اور مہ جبین نے — ہی ایک ہرن وہان پہ چرتا — ہی باغ مین جون نسیم پھرتا

ہے حسن و جمال کا وہ مجمع — ہے غنج و دلال کا وہ منبع — ہر شاخ طلا کی تھی سراسر — زر نبفت کی جھول تھی وہ پر زر

سمجھی کہ پلا ہوا کسیکا — آیا ہے چھوٹا ہوا کسیکا — یہ شوق ہوا کہ اوسکو پکڑے — دایہ سے کہا کہ اوسکو پکڑ دے

جو کوئی پکڑکے لائے اوسکو — جس طرح ہے پھنسائے اوسکو — مالا موتی کا دون مین انعام — جس سے کہ یہ کام ہو سرانجام

یہ سنکے وہ دایۂ فسون ساز — اوٹھی چلی اوسطرف کو بانداز — لے ہاتھ مین تھوڑی گھاس مضطر — اور پھونک کی اوسپہ سحر پڑھکر

پھر اوسکو دکھائی دور سے گھاس — تا گھاس کو دیکھ آئے اوس پاس — تا سر سے ہوا اوسکے وہ بلا دور

تبدیل کسیطرح ہو صورت — اعلی حاصل ہوا اوسکو صورت — یعنے دایہ تھی جس طرف کو

آہستہ لگا قدم بڑھانے — دایہ بھی لگی اودھر کو جانے — بیخوف ہی کتنا ڈھیٹھ کتنا

ہے دیکھکے گھاس پاس آتا — کھانیکو ہے پاس پاس آتا — القصہ وہ آیا جبکہ نزدیک — تدبیر اسیری اب ہوئی ٹھیک

ڈوری جو تھی ریشمی گلوگیر — تھی اوسکے گلے مین مثل زنجیر — وہ اب دایہ نے جھٹ پکڑ لی — لیکر شائق کے ہاتھ مین دی

تھی بانو وہ نیکخو خوش انعام — جسکا کہ جمیلہ بانو تھا نام — لیکر آئی ہرن کو اوس جا — بٹھلایا وہ بیٹھتی تھی جس جا

میوے اوسے خوش غذا کھلاکر — پانی اوسے سرد سا پلاکر — زانو کے جو پاس اوسے بٹھایا — کھایی آرام اوسکو آیا

زانو پہ جو رکھکے سر وہ سویا — یہ سمجھو کہ بخت اوسکا جاگا — سر پہ لگی پھیرنے بشفقت — دست نازک بصد محبت

دایہ سے کہا کہ جلد جاوے — زر نبفت کی ایک ڈوری لاوے — تا رہوے ہمیشہ وہ برابر

یہ دیکھ ہرن لگا وہ رونے — اشکون سے لگا جو منہ وہ دھونے — دیکھو تو یہ کیا ہے مین بلا لون

رونا ہے ہرن یہ مثل مردم — یہ ماجرا دیکھ عقل ہے گم — رونا نہین اسطرح سے حیوان — ہے عقل یہ دیکھکے سخت حیران

افسون کچھہ پڑھکے اوسنے دم
اور لکڑی پہ کرکے کچھہ دم
ماری شانہ پہ اوسکی اکبار
جس سے شہزادہ چیخ اٹھا مار

کھا چرخ زمین پہ جب گرا دم
انسان تھا یا ہرن بنا وہ
شہزادہ نے دیکھی جب یہ صورت
دل مین کہا یا ہزار حسرت

کب کا یہ عوض نکالا اے چرخ
کیون ایسی بلا مین ڈالا اے چرخ
اب ہاتھ سے ایسی ساحرہ کے
پانی ہے رہائی سخت مشکل

فوراً ابلو نے ایک زرگر
حکم اوسکو سنگوٹیون لگا دیکر
بولی کہ سنگوٹیان ہون پر زر
اور سینگون پہ اوسکے اونکو جڑ کر

لائے زرگر یہ جب بنا کر
اوس وقت ہوا کار دیگر
لایا زرگر تو ایک رومال
سب جسمین لگا طلائی تھا مال

افسون بانو نے اوسپہ دم کر
کر زیب گلو کہا کہ رم کر
رم کرکے وہ پہونچا اوسجگہ پر
وہ اور ہرن تھے جس جگہ پر

وہ بھی انسان تھے پیشتر آہ
جادو سے ہرن بنی تھی ناگاہ
شہزادہ ہرن بنا تھا تاہم
تھے ہوش و حواس اوسکی قایم

ہر سمت کو باغ مین وہ جاتا
رستہ باہر کا تاکہ پاتا
اندیشہ اوسے تھا پر یہ طاری
گر شیر و پلنگ یا شکاری

باہر جو کوئی دد چار ہو جائے
تو حسرت و رنج ہاتھ مین آئے

پانچوین داستان صورت اصلی پر آنا شاہزادہ کا بتوجہ جمیلہ بانو اور دینا جمیلہ بانو کا تیر و کمان اور عقرب سلیمانی شاہزادہ کو اور روانہ ہونا شاہزادہ کا وہان سے اور بیقرار ہونا جمیلہ بانو کا فراق سے اور پہونچنا شاہزادہ کا میدان صفحہ زمین مین اور شیر سے ملاقی ہونا اوسکا

ساقی وہ پلا تو عرق انگور
جس سے ہو خمار وحشت دور
جامہ انسانیت کا پاؤن
سامان مسافرت کا پاؤن

اوسکو پیکر مین ہوے آگاہ
جاے مقصد کی پھر مین لون راہ
اور نشہ مین یاد اوسکے ہو محمور
نکلے یہ مری زبان سے مذکور

اندیشہ یہ کرتا پھرتا تھا وہ
اوس باغ مین چرتا پھرتا تھا وہ
گذرے دس بارہ روز اسپر
اک گوشہ مین پہونچا ہو کے مضطر

دیکھا دیوار تھی وہان پست
بسم اللہ کہکے اوسنے کی جست
باہر آیا تو باغ اک اور
آیا نظر اوسکے جب کیا غور

تو سمجھا کہ ہے طلسم کا رنگ
اوس شعبدہ باز کا ہے نیرنگ
القصہ وہ رفتہ رفتہ اک جا
پہونچا تو دریچہ ایک دیکھا

اوسکے باہر بصد مشقت
نکلا وہ بصد ہزار محنت
دیکھا اک باغ تازہ و تر
خوشبو سے دماغ ہوا معطر

اوس باغ مین سیر گل وہ کرتا
خوشبوی سمن وہ لیتا پھرتا
سبزہ کی بہار دیکھتا تھا
سیر گلزار دیکھتا تھا

سب دیکھا مکان اک وہان پر
وسعت اوسکی تھی حد سے باہر
سب اوسمین ہزار تھے دریچے
اوسنے اک بات سن یہ لیجے

جو کچھ ہین امور عیش و آرام — سب ہونگی وہ یک بیک سرانجام — یہ سنکے لطیفہ بانو ہر چند — کرتی تھی اوسی نصیحت و پند

پر کچھ بھی نہین وہ مانتا تھا — مطلب کے خلاف جانتا تھا — جب بانو سے فتنۂ زمانہ — جو مکر و دغا مین تھی یگانہ

سمجھی کہ نہین وہ رام ہوتا — اس ڈھب سے اسیر دام ہوتا — پھیلایا اب اوسنے دوسرا دام — اب اس تدبیر سے لیا کام

یعنی محفل مین دخت رز لائے — پردہ دل سے حیا کا اوٹھوائے — جب ہوش و حواس سے ہو عاطل — شاید کہ برآئے مطلب دل

یہ سوچ کیا اشارہ اوسنے — مانگے جام اور بادہ اوسنے — ارشاد پہ ساقیان طناز — حاضر ہوئین باکرشمہ و ناز

آیا محفل مین جام زرین — آئی مے خوشگوار و رنگین — بانو نے پیالہ ناز کے ساتھ — بھر کر دیا شاہزادہ کے ہاتھ

شہزادہ نے لے کہا کہ اے جان — پیالہ نہین سپلاحق مہمان — لازم ہے کہ میزبان ما وسی لے — مہمان کو دوسرا وہ بھر دے

بانو نے لیا پیا پیالہ — مہمان کو دوسرا پیالہ — بھر کر دیا اور کہا کہ لیجے — اسکو بکرم قبول کیجے

شہزادہ نے زہر مار کرکے — بانو کو دیا پیالہ بھر کے — بانو نے پیا دیا پھر اوسکو — باہم لگا چلنے دور اتو

پھر دور کا بزم مین جمازنگ — تھا جام فلک بھی دیکھکر دنگ — رقاصۂ نازنین بھی آئین — اوس ناز و ادا سے ناچین گائین

اوسجا پہ جو ہوتا راجہ اندر — ہوتا وہ نثار اونکے اوپر — وہ ناز و ادا تھی اونکی اوگھات — اندر کا اکھاڑہ جس سے تھا مات

القصہ یہ صحبت مے و چنگ — قایم رہی تین دن برابر — دایم رہی تین دن برابر

بانو کا تھا شوق اور بڑھتا — جون جون پیالہ کا دور بڑھتا — جو حالت نشہ مین بھی تھا دور — بر تھی شہزادہ سی وہ مجبور

شہزادہ نے جو تھی اوچاٹ — بانو سے بعجز کی یہ گفتار — دلدار و فا شعار میری — اے مونس غمگسار میری

سو جان سی نثار جان مخزون — سو دل سے ہی دل بھی تجھ پہ مفتون — ہر شوق وصال دل مین بڑھتا — دل ہی بخیال ہجر گھٹتا

بیتابی ہے زور کرتی دل پہ — پر کیجے کیا کہ دل کو اکثر — آتا ہے خیال عہد و پیمان — تا پیش پدر نہون پشیمان

جانا ہے مجھے شہر واقاف — جیسا کہ کہا ہے پیشتر صاف — رخصت جو ملی تو فکر ہو دور — پس دور ابھی ہی شہر مذکور

گر آؤن وہانسے اپنا کر کام — پھر جو تو کہے کرون سرانجام — گر وہانسے ہو مطلب اپنا حاصل — تو یہان بھی ہو دل کا مطلب حاصل

بانو نے سنا جو حال سارا — جانا نہوا اوسے گوارا — تحریک سے نفس کے بدکے بیتاب — بیتاب ہوئی وہ مثل سیماب

تسکو کوس اوڑی وہ اوس سی مکار — مکار کہ تھی وہ سخت بدکار — دایہ سے کہا کہ فعلی جالا — جو طاق پہ ہی اوسے اوٹھالا

معجون مفرح ہیگی اوسمین — تاثیر عجیب ہیگی جسمین — بڑھتی ہے جوانی اور لذت — اور روح کو ہوتی اوس سے فرحت

لا جلد کھلاؤن تاکہ اسکو — دایہ گئی جلکے لائی اوسکو — شہزادہ نے کھائی تھوڑی جسدم — کھانا تھا کہ ہو گیا وہ بیدم

وہ بانو تھی سامنے غضب کی — تھی سحر کی اوسکے پاس لکڑی — وہ لکڑی تھی مثل مار کالی — اوسکے یہ لکڑی وہ کرکالی

بن پوچھے ہوا بھی جب نہ آئے — پھر کون ہے یان جو بار پائے — وارد ہوا کسطرح یہ انسان — ہے فکر مین عقل میری حیران

جالا اوسے دیکھون کون ہے وہ — اوس سے مین یہ پوچھون کون ہے وہ — وا یہ گئی دیکھا شاہزادہ — ہے حسن مین ماہ سے زیادہ

اک لمحہ رہی وہ دیکھ حیران — ہے چاند کہ ہے یہ مہر رخشان — پھر کرکے سلام حسب ارشاد — بولی بانو نے ہے کیا یاد

شہزادہ یہ سنکے بادل شاد — ہمراہ ہوا خدا کو کر یاد — وارد ہوا جب مکان کے اندر — دیکھا جنت سے تھا وہ بہتر

اک تخت مرصع بھی رکھا ہے — فرش زربفت بھی بچھا ہے — پردے ہین پٹا پٹی کے وہان پر — منقش کی ڈوریان سراسر

اوس تخت پہ بیٹھی اک گل اندام — جسکا کہ لطیفہ بانو تھا نام — شہزادہ مکان کو دیکھ حیران — بانو مہمان کو دیکھ حیران

بانو بصد اشتیاق اوٹھی — اورا اوسکا پکڑکے ہاتھ بیٹھی — پاس اپنے بشوق اوسے بٹھایا — اذکار چنین چنان اوٹھایا

میٹھی میٹھی بنا کے باتین — شیرین شیرین بتا کی گھاتین — ہوتنگ نبات سے شکر ریز — اور درج وہان سی گہر ریز

بولی کہ ہو کون تم بتاؤ — آئے ہو کہان سی کچھ بتاؤ — جاؤگے کہان کو نام کیا ہے — اس باغ مین کیسے کام کیا ہے

شہزادہ نے سرگذشت اپنی — اول سے تھی سر بسر وہ جتنی — سب کہکے اوسے سنائی یک یک — وارد ہوا جسطرح تھا اوس ٹک

سب حال وہ سن لطیفہ بانو — بولی کہ سن اے جوان خوش خو — کیا امر محال دل مین آیا — کیا خام خیال دل مین آیا

اس رہ مین گیا گیا وہ جان سے — جو اسمین چلا چلا جہان سے — بس مان تو اس سے درگذر کر — اے جان تو اس سے درگذر کر

تو بیٹھ یہان بشادمانی — تا عیش سے گذرے زندگانی — کر دست طلب تو کے ہو خوشدل — گردون مین مراد کے حمائل

کر شکر خدا کہ بخت یاور — لایا تجھے کھینچ اسجگہ پر — کر شکر کہ مجھسی حور پیکر — بے منت خلق ہو میسر

اور تیرا جو بخت ہے وہ اک کام — اوسکا بھی کرون یہان سر انجام — لاؤن قیموس شہ کو جاکر — آوے وہ لیکر اپنی دختر

یعنے وہ دخت فتنہ انگیز — جسکا کہ ہے نام مہر انگیز — اوس وقت جو چاہیو سو کیجو — بدلا بھی تو بھائیون کا لیجو

القصہ وہ چکنی چپڑی باتین — اور ابلہ فریبی کی بھی گھاتین — کرتی تا دم وہ اوسکو دیتی — دم دھاگے مین اوسکو پھانس لیتی

ان باتون مین وہ کب بہلتا — چکنی باتون پہ کب پھسلتا — بولا شہزادہ سنکے یہ سب — سن اے بانو مرا تو مطلب

یہ عہد ہے میرا اور پیمان — جبتک ہے جان مین مین بجان — جبتک وا قاف مین نہ پاؤن — جبتک قیموس کو نہ پکڑ لاؤن

جبتک گیسو بریدہ خون ریز — یعنے کہ بخت مہر انگیز — قبضہ مین نہ آئیگی وہ میرے — قابو مین چڑھے گی وہ نہ اپنے

گھوڑونکی نہ سم مین اوسکو روندون — گتونکو نہ اوسکا گوشت بخشون — چیلون کو ندون مین گوشت اوسکا — جوتون مین لگے نہ پوست اوسکا

جبتک کہ کرون نہ مین یہ سب کام — ہے مجکو حرام جملہ آرام — اس کام سے جب ملے فراغت — اوس وقت کرونگا عیش و عشرت

تجھسے بھی نکاح پھر کرونگا — اور وہ نشاط تجھسے لونگا — جتنے اسباب ہین خوشی کے — جتنے سامان خوشدلی کے

ہو کر دن رات گرم رفتار — رستہ پہ پڑا وہ آخر کار — اوس راہ کو قطع تھا وہ کرتا — ہر دم یاد خدا وہ کرتا

اک روز جو آفتاب نکلا — تا را شعہ کا دام پھیلا — شہزادہ نے دیکھا ایک میدان — اور ایک طرف درخت گنجان

تھے سب وہ درخت سر کشیدہ — شاخین سر بر فلک رسیدہ — اک باغ تھا اوسمین سبز و شاداب — اوس سمت چلا یہ ہو کے بیتاب

دیکھا دروازہ پاس جا کر — تھا اوسمین نہ کچھ سوائے عمر مر — دروازہ پہ زنگی ایک سوتا — تھا عقل کا جس سے ہوش کھوتا

رنگت اوسکی تھی وہ سیہ فام — سیاہی دیجور جس سے لے وام — دو ہونٹھ تھے اوسکے ایسے چوڑے — ہاتھی کے ہون کان جیسے چوڑے

اوپر کا تھا ناک سے بھی اونچا — نیچے کا زنخ سے بھی تھا نیچا — تلوون کی سپر تھی کملی اوسکی — شمشیر بجاس من کی کھی

تھی ڈھال کہ کوہ سنگ ہو سا — تھی تیغ کہ اژدہاے موسا — چرمی اک لنگ تھا کمر پہ — زنجیر سے باندھا سخت کس کے

زنجیر تھی وہ بلا مسلسل — قید عالم کی تھی سلاسل — ہاتھی جسمین سے آتے جاتے

شہزادہ اوتر کی ہو پیادہ — گھوڑا نزدیک اوسکے باندھا — بسم اللہ کر قدم بڑھا کر — بیباکانہ گیا وہ اندر

پھرتا رہا سیر باغ کرتا — خوش بوے سے تر دماغ کرتا — دیکھا اک جا یہ اک چمن زار — تھا خوش قطع ہر روش و گلزار

تھے اوسمین درخت جا بجا نور — ملپے اپنے جگہ پہ موزون — تھے اوسمین ہرن بہت سے چرتے — تھے سیر کنان وہان پہ پھرتے

شاخون پہ چڑھا طلا بجولی — تھین پشت پہ چھولین کا رچولی — جس سے وہ سب ہوئی تھے ہر نعت

ہر ایک ہرن پری جا تھا — گردن مین بندھین رو مالین رفعت — جس سے وہ سب ہوئی تھے ہر نعت

شہزادہ تماشا دیکھتا تھا — کہتا کہ عجب ہی اس سے آتا — انسان نہین دکھتا آتا جاتا

اس فکر مین پھر رہا تھا ہر سو — اوراد اوسکو ہرن بچشم و ابرو — بہ پردہ سمجھا نہ اونکی یہ بات

یہ سمجھا کلول مین ہین وہ سب — اونکا سمجھانہ خاص مطلب — پاس اک محل کے رفتہ رفتہ

وہ قصر تھا مثل قصر قیصر — بل شان مین اوس سے تھا یہ برتر — بانقش و نگار رشک ارژنگ چین

وسعت مین تھا رشک صحن محشر — رفعت مین تھا رشک چرخ اخضر — اوسمین مرمر کا فرش تھا صاف

دروازہ تھا وا بچشم عشاق — اوسمین جانا نہ دل کو تھا شاق — شہزادہ یہ سیر کر کے باہر — اوسمین گیا اک طرف سے اندر

دیکھا اک نازنین گل اندام — گل چہرہ و گل عذار و گلفام — رخسار تھا جسکا رشک مہتاب — خورشید تھا جسکو دیکھ بیتاب

چشم فتان کو دیکھ نرگس — نیچی کرتی تھی اپنی نرگس — کھڑکی سے نکال سر کو باہر — تکتی ہے ادھر ادھر وہ دلبر

دیکھا جب اوسنے شاہزادہ — فوراً ہوئی دل زدست دادہ — دو سے ہوا چار شوق دیدار — شہزادہ کی اوسکی جب ہوئی چار

دایہ سے ہوا یہ اوسکا ارشاد — آ دیکھ تو ایک آدمی زاد — گلگشت ہے باغ مین وہ کرتا — بلبل کیطرح ہو مست پھرتا

حیرت مین ہے دل مرا خدایا — کسطرح سے باغ مین وہ آیا — ہر کون کہانسے ہو وہ آیا — اس باغ مین کون اسکو لایا

یہ راہ ہے سُن تو بس خطرناک — اسمین چلکر تو ہو نہ دل چاک — اس راہ مین کوئی رہ نہ پائے — گو عمر تلاش مین گنوائے

اس فکر کو کر تو دل سے بس دور — ہو تجکو حیات اگرچہ منظور — جب اوسنے نہ مانی یہ نصیحت — تو پیر نے پوچھی یہ حقیقت

واقاف مین کیا ہی کام تیرا — مطلب کیا کیا مرام تیرا — بولا وہ کہ امر اک ہی مشکل — اوسکو مین جانون یا مرا دل

گر آپکو کچھ پتا ہو معلوم — وہ مجھکو بتاؤ تا ہو معلوم — جب پیر نے دیکھا شاہزادہ — اصرار مین ہے زحد زیادہ

بولا وہ کہ سن کہون جو وہ مان — اوسمین مطلب برآری تو جان — واقاف ہے ایک شہر نیکو — ہے باد سے بس تعلق اوسکو

جنات کا ہے وہ خاص مسکن — دشمن انسان کی عقل دشمن — اوسکی ہی راہ یہانسے یہ راست — جاتی ہے جو یہان سے جانب راست

یہانسے شب و روز کی مسافت — جب طے تو کریگا با مشقت — اوس جا پہونچکے ہو نمودار — بس دور سے اک بلند مینار

مینار پہ ایک سنگ مرمر — اوس سنگ پہ ایک کتبہ زر — ہے راہ روان کی نقش تقدیر

لکھے ہوئے پر عمل تو کرنا — مقصد کی لوح اوسے سمجھنا — عامل اوسکے خلاف ہونا — ہی جان سے اپنے ہاتھ دھونا

یہ کہکے دعائے خیر دیکر — رخصت کیا راستہ بتاکر — طے کرکے وہ منزل شبانروز — وارد شہزادہ دوسرے روز

اوسجا ہوا تھا جہان وہ مینار — واقاف کا تھا نشان وہ مینار — اوسپر مرمر کی ایک تختی — جون لوح جبین زنیک بختی

خط کوفی مین اوسپہ لکھا — مضمون شہزادہ نے یہ دیکھا — لازم ہے براہ راست جاوے — تکلیف براہ چپ اوٹھاوے

خیلے تکلیف کی ہی یہ راہ — تھوڑی تخفیف کی ہی یہ راہ — گریگا وہ راہ درمیانہ — راہ جان کاہ درمیانہ

تو سن یہ وہ راہ پر خطر ہے — پر خوف غضب کی پر خبر ہے — اوسمین جو ہزار جان سے جاوے — وا پس اک جان بھی نہ لاوے

ہے قاف سے قاف تک مشہور — سب جانتے ہین قریب و دور — یعنے جو ہے قاف کی ولایت — یہ اوسکی ہی راہ پر نہایت

یہ دیکھہ برہنہ کر سر و پا — اور ہاتھہ اوٹھا بصد تمنا — کی عرض بدرگہ الٰہی — با صدق دلی بصبح گاہی

اے راہ نماے رہ فراموش — اے ہادی گمرہان مدہوش — تجھسے ہی مدد کا ہون جویان — تجھسے مطلب کا اپنے جویان

واقاف کے ملک مین ہی مطلب — مطلب برلا تو ای مرے رب — غربت مین ہی کون تجھسوا یہان — غربت زدہ کا جو ہو نگہبان

جنگل جنگل ہون راہ جویان — صحرا صحرا ہون گرم پویان — خارون سی یہ رہ بھرا سراپا — پر آبلہ میرے پا سراپا

ایسی راہ صعب مین ہمراہ — ہے کون سوا ے نالہ و آہ — درد و غم کا نہین ہے پایان — ہی ناک مین دم لبون پہ ہی جان

خطرے ہر گام پر ہین لاکھون — اندیشہ ہر قدم ہزارون — تو انسے بچاے تو بچون مین — محفوظ جو رکھے تو رہونمین

اور کرکے نگاہ سوی افلاک — جیب و دامان مین بھرکے کچھہ خاک — تو پیرہن بدن ہے میری

مٹی نہ مری پلید کیجو — سر سبز گل امید کیجو — یہ کہکے وہان سی ہو روانہ — اوسنے لی راہ درمیانہ

کیا فکر ہے قتل اگر ہی منظور — حاضر ہو نہین کر تو فکر کو دور — دون شب کو شراب بہر آمیز — جسکے پینے سے مہر انگیز
پھر اوٹھے نہ حشر تک ستمگر — بیٹھے یہ فتنہ اوسکا یکسر — شہزادہ نے سن کہا کہ اے جان — یہ ہے نہین مروتی کے شایان
جب تک واقاف کو نجاؤن — عقدہ حل کر نہ وہان سے لاؤن — جبتک ہے حرام مجکو آرام — سن اے پیاری مری دلارام
جب آؤن وہان سے مین مظفر — خواہش ہو تجھے تری میسّر — وعدہ ہوا منعقد مکرر — پورا یہ کرون گا ین مقرر
یہ کہکے کہا کہ اب مریجان — جاتا ہون خدا ترا نگہبان — یہ سنکے ملول ہو دلارام — بولی جاؤ پھر آؤ باکام
اوس سے رخصت ہو پھر چلا وہ — جس جا وہ تھا وان گیا وہ — دستوری لے اوس سے حسب دستور — راہی ہوا جس طرف تھا منظور

چوتھی داستان روانہ ہونا شاہزادہ کا دلارام کے پاس سے اور رہنما ہونا پیر روشن ضمیر کا طرف شہر واقاف کے اور مسحور اور ممسوخ ہونا اوسکا ہرن کی صورت مین لطیفہ بانو کے جادو سے

ساقی وہ مجھے دے آب انگور — جامہ بشری کا جس سے ہو دور — اور نشہ مین اوسکے ہو کے مسحور — جادو کا ہوا سطرح سے مذکور
شہزادہ چلا جو رخصت ہو کر — اوس شہر کے آن پہونچا باہر — واقف واقاف کی نہ رہ سے — واقف تھا وہ قاف کی وہ رہ سے
ناچار خدا کو یاد کر آہ — اک سمت کو اوسنے اپنی راہ — چلتا چلتا ہوا دیوانا — منزل کا نہ تھا کہین ٹھکانا
اس فکر مین روز و شب وہ حیران — مثل سنبل رہا پریشان — اور وہ گل آزرو نچیدہ — مانند گل خزان رسیدہ
بس زار و نزار ہو گیا تھا — بس سوکھ کے خار ہو گیا تھا — اور طاق ہوئی تھی ایسی طاقت — باقی تھی سواری کی نہ قدرت
ناچار اوتر کے شاہزادہ — چلنے لگا اب ہو پا پیادہ — چلنے کی بھی جب رہی نہ قوت — تو دیکھیے اب خدا کی قدرت
دیکھا اک مرد اوسنے ناگاہ — استادہ تھا اوسکی بہ سترہ — یعنے چون خضر سبز پوشاک — چہرہ نورانی صورت پاک
تھا عمر مین پیر وہ جوان مرد — تھا وہ روشن دلی مین اک فرد — اور راہ نما وہ خضر سا تھا
دیکھہ اوسکو ہوا وہ دل مین خورسند — دل سے کیا سجدہ خداوند — اوس پاس گیا وہ دل شکستہ — کی اوسکو سلام دست بستہ
اوس پیر نے دے جواب پوچھا — ہے کون تو اور کہان سے آیا — شہزادہ نے عرض کی کہ آقا — لائی مجھے کھینچ میری تقدیر
مین گمرہ دل زدست دادہ — واقاف کا رکھتا ہون ارادہ — پر مجکو نہین ہے راہ معلوم — اسواسطے ہو نہین بخت مغموم
تو مجکو بتا براہ شفقت — تا دور ہو میرے دل سے فرقت — شہزادہ سی سنکے پیر یہ حال — کرنے لگا مصلحت سے یہ قال
یہ کیا ہے خیال خام تیرا — ہے خبط و جنون تمام تیرا — یہ راہ نہین ہے کچھ پایان — کیون ہوتا ہے اسمین تو پریشان

دیکھا اوسکی طرف کو اوسکا سیانا — بولی کہ اے نازنین دلارام — کرتی ہون تیسے سپرد یہ کام
دیوانے کی کر نگاہبانی — دے اوسکو بوقت کھانا پانی — وہ اوسکو ملے یہ رکھیو توہوش
حسب الارشاد مہر انگیز — پاکر جام مراد لبریز — یا کیسے کہ جان مین اوسکو رکھا
حاضر خدمت مین اوسکے رہتی — جو چاہتا فورًا اوسکو دیتی — معشوقۂ نازنین دلارام
لیجا خلوت مین اور بٹھاکر — ذکر مرغوب کچھہ اوٹھاکر — تا میل کرے وہ کچھہ دل آزار
دیکھا متوجہ اوسکو جب کچھہ — سمجھی کہ کہو اب اوس سے سب کچھہ — سوگند رسول و مرتضےٰ کی
پوچھا کہ بتا تو راز اپنا — دل کا سب سوز و ساز اپنا — شہزادہ بھی دیکھہ اوسکا احوال
ہے تیر نگہ کی میرے نخچیر — ہے زلف کی میرے پا بزنجیر — ہوگی مرے راز کی یہ جانب
اس سے کہنا نہین بُرا ہے — اچھا ہے اگر کہو بھلا ہے — ہے صدق و صفا مین تو یگانا
مین نے یہ خرابیان ہین کھینچین — بولا کہ سُن اے حسین عنا — کل با توجہ کرد باصنوبر
شہزادی نے تیری اسپہ کیسے — اسواسطہ تا ہو مجھپہ اظہر — تجکو ہو یہ گر سوال معلوم
روشن تو کر اوسکو غیرت شمع — تا ہو سنکر یہ دل مرا جمع — یعنی کہ وہ نازنین دلارام
بولی کہ مری یہ شرط تو مان — اسمین اپنا تو مدعا جان — تو تیرا ابھی فکر دل سے یہ جائے
کر سب مجھے بانوٹگی سردار — گو تیری ہون دل سے مین بیقرار — معلوم جو ہوگا حال مجکو
شہزادہ یہ سنکے ہو سخن سنج — بولا کہ تو دل سے دور کر رنج — وے مونس غمگسار میری
گر تیری مدد سے مقصد اپنا — حاصل کرون تو یہ جان لینا — لاؤنگا بجا بصد اطاعت
یہ سنکے ہو دل مین خوش دلارام — بولی تو ہے میرے دل کا آرام — کھلتا نہین یہ پردا مجھسے
مجکو معلوم اس قدر ہے — کوئی نہین اس سے باخبر ہے — مشہور جہان مین فتنہ انگیز
ہے تخت جو اوسکے بیٹھنے کا — اوسکے نیچے ہی زنگی رہتا — مارا کہین جاے وہ خدایا
واقاف ہے ہر وہ آیا زنگی — ہی وہانسے سوال لایا زنگی — تو راز یہ منکشف ہو سارا
سنکر یہ حال شاہزادہ — مضطر ہوا دل ز دست دادہ — سہنا ہوگا مصیبتون کو
گر لخت جگر مین پھونچا کھاکر — اور اشک مین پکی پھونچا دامن تر — تقدیر مقصد بھی ہاتھہ آیا
شہزادہ اسی خیال مین تھا — بس محو وہ اپنے حال مین تھا — گھبنے لگی اے مرے دلارام

یہ کہکے اوٹھی وہ ماہ پیکر — لے اوسکو گئی محل کے اندر — بولی کہ نہ جا کسی طرف کو — جو کچھ خواہش ہو ہمسے لیجو

شہزادہ ہوا یہ سن کے خورسند — سمجھا ہے کمند عشق مین بند — پہر پوچھنا اوس سوال کا حال — اوس سے نہین مصلحت ہے فی الحال

اوسکے ہم صحبتون مین خود کام — وہ ہے جو سہیلی اک دلارام — اول جو ہوئی ہے دیکھ دیدار — مسیرے عشق سے وہ سرشار

دل رکھتی ہے میری طرح لبریز — چشم اوسکی ہے میری طرح خونریز — اوس سے اول جو گفتگو ہو — مطلب کی جو اوس سے جستجو ہو

غالب کہ ہو جلد مطلب حاصل — برآئے مراد مطلب دل — ہرچند یہ اوسکا تھا ارادہ — پر موقع نپاتا شاہزادہ

اک روز وہ مبتلاے آلام — دل دادۂ بیدلی دلارام — تنہا اک جا پہ اوسکو پاکر — سب چھوڑکے نام ونگ کا ڈر

تزدیک گئی بصد تمنا — سر اوسکے قدم پہ جاکے رکھا — کی عرض کہ حسن عالم افروز — زیادہ کرے حق تعالے ہر روز

دل میرا ترے لیے ہے کڑھتا — جی میرا ترے لیے تڑپتا — ہے کون کہانسے تو ہے آیا — مطلب کیا ہے جو تجھکو لایا

مین اسلیے پوچھتی ہون بتلا — ہے عشق مین میرا حال پتلا — دل آتش عشق سے ہے جلتا — ہے چشم سے بحر اشک اوبلتا

یہ تیر مژہ ہے تا بسوفار — دل مین مرے بس کہ ہوگیا پار — جو لف مین دل مرا پھنسا ہے — سو واسے یہ سلسلہ بڑھا ہے

کیا شبہ جو دشت ہو بجا گیر — پا بوسی کو یا کہ آئے زنجیر — اس سے بہتر کہ چل یہانسے — مجکو لیکر کے چل یہانسے

اتنے مین چلونگی لے جواہر — گنج قارون نہو برابر — اس طرح کی گفتگو تھی کرتی — ہر طرح تسلی وہ تھی کرتی

شہزادہ نہ پر جواب دیتا — گر دیتا تو ناصواب دیتا — اوسکو تھا خیال حفظ اسرار — وہ اسلیے رہتا اوس سے ہشیار

ایسا نہو راز فاش ہوجاے — اور اوس سے بلا نہ سر پہ کچھ آئے — پایا نہ جواب تو دلارام — گھر اپنے گئی برنج و آلام

شب بھر اوسے روتی روتی گذری — ساعت بھی نہ ایک سو تے گذری — شب بھر اسی فکر مین رہی وہ — شب بھر اسی ذکر مین رہی وہ

کیا حسن ہے اوسکا اور جوانی — کیا کہیے بلاے ناگہانی — دیوانہ بنا وہ حسن کامل — دیوانہ ہین اوسپہ سیکڑون دل

یا میرے خدا کرا اوسکا اچھا — اچھا ہے جو ہو وہ اچھا بچھا — مطلب ہو مرا بھی اوس سے حاصل — اوس سے ہو مری تسلی دل

شب بھر دلگیر اسے تھی دھن مین — شب گذری آدھی اور دھیرج نہ بن مین — اور صبح جو آفتاب رخشان — نکلا اشعہ سے مو پریشان

دلگیر یہ اوٹھی با صد اندوہ — لے سینہ پہ رنج و غم کا اک کوہ — پھر اوسکی تلاش مین وہ جاکر — اور باغ مین پھر اکیلا پاکر

گرد شمع رخ دل آرام — پروانہ کی طرح پھرد لارام — پھرنے لگی گرد اوسکے روروکے — کہنے لگی ہوئی ہو سو اب ہو

اتنے مین جو حکم شاہزادی — آیا طلبی مین اوسکی جلدی — بلوا کے ہوئی وہ گرم گفتار — دیوانہ تھا پر وہ نقش دیوار

دیوانہ کے ساتھ ہو دیوانی — کہنی کلمات بے معانی — اس عرصہ مین نازنین دلارام — جسنے کھویا تھا اپنا آرام

مژدیدہ نظر سے دیکھتی تھی — چورون کیطرح سے تاکتی تھی — پر تاڑ گئی وہ سر و بالا — کچھ دال مین یہان ہے کالا کالا

سب ہوش و حواس سے ہو بیکار — پانی مین گرا وہ جام زرکار — شہزادی وہ یعنی مہر انگیز — اسطرح ہوئی یہ سن سخن ریز

جائے کوئی اور دیکھ آئے — کہکر احوال ہمین سنائے — یہ سنکے سہیلی دوسری جا — حسب الارشاد پہونچی اوجا

پانی مین وہ عکس دیکھ بیتاب — ایسی ہوئی جیسے ماہی آب — تھا عکس پر آب تاب اوسکا — دل جسنے کیا کباب اوسکا

اولٹی پھری آہ و نالہ کیساتھ — یہان پانی سے سوز دل لگاتھا — آئی نزدیک مہر انگیز — باسوز دل و بچشم خونریز

بولی نہین کچھ سمجھ مین آتا — وہ عکس ہے میری جان کھاتا — ہے عکس فرشتہ یا پریزاد — یا ہے وہ عکس آدمی زاد

یا چرخ سے ماہتاب اوترا — یا سایہ مین آفتاب اوترا — یہ سنتے ہی حال مہر انگیز — متوجہ ہوئی اودھر جلوریز

مثل طاؤس ہو خرامان — پہونچی لب حوض پر پریشان — دیکھا تو وہ عکس تھا غضب کا — تھا پانی مین مثل در یکتا

تھا عکس کہ تھا وہ ماہ انور — برج آبی مین اوترا آکر — سایہ سا ہوا وہ دیکھ سایا — پھر اپنے مین آپ کو نپایا

بولی دایہ سے ہوکے مضطر — ہے کون تلاش اوسکی جاکر — لے آ اوسے پائی تا دل آرام — دیکھون تو وہ کون ہے دل آرام

راہی ہو تلاش دلستا نمین — دایہ پھری ہر سو گلستانمین — ہر سمت کو دیکھ بھال کرتی — اک گوشہ مین اوسنے جو نظر کی

دیکھا کہ جوان ہے ایک خوشرو — خورشید خدو و عنبر بن مو — نازک بدن اک جوان رعنا — ہے حسن مین فرد وہ یگانہ

کیونکر چھپتا وہ رشک ناہید — چھپتا ہے کوئی چھپائے خورشید — شہزادہ نے دیکھ دایہ کو وہان — چاہا ہو کسی طرف گریزان

جب بھاگنے وہ نہ وہان سے پایا — دیوانہ بس آپکو بنایا — دایہ نزدیک آکے بولی — یون اوسنے زبان اپنی کھولی

جاتا ہے کہان تو دیکھ مجکو — بانو نے کیا ہے یاد تجکو — دیوانہ بنا تھا کیا کہے وہ — اولٹا ہی اوسے جواب دیوہ

ہاتھ اوسکا پکڑکے دایہ لائی — شہزادی کے روبرو لے آئی — شہزادی جو حال پوچھتی تھی — یا پرسش حال اوس سے کرتی

دیوانہ کی طرح گاہ روتا — سودائی کی طرح گاہ ہنستا — گر دیتا جواب تو پریشان — سنتا جو کوئی وہ ہوتا حیران

گر پوچھتے حال تو وہ کہتا — کھا پی کے ہون مین تو سخت کھوکھا — ہمکو نہین یان کسی سے کچھ کلام — دنیا مین ہے کسکا نام بدنام

دیکھو کہ ہرن بنی ہے بکری — اور آگ بھی ہوگئی ہے لکڑی — روئی پانی سے سن گئی ہے — مکھی بھی بھینس بن گئی ہے

بارش ہوئی برف کی تو ناگاہ — ہے کوہ پگھل کے بنگیا کاہ — اور اونٹ کو کھا گئی ہے چیونٹی — بلی کو چبا گئی ہے چوہی

اولٹی پلٹی یہ سنکے تقریر — بولی شہزادی ہوکے دلگیر — دیوانہ ہے پر ہے جاے افسوس — اس شکل پہ کیون نہ آئے افسوس

جو تھی شہزادی مہر انگیز — در واے عشق گرم مہمیز — جو حوض پہ اوسکی چاہ کی تھی — بس چاہ مین اوسکے باؤلی تھی

سو جان سے تھی وہ مائل اوسکی — تھی تیر نگہ کی گھایل اوسکی — دل دیکھ ہوئی تھی اوسکی بیدل — بیتاب تھی مثل نیم بسمل

بولی کہ دیوانہ ہوگیا ہے — اپنی یہ خودی مین کھوگیا ہے — جو کچھ خواہش ہو اوسکی کیجو — جو کچھ مانگے وہ اوسکو دیجو

گو حرف و سخن بھی ہے شنیدہ — پر کب ہو شنیدہ مثل دیدہ — ہے اوسکی زبان یا کہ تیغ — اک ماہی چشمہ تکلم
یا ہے اوستاد ہر سخنگو — حل کرتی ہے معنی ذہن کو — چاہ ذقن اوسکا ہے وہ دلکش — یوسف گرے اوسمین ہو کی مخموش
حسن نمکین کی یا ہے وہ کان — یا سیب نہال حسن تو جان — رخسارہ ہے اوسکا گل ہی لطف — یا ہے دل عاشقان کا مصحف
وے نقطۂ خال بہر ترجیح — اوستاد ازل نے کی ہے تصحیح — ہین برگ گل مراد اوسکے وہ گوش — ہین صبح نور وہ بنا گوش
فوارہ ہے نور کا وہ گردن — دستہ ہے بلور کا وہ گردن — غبغب ہے پیالۂ مے حسن — گردن ہے صراحیے مے حسن
گردن ہے کہ ہے وہ شمع کافور — یا شمع تجلیے سر طور — ہے ماہیے بحر نور ساعد — خجلت دہ شمع طور ساعد
ہے دست نگار بستہ ایسا — جس سے ہے جگر بخون حنا کا — ہے دست چنار کو بھی خجلت — ہے رشک سے ملتا دست حسرت
ناخن کو ہلال پر شغف ہے — جو چہرۂ ماہ پر کلف ہے — پستان ہین کہ دو انار ہین وہ — یا قبۂ نور بار ہین وہ
یا سینہ کہ حسن کا وطن ہے — بس حسن وہان پہ خیمہ زن ہے — یا سینہ کہ حسن کا ہے دریا — ہین اوسمین حباب نور پیدا
تشبیہ نہین یہ اونکے شایان — ہے اس سے سیاہی وہان نمایان — اعجاز یہ دیکھ اے دل زار — ہے سدرہ روان حسن پر بار
ہے ناف ایسا صاف گرداب — ہو جائے نظر پھسل کے غرقاب — کیا ذکر کمر کرے سخن گو — گنجایش ہو نہ جب سر مو
ہے نام کمر وہان دگر ہیچ — اک بات ہے درمیان دگر ہیچ — اب آگے قلم کی ہے زبان لال — کیا کہیے بھلا نہان کا احوال
ہے نقش سم غزال جنت — یا ہے وہ چراغ بیت عصمت — شفاف ہے صاف ساق سیمین — خجلت دہ شمع بلورین
رہین پاے نگارین اوسکی عاشق — یا سرو کے بیچ مین شقایق — دل کرتا ہے شوق سی یہ مسطر — صورت سکی ہو اوسکے چشم بد دور
القصہ یہ حسن دیکھ سارا — سمجھا کہ یہی ہے وہ خود آرا — جسکا کہ ہے نام مہر انگیز — جو ہے مشہور فتنہ انگیز
جس کا یہ حسن ہو خداداد — پھر کیون نہ کرے وہ ظلم بیداد — کیا سمجھے غرور حسن مین وہ — کیا ہے عاشق کا رنج و اندوہ
اس فکر مین تھا کہ اک پرستار — طاؤس خرام و کبک رفتار — لے ہاتھ مین جام اک طلائی — با صد نیاز و کرشمہ آئی
پہونچی لب حوض پانی لینے — یہان پڑ گئے اور لینے دینے — شہزادہ کا عکس دیکھ سیمین — گھبرائی کہ کیا بلا ہے اسمین
بیہوشی سے جام دل بھر آیا — وہ حوض مین جام زر گر آیا — سوچی کہ پری ہے یا بشر ہے — جو حسن مین ڈوبا سر بسر ہے
بیتاب وہان سے ہو گریزان — افتان خیزان و اشک ریزان — پہونچی شہزادی تھی جہان پر — شہزادی نے دیکھ حال اتبر
پوچھا کہ یہ تیرا حال کیا ہے — بتلا کہ یہ تیرا حال کیا ہے — اوسنے کہا بانو کیا بتاؤن — دل جمع کرون تو کچھ سناؤن
کر جمع وہ خاطر پریشان — اور تھام دل حزین و نالان — بولی جب حوض پر گئی مین — اک عکس کو دیکھ ڈر گئی مین
تھا عکس پری کا یا بشر کا — یا عکس ستارۂ سحر کا — وہ دیکھ کے ہو گئی مین بیہوش — بیہوشی کا اسقدر رہا جوش

پھر جب چشم و چراغ عالم — آمادۂ سیر باغ عالم — ہو کر مشرق سے باہر آیا — یہ بھی آرام گہ سے نکلا
یہ مصلحتاً یہ دل مین کر غور — اب کیجیے یہان پر کچھ طور — نظارہ ہوا وسکا تا مقدور — اور دیکھیے اوسکو پاسے تا سر
یہ سوچ کے اپنے دل مین فن — تھا عقل و تمیز کا جو مخزن — دیوانہ بنا وہ بہر دیدار — دیوانہ بکار خویش ہوشیار
اب سیر چمن لگا وہ کرنے — دیوانہ نمط لگا وہ پھرنے — دیکھا اک جا پہ نازنین چند — دل جنکے ہو دام زلف مین بند
اور فرش بھی ریشمی کیا ہے — ایک تخت مرصع بھی سجا ہے — اک حسن ہے اوسپہ جلوہ فرما — کیا کہیے کہ کیا ہے وہ سراپا

سراپا

قد ہے کہ الف ہی اوسکا قامت — عاشق کے ہے حق مین یا قیامت — پامال ہے اوسکے قد کا شمشاد — بندہ اوسکا ہے سرو آزاد
نخل ارم اوسکے آگے کیسا — اک گندۂ ناتراش جیسا — ہے زلف کہ رشک مشک تاتار — خون در جگر اوس سے مشک سو بار
اور سامنے اوسکے مشک و عنبر — چین مان گئے ہین دونو اکر — سودا ہے کہون اگر وہ شب کا ہے — معشوقون کے سر چڑھی وہ کب کا ہے
اور زلف رسا کو ہے سراسر — شب نے نہین یہ نصیب پائے — ثروت یہ کہان سے ہاتھ آئے
ہے یہ کہنا خطا سراسر — ہے زلف کا اوسکے کوئی ہمسر — ہر حلقہ ہے اوسکا پیچ در پیچ — لیتا ہے ہر ایک دل کو وہ کھینچ
ہین بال کہ رشتہ ہائے جان ہین — یا تار نگاہ عاشقان ہین — یہ مانگ ہے اوسکے زلف مین نہان — یا شب مین ہے کہکشان نمایان
پوچھو تو کہون مین اور اک بات — سیدھی ہے یہ صاف راہ ظلمات — پیشانی کہ بحر نور ہے یہ — یا شعلۂ کوہ طور ہے یہ
یا کیجیے کہ ہے یہ مطلع فجر — یا صبح مبارک شب قدر — پیشانی ہے یا کہ لوح تقدیر — پیش آنی ہے جو وہ اوسمین تحریر
ہے چین جبین شاہ خوبان — یا جوہر حسن جمع ہے وہان — یا موج ہے بحر حسن کی وہ — یا راہ ہے شہر حسن کی وہ
بیت ابرو کے وقت تحریر — آیا لغزش مین کلک تقدیر — شمشیر کہو اوسے تو بہتر — ہے بال سی اوسکے عرض جوہر
اوسپر جو گمان کا گمان ہے — اسپر قربان میرا جان ہے — ہے تیر نگہ جو تیر اوسکا — دنبالہ ہے گوشہ گیر اوسکا
ہے چشم کہ ہے وہ عین جادو — ہے چشم کہ ہے وہ دام آہو — کیونکر کہون اوسکو عین آہو — بے عیب ہے یہ وہ عین آہو
نرگس خود اوسکو دیکھ حیران — آہو وحشت سے خود گریبان — کیا قد کو کہے یہ دیکھ ناکام — ہے سرو کہ ہے وہ نخل بادام
مژگان کے ہین تیر اوسکے باہم — بہر صید دل دو عالم — بینی ہے کہ ہے وہ شاخ بادام — دونو جانب لگے دو بادام
اللہ کا یا الف ہے تنہا — مصحف پہ رخ کے صاف لکھا — لب اوسکے ہین شک لعل احمر — جنکے آگے خجل گل تر
نوشین لب اوسکے در شکر خند — ہین رشک فزائے شکر و قند — دندان اوسکے ہین سلک گوہر — نے نے گوہر سے ہین وہ بہتر
پیش دندان صاف شفاف — پانی بھرتا ہے در نایاب — کچھ ہو تو وہ ہو وہان سے باہر — کیا کہیے جو ہو گمان سے باہر

شہزادہ کو دیکھکے ہوکے خورسند — بولی ہے تو بجائے فرزند — شہزادہ نے اونکو دیکھکے کچھ حال — قدغن کی کہ ہو نہ فاش یہ حال

کہنا نہ کسی سے حال میرا — اتنا رکھنا خیال میرا — القصہ وہان رہا وہ بیباک — اور صبح کو وہ بدل کے پوشاک

نکلا بہر سراغ مطلب — روشن کرے تا چراغ مطلب — اس فکر مین جاتا شہر بہر روز — کوئی تو ملے چراغ افروز

معلوم ہوتا جواب اوسکا — بدلا لون اوس سے بھائیو نکا — ہر چند تلاش گذری حد سے — یہ بھید کھلا نہ پر جہد سے

پھرتا رہا چند روز حیران — با جان حزین و دل پریشان — اک روز یہ دل مین اوسکے آئی — چلکر دیکھو تو قصر شاہی

جس جا رہتی ہے فتنہ انگیز — دختِ قیموس مہر انگیز — صدہا شہزادے جسکے غم مین — سر دے گئے اپنا ایک دم مین

آئے تھے کہ دینگے دل کو فرحت — پر لیگئے اولٹا داغ حسرت — یہ کہکے چلا ادھر کو سیدھا — دروازہ محل کا جسطرف تھا

دروازہ جو دیکھا تھا بہت خوب — اور قطع مین تھا وہ بس خوش اسلوب — تھا ایک درخت بس تناور — تھا چیخ برین کے وہ برابر

دربان تھے اوس جگہ بہت سے — چوکی پہرہ وہان تھے دیتے — شہزادے نے چاہا جائے اندر — دربانون نے روکا اوسکو باہر

ہر چند بہت کی اوسنے حکمت — دربانون نے دی نہ پر اجازت — سمجھا کہ یہ ہان وہ ہی مکان ہے — جسمین رہتی شہ بتان ہے

اسمین نکلے گا کام میرا — مطلب دل کا تمام میرا — پھرنے لگا گرد اوسکے حیران — تا راہ ملے بغیر دربان

اور درگہ حق مین کی مناجات — رو رو کے پڑھین آ اوسنے آیات — اے کارکشائے بستہ کاران — اے کامروائے تلخ کامان

اے ہادیے وادیے مرادات — بخشش فرمائے جملہ حاجات — مین ہون گم کردہ راہ مطلب — مین ہون ناکام اے مرے رب

رہ مجکو بتا کہ جاؤن اندر — ہم گمراہون کا تو ہے رہبر — ناگہ اوسنے بفضل باری — دیکھا کہ نہر ہے ایک جاری

اندر پانی ہے اوسکا جاتا — اور کچھ نہین وان کسیکا گھٹتا — کپڑون کو اوتار غوطہ زن ہو — جون اشک روان بہا اودھر کو

نکلا پانی سے جبکہ باہر — دیکھا کہ وہ باغ کے ہے اندر — برآیا جو مقصد اوسکا گویا — آب رفتہ بجوے آیا

اسطرح سے پہونچا جب وہ اندر — شکر اوسنے ادا کیا وہان پر — اک گوشہ مین ایک جا ٹھہرکر — کپڑے کیے خشک جو کہ تھے تر

کپڑے کیے زیب تن پھر اوسنے — اور سیر چمن لگا وہ کرنے — دیکھا سبزہ تھا لہلہاتا — پانی ہر سمت کو تھا جاتا

ہر شاخ پہ گل مہک رہا تھا — اوسپہ بلبل چہک رہا تھا — تھی سرو کی ایک سمت ٹٹی — کو کو قمری تھی اوسپہ کرتی

تھا باغ وہ رشک باغ رضوان — رضوان تھا اوسکے درکا دربان — اوسجا پہ بہار خود بصد جان — گہ ہوتی نثار گہ قربان

اس باغ مین ایک شہ نشین تھی — شہزادی جسمن خود مکین تھی — اوسکے آگے تھا فرش مرمر — اور حوض تھا اوسمین ایک جا پر

وہ تھا بہتر ز آب گوہر — یہ تھا خوشتر ز آب کوثر — شہزادہ کو اسجگہ ہوئی شام — چاہا کہ کرے کہین اب آرام

پر خوف تھا یہ کہ وہ جو سوئے — ایسا نہو کوئی فتنہ جاگے — اک گوشہ مین جاکے خفیہ سویا — پر کچھ سویا وہ کچھ وہ جاگا

تیسری داستان الماس روح بخش کے جانے مین مہر انگیز کے ملک کو اور پہونچنا باغ کے اندر اور وہان جاکر دیوانہ بننا اور عاشق ہونا مہر انگیز اور دلارام کا اور رخصت ہونا دلارام سے

اوس مے کی تلاش اب ہے ساقی — جس سے کھلے راہ مدعا کی — پیکر اوسے سعید ہی پاوینگے — اس قصہ کو اس طرح کہونگے

یعنی کہ چھوٹے لڑکے بادشہ کے — جو تھے چشم و چراغ شہ کے — وہان جاکے ہوئے اسیر تقدیر — کچھ پیش چلی نہ اونکی تدبیر

آخر کو ہوئے ہلاک جاکر — شرمندگی سر بسر اوٹھاکر — اب باقی رہا تھا ایک بیٹا — جس سے شہ غم غلط تھا کرتا

بس تھا وہ ذہین و نیک فرجام — الماس روح بخش تھا نام — خوش طبع فصیح تھا جوان مرد — ہر علم و ہنر مین تھا وہ اک فرد

دیکھا کہ پدر ہے سخت محزون — رنج پسران ہے روز افزون — رویا کرتا ہے روز و شب وہ — آہین بھرتا ہے روز و شب وہ

کی عرض کہ بندہ کو ہو رخصت — دیکھون تو وہ کرتی کیا ہے بخت — عیوض لون کج ادائون کا — بدلا لون اوس سے بھائیون کا

یہ سنتے ہی بادشاہ شمشاد — بس اور ہوا غمین و ناشاد — بولا کہ ہے اب تو تو ہمارا — مرنے جینے کا اک سہارا

اب جان کہ نور دیدہ تو ہے — اب جان سرور سینہ تو ہے — تجھسے مرا ملک دل ہے آباد — ناشاد یہ دل ہے تجھسے دلشاد

میری خاطر کو تجھسے تسکین — تجھ سے ترتیب ملک و آئین — گر تو بھی گیا تو پھر کہان مین — ہون میرے سبب سے زندہ یہان مین

ورنہ پھر کسکی جاہ و حشمت — کسکی پھر سلطنت حکومت — دانستہ تو اے عزیز فرزند — کیون ہوتا ہے مرگ پر کمربند

ہر کچھ نہین وہان سوائے آفت — ہے دقت و زحمت و ہلاکت — شہزادہ نے عرض کی مکرر — ارشاد ہے واقعی سراسر

پر قدرت حق ہے کسنے جانی — بس آن ہی اس سے سب نے مانی — دنیا مین وہی ہے سب پہ قادر — اوس سے نہو ناامید شاکر

ناشاد کو شاد ہے وہ کرتا — برباد آباد ہے وہ کرتا — مین ہون لاتقنطو کا قایل — اوس سے نہین ناامید سایل

مین کہتا ہون صدق دل سے امید — دل مین نہین میرے مکر یا کید — اپنے فضل و کرم سے وہ اب — برلائے گا میرے دل کا مطلب

القصہ وہ کرکے ایسی تقریر — راضی اوسے کر بحسن تدبیر — راہی ہوا اوسطرف جلو ریز — دیکھا جا شہر مہر انگیز

جب قلعہ کو جا کی اوسنے دیکھا — دیکھا کہ ہین سر لٹکتے صدہا — اونمین سر اوسکے بھائیون کے — مثل قندیل تھے لٹکتے

پہچان کے اونکو خوب رویا — داغ اندوہ اوسنے سہویا — رو دھو کے چلا وہ سیر کرتا — باہر پہونچا وہ سیر کرتا

اک قصبہ مین پہونچا مرد دہقان — مسکن کہتا تھا تنگ سا وہان — دار و ہوا اوسکے وہ مکان پر — چند سے رہے تا کہ وہ وہان پر

دہقان کی تھی زوجہ نیکو فال — اک پسر اور تین کا سن و سال — اوسنے اس عمر تک کہان کیا — اولاد کا منہ نہین تھا دیکھا

مہمانی کو بھیجکر شہنشاہ
گلرخ بیگم کو لیکے ہمراہ
دختر کے وہ پاس چلکے آیا
پر غصہ ہو یہ زبان پہ لایا

اے ظالم اظلم وجف کار
اے کافر وجابر وگنہگار
خونخوار وستم شعار وبدکار
اے راہ گنہ مین گرم رفتار

کیا شرط کا یہ کیا بہانا
کیا عہد یہ دل مین تونے ٹھانا
گردن پہ ہے لیتی مفت احمق
تو بیگنہون کا خون ناحق

اس عہد کا فائدہ تو بتلا
ورنہ تو یہ کہہ کہ عہد بدلا
اس فہم غلط سے اب تو منہ موڑ
اس عہد پلید کو تو اب توڑ

آ دیکھ کہ ایک ماہ پیکر
شہزادۂ شاہ ملک خاور
وارد ہوا آج ہے یہان پر
مفتون جمال ہے وہ تیرا
خواہان وصال ہے وہ تیرا
کر اوسکو تو شوہری مین منظور

ہم ہین ترے والدین رنجور
ہمکو تری بہتری ہے منظور
تعمیل ہے تجکو دل سے واجب
ہے تجکو عدول کب مناسب

بس ہم جو کہین اوسیکو تو مان
اوسمین ہی بھلا تو اپنا بس جان
ورنہ جو اس عہد پر رہی گی
اور قتل جو اسطرح کریگی

گذرینگے ہزار سال لیکن
پاسخ نہ سوال کا ہوگا ممکن
بس بے شوہری مین تو رہیگی
اور بیگنہون کا خون کریگی

گلرخ بیگم بھی آہ کے ساتھ
سمجھاتی تھی اوسکو شاہ کے ساتھ
پر دخت عجب وہ سنگدل تھی
اپنی جا گہہ سے کب تھی ہلتی

بولی کہ یہ عہد جو کیا ہے
بیجا گر ہے مگر بجا ہے
قائم وہ ہی گور تک رہیگا
بل نعدۂ صور تک رہیگا

جو مجکو نہین جواب دیگا
سر اپنا وہ پیش کریگا
مجکو بے شوہری مین مرنا
بہتر ہے کہ عہد کا بدلنا

شاہِ قیموس سنکے یہ قول
اور لاکے زبان پہ لفظ لاحول
ہو غصہ اوٹھا مکان پہ آیا
بس رنج وہ اپنے ساتھ لایا

القصہ گیا جو شاہ خاور
خونین کفن شفق کے اندر
تاریکیِ شب نے اوسکو گھیرا
جلاد فلک بھی آن ٹھہرا

شہزادی نے شاہزادہ کو اب
بلوا کے کہا وہ اصل مطلب
یعنے تو بتا یہ شاہِ خاور
گل با تو چہ کرد با صنوبر

شہزادہ نے سن یہ ترزبانی
جو دل مین تھی اوسنے اپنی ٹھانی
اوسکو کیا اب بیان اسطور
اور اوس سے کہا کہ دل مین کر غور

سن عالم غیب بس خدا ہے
اللہ ہی بس اوسکو جانتا ہے
جو بات کوئی غلط بتاوے
لازم ہے یقین اوسکا لاوے

سنکر یہ جواب مہر انگیز
بولی یہ نہین ہے صدق آمیز
جلاد کو حکم قتل دے کر
فورًا کیا تن جدا جدا سر

رکھا جو وہ کنگرہ کے اوپر
زینت ہوئی عشق کو سراسر
بیٹھا ماتم مین جان ناشاد
محلات مین سب طرف ہوا غل
ہیہات گیا چمن سے کیا گل
پھولے نہ پھلے جہان مین اب

ہوا اوسکے طرحسے جان ناشاد
بیخ وبن سے وہ اپنے برباد
بیٹھا یہ شور ماتم وغم
قیماس کہ دوسرا تھا فرزند
بولا دل مین ہو آرزومند
تو جیون در امین جیسکا باون

یہ کہکے گیا گیا جہان سے
بھائی کی طرح پھر انہ وہان سے

انہار تھے جاری جا بجا پر — ہر سمت تھے اوسکے رشک گلزار — ہر سو اوسکے تھے رشک فرخار
دکان و مکان تھے ایسے باہم — باشندے وہانکے صاحب ہوش — خوش خلق تھے خوش سلیقہ خوش طور
دیکھی میدان مین اک خدائی — تھے خیمۂ اطلس خطائی — پردے زربفت کے سجے تھے
آخر شہزادہ سیر کرتا — شہزادہ نے دیکھا اک مکان پر — نقارہ مرصّع تھا وہان پر
دو چوب مرصّع بھی وہان تھین — شہزادہ نے دیکھی حسب تقدیر — نقارہ پہ آب زر سے تحریر
خواہان وصال مہر انگیز — وارد ہو یہان بشوق دیدار — اور چاہے نصیب ہو اوسے یار
نقارہ کو چوب سے بجائے — تحریر یہ دیکھہ شاہ زادہ — گھوڑے سے اوتر کے ہو پیادہ
نقارہ کے پاس جلد آیا — فورًا اوس چوب کو اوٹھایا — آواز سے اوسکے کام دل کے
ہمراہیون نے بحیلہ سازی — چاہا کہ اوسے دین یک باری — اس سودے مین اب نہ جان دینے
بولے اول مقام کیجے — چل کر اک جا قیام کیجے — تدبیر سے اپنا کام کیجے
تدبیر سے کام ہو خوش اسلوب — تدبیر ہے عاقلون کو مرغوب — عجلت ہے شعار جاہلانہ
شہزادہ یہ بولا ہو کے مضطر — ہے کوئی مہم یہ جو کہ ہو سر — تدبیر سے جس مین کام لیجے
نقارہ بجاؤن تا خبر ہو — قیموس کی ہان طلب مگر ہو — خیمہ بس ہوگا اوسجگہ پر
یہ کہہ لیا اوسنے چوب سے کام — آواز دہل پہ بھیجا پیغام — شہزادہ کو لے گئے وہ اندر
شہزادہ تھا حسن مین یگانہ — مشہور تھا یوسف زمانہ — کرنے لگا صد ہزار افسوس
بولا کہ ابھی ہے نوجوان تو — تا تجربہ کار بیگمان تو — گردش کا فلک کے رنگ دیکھا
مین دیکھہ کے تیرا یہ خط و خال — کرتا ہون تجھے مین یہ نصیحت — باعجز و لجاجت و سماجت
کر دل سے خیال خام باہر — لایق نہین وہ طلب کے دختر — کرتی ہے سوال دور سے وہ
اوسکے پاسنے کا دینے والا — کوئی نہین اس فلک نے پالا — اوسنے دیا مفت آگے یہان سر
بس چاہیے اس سی رہ تو ہٹ کر — مثل اطفال تو نہ ہٹ کر — تو اوس سے کبھی نہوگا جانبر
القصّہ بالفت و محبت — قیموس نے کی بہت نصیحت — اوسنے نہ خیال خام بدلا
آخر قیموس شہ نے ناچار — پھر اوس سے کہا کہ تم ہو مختار — یہ ہمپہ کرو تم آج احسان
مہمانی کی ہو یہ رسم منظور — مہمان نے کی بچشم منظور — مہمان رہا وہ شہ کا تا شب

جو کچھہ کہ سنا تھا سب سنایا — اپنا رجحان دل بتایا — شہزادہ سنی سکے حال الفت — ہر ایک کے دل مین آئی رقت

آخر تجویز یہ ہوئی اب — کیجے شہ سے بھی عرض مطلب — کیفیت عشق سے ہوا گاہ — کی عرض بخدمت شہنشاہ

دختر رکھتا ہے شاہ قیموس — ہے پشت و پناہ ننگ و ناموس — دختر کا ہے نام مہر انگیز — ہے شوخ بلا کی مہر انگیز

ہے وصل مین اک بہانہ کرتی — عاشق سے وہ غائبانہ کرتی — شہزادہ کو شوق اوسکا اس سے — رکھتا ہے ملول اور پریشان

حالت ہوئی اوسکی مثل مجنون — آشفتہ ہے مثل بید مجنون — فرزند کا حال زار سنکر — خاطر ہوئی شہ کی بس مکدر

پھر شہ نے کہا کہ حسب دستور — لازم ہے کہ پہلے خط ہو مسطور — دختر کی طلب ہوا و یمین تسطیر — لے ایلچی جاے وان یہ تحریر

تحفہ بھی ہون اوسکے ساتھہ اکثر — اشیا جو ہون لایق شہنشاہ — بھیجے جائین وہ اوسکے ہمراہ

اسپر قیموس دے تو بہتر — ورنہ پھر جاے یہان سے لشکر — کر ملک کو اوسکے تاخت تاراج — اور چھین کے اوسکا تخت و تاج

کر ملک کو فتح فوج خونریز — لاے شہزادی مہر انگیز — شہزادہ نے جب سنی یہ تدبیر — عرضی ایک کر کے اوسنے تحریر

کی عرض کہ یہ نہین مناسب — کب فوج کشی ہے ایسی واجب — آبادی گھر کے واسطہان — بربادی ملک کب ہے شایان

تنہا خود اوسکے پاس جاکر — پاسخ اوس قول کا سناکر — کرتا ہون اوسے مین لاکے موقوف — اسمین پس و پیش سب ہے بیسود

یہ سنکے مصاحبین شہ نے — اور جملہ ملازمین شہ نے — کی عرض کہ جائین شاہزادہ — بافوج سوار اور پیادہ

ایسا نہو ہوکے وہان پشیمان — تنہائی سے اور ہوئین حیران — جائین اوس شہر مین بشوکت — ہے اسمین یہی صلاح دولت

اک فوج کثیر کر کے تیار — اور لعل و زر و گہر کو کر بار — طہماس تھا نام اس سپہ کا — آمادہ ہوا سطرح سفر کا

اک گھوڑا کہ تھا وہ حور پیکر — شہزادہ ہو خود سوار اوسپر — اسباب کے بستہ بار کر کے — اونٹون پہ اونکو بار کر کے

راہی ہوا اپنے وہ وطن سے — صحرا مین گیا وہ گل چمن سے — طے شوق مین کر ہر ایک منزل — وارد ہوا شہر مین وہ بیدل

وہ شہر تھا تخت گاہ قیموس — وہ شہر تھا شہر شاہ قیموس — دیکھا اک قلعۂ فلک سا — کیا کوہ کو اوسکے آگے رتبا

اوس قلعہ کے کنگرون کے اوپر — شہزادونکے ہین لٹک رہے سر — یہ دیکھہ کے ہمراہان طہماس — شہزادہ کے آئے ہو بہم پاس

بولے کہ سمجھہ تو اب بھی انجام — ہے تیرا خیال وصل لبس خام — صدہا شہزادے دیکھا نادان — کھو بیٹھے ہین اس خیال مین جان

تو بھی ندے اونکی طرح سے جان — لیجائیگا مفت دل مین ارمان — یہ سیر ہوس ہے دشمن جان — بس ان لے ہم ہون تیرے قربان

لیکن وہ عجب تھا دشمن عقل — ناچار کف افسوس ملکر — سب کہنے لگے کہ یا مقدر

اوس شہر کے جب گیا وہ اندر — آراستہ تھا وہ شہر سب — ہر کوچہ گلی تھی خوب مرغوب

بازار بھی اوسکا جان فزا تھا — خوش وضع تھا اور دلکشا تھا — ہر کوچہ تھا رشک باغ رضوان — رہتے تھے در و دیوار پہ حور و غلمان

یہ دیکھکے حال ہوگئے غمناک — دامن کو کیا مین جیب تک چاک — جب گھر ہوا اسطرح تباہی — اس غم سے کی مین نے ترک شاہی
اس دشت مین مین نے گھر بنایا — مجھسے اس غم نے گھر چھوڑایا — ہے آہ و بکا سے روز شب کام — کوئی نہین مثل میرے ناکام
دن کو جلنا ہے کام میرا — شب کو رونا ہے کام میرا — شہزادہ نے حال مہر انگیز — سنکر پیا جام عشق لبریز
نادیدہ ہوا شکار اوسکا — بن دیکھے ہوا نثار اوسکا — گو عشق ہی دید سے ہے پیدا — پر یہ بھی شنید سے ہے پیدا
گو چشم ہے باعث تعشق — ہے گوش بھی باعث تعلق — اس حال کو سن بذریعہ گوش — شہزادہ ہوا ز خود فراموش
نادیدہ ہوا جو عاشق زار — دیدار کا اب ہوا طلبگار

دوسری داستان مراجعت مین شہزادہ کی شکار سے اور مطلع ہونا بادشاہ کا شہزادہ کے عاشق ہونے پر اور جانا شہزادہ کا مہر انگیز کے پاس اور اوسکے سوال کا جواب ندینے کے باعث مار جانا اوس کا

دے ساقی شراب تند و تیز — اب ہوتا ہے عشق مہر انگیز — اس عشق مین کھیلنا ہے جان سے — دینا ہے ہنسی خوشی سے جان کو
بس دے وہ شراب جسکو پیکر — کچھ رنج نہ آئے میری دل پر — اور نشہ مین اوسکے ہو کے مسرور — وہ حال ہوا اسطرح سے مسطور
یعنے کہ وہ مردمان ہمراہ — افواج و رفیق خیمہ و خرگاہ — پیچھے جو رہے تھے آگئے سب — شہزادہ کو دیکھکے خوش ہوئے سب
کوئی ہوا صدقہ کوئی قربان — آئی رفقا کی جان مین جان — حاضر کیا اسپ تیز لاکر — شہزادہ ہوا سوار اوسپر
تھا اسپ کہ تھی وہ باد صرصر — تھا تیز وہ مثل برق مضطر — تھا وہم سے آگے آگے جاتا — سرعت مین خیال اوسے نہ پاتا
تھا زین اوسکا جواہر آگین — تھے باگ مین گوہر خوش آئین — القصہ وہ ہو سوار اوسپر — آیا واپس شکار سے گھر
تھا گھر مین ولیک تھا سفر مین — ملے کرتا وہ راہ عشق طے مین — سیماب کی طرح رہتا بیتاب — دن رات گذرتے نہ خور و خواب
تھا آتش عشق سے وہ جلتا — تھا سوز و تش عشق سے وہ گلتا — ہر روز تھا اوسکا حال ابتر — ہر وقت اوسے خیال دلبر
ہر وقت وہ سوز و ساز مین تھا — دل اوسکا سدا گداز مین تھا — کب عشق مین چین ہو میسر — ہے رنج ہی عشق مین سراسر
چندے گذرے جو اسطرح سے — بس ہو گیا حال اوسکا ابتر — یہ دیکھکے حال زار اوسکا — جو جو کہ تھا یار غار اوسکا
ہر ایک نے مضطرب ہو پوچھا — یہ آپکی کیفیت ہوئی کیا — تھا چہرہ کا رنگ ارغوانی — اب رنگ وہ لایاز عفرانی
رخسار کہ تھا بہار دیدہ — ہے مثل گل خزان رسیدہ — وہ لب کہ تھا رشک لعل احمر — اب کیون ہے برنگ برگ صفر
دل تھا جو مدام فرحت انگیز — صحبت سے ہے کیون وہ وحشت انگیز — تشویش ہے جملہ حالتون مین — کیون فرق ہے جملہ عادتون مین
شہزادہ نے چشم کر گہربار — اب سوز و درد اور کثرت زار — ساری کیفیت جنون خیز — یعنے احوال مہر انگیز

یعنی کہ بہت ہین قصہ مشہور — جو ہوتے ہین صدق سے بہت دور — نزدیک خرد دور یگانہ — ایسے قصہ ہین اک فسانہ

اس پر نکر و خیال بابا — یہ حال ہے کذب بس سراپا — یہ سنکے وہ ہوکے اور بیتاب — بولا کہ مجھے نہین ہے اب تاب

رخصت ہی ہنسی خوشی سے کیجے — ورنہ یہ مرا سلام لیجے — یہ سنکے ہوا فشار دل مین — باقی نرہا قرار دل مین

خاطر مین یہ آیا تھام دل کو — اب اور طرح یہ گفتگو ہو — یہ سوچ کے دل مین کی یہ گفتار — مین کیا کہون تم ہو آپ ہوشیار

یہ عشق ہے مین کرون ہون یہ کیا — ظاہر ہے کرون اوسی عیان کیا — ہے عشق یہ آتش جہان سوز — ہے عشق یہ نار خانمان سوز

ہے عشق بلاے ناگہانی — ہے عشق بلاے جاودانی — جسکے دل مین یہ گھر بنا ہے — پھر گھر نہین حشر تک وہ پاے

صحرا مین رہے خراب و خستہ — صحرا مین بھی ہو تو دل شکستہ — مجنون مجنون ہوا اسی سے — فرہاد کا خون ہوا اسی سے

لیلی بھی رہی ہے اس سے غمگین — شیرین نے بھی دی ہے جان شیرین — بس جو مین کہون اوسے تو تاب ہان — اوسمین بہبود اپنی تو جان

اے لخت جگر نہ جا تو گھر سے — اے نور بصر نہ جا نظر سے — تو بیٹھہ مین جاؤن فوج لیکر — راضی سے وہ دے تو سب سے بہتر

ورنہ کرون اوسکا ملک تاراج — برباد کرون مین تخت و تاج — من بعد بزور لاؤن اوسکو — تجھسے مین ملاؤن اوسکو

یہ سنکے وہ بولا اشک ریزان — یہ بات نہین ہے تمکو شایان — مطلب اک شخص کا نکالو — اور ملک کو دوسرے کے مارو

مین خود تنہا وہان پہ جاکر — اوس بات کا پاسخ اوسکو دیکر — لاتا ہون اوسے بعیش و عشرت — آتا ہون مین پھر بصد بشاشت

یہ سنکے ہوا یقین مجکو — قسمت مین قضا نے لکھدیا جو — ٹلے جو اوسے یہ مُنہ ہے کسکا — ہے کون جو بدلے حرف اوسکا

قسمت مین جو اوسکی یہ لکھا ہے — بہتر ہے وہ یا کہ وہ بُرا ہے — ہوگا وہی جو ہے حکم تقدیر — پھر کیا کرے اوسمین حسن تدبیر

لاچار کہا کہ تیری مرضی — جا گو یہ نہین ہے میری مرضی — رخصت ہوا وہ چلا وطن سے — رخصت ہوئی گویا جان بدن سے

جب شہر مین پہونچا اوسکی جاکر — اوس جا گیا تھی جہان ستمگر — اوس سے پوچھا سوال قائل — پردے نہ سکا جواب بیدل

پھر اوس ظالم نے حسب بیان — سر اوسکا اوتارا دوش سے وہان — اور قلعہ کے کنگرہ کے اوپر — لٹکا دیا حسب وعدہ وہ سر

سنکر یہ خبر ہوا مین بیہوش — اوس روز سے تن کیا سیہ پوش — محلات مین حشر ہو رہا تھا — روتا کوئی کوئی چیختا تھا

جیب و دامن کو چاک کرتا — غش کھاکے کوئی زمین پہ گرتا — کہرام مچا وہ اوس سے گھر گھر — شرمندہ تھا جس سے شور محشر

تھے جتنے رفیق اوسکا اور یار — تھے رنج مین روز و شب گرفتار — بیٹھا ماتم مین مین چہل روز — اوٹھا آخر کو مین غم اندوز

بیٹا اب دوسرا یہ بولا — اسطرح دہن کو اوسنے کھولا — ہے کیسی وہ دیکھون فتنہ انگیز — جاتا ہون مین لانے مہر انگیز

یہ کہکے چلا گیا وہان پر — کھویا اوسنے بھی جاکے وہان سر — اپنے بھائی سے جا ملا وہ — ماتم مین ہمین بٹھا گیا وہ

القصہ ہر ایک میرا فرزند — لخت جان و جگر کا پیوند — یہان سے گیا وہان پہنچا نہ وہان سے — وہان کا جانا تھا جانا جان سے

دیوانہ نے سن یہ ہو کے بیتاب — اشکون سے دیا سخن کو یون آب — قابل نہین سنے کے یہ حالت — سنے سے ہو جسکے بس ملالت
بہتر ہے کہ اس سے درگذر کر — اس سنے سے گوش ہے کر کر — خورشید ہی سنکے دے تاب و تاب — چشمہ ہے یہ سنکے چشم پر آب
سبزہ ہی زمین پہ سنکے غلطان — ہی گل بھی یہ سنکے چاک دامان — شہزادہ نے سنکے یہ حقیقت — اصرار کیا بصد لجاجت
القصہ ہوا وہ جب کہ ناچار — بولا کہ سن اب حقیقت زار — ہے اک جو وسیع ملک بابل — تھا اوسکا مین شاہ باتجمل
شہرہ تھا مرا زبس جہانگیر — کہتے تھے مجھے شہ جہان گیر — لشکر تھے مرے سوار و پیادہ — بیحد و حساب سے زیادہ
اور مال و متاع و گنج و گوہر — اندازہ و قیاس سے تھا باہر — بخشے تھے خدا نے سات فرزند — تھے نور بصر جگر کے پیوند
ہر ایک اونمین تھا اہل ہمت — ہر ایک اونمین تھا اہل جرات — کرتا تھا بکر و فر مین شاہی — محکوم تھے ماہ تا بماہی
رکھتا تھا نہ رنج و غم سے کچھ کام — ناکامی تھی مجھسے سخت ناکام — پر چرخ نے ایک چرخ مارا — جس سے بگڑا یہ کھیل سارا
اک روز جو آیا اک مسافر — دربار مین آہوا وہ حاضر — فرزند کبیر نے جو دیکھا — احوال بلاد اوس سے پوچھا
ہر جا کے عجائبات کہکر — اوسنے کہا حال یہ عجب تر — ترکون کی ولایت اک خوش آئین — سرحد تھی وہ ملک چین ماچین
اوسکا قیموس شاہ ہی شاہ — بیٹا طیموس شہ کا ذی جاہ — اوسکی ایک دخت مہر انگیز — ہے نام ہی اوسکا مہر انگیز
ہے خوبی حسن مین یگانہ — عاشق اوسپر ہی اک زمانہ — دنیا مین نہین ہے اوسکا ثانی — حور و نگار ہے حسن اک کہانی
مہتاب کو اوس سے داغ پیدا — خورشید کو تاب و تپ ہویدا — چکر مین ہے چرخ گوش بر در — دیکھا نہین ویسا حسن دلسوز
گل نے نہین پائی وہ نزاکت — حور و نمین کہان ہے وہ لطافت — کیا منہ ہے جو غنچہ منہ دکھائے — لالہ ہو تو دل یہ داغ کھائے
القصہ وہی ہے یاسمن بر — باغ شاہی مین اک گل تر — اب وہ گل گلشن نکوئی — باحسن و جمال و محبوبروئی
آئی جو بہار عمر پر ہے — شمشاد بھی اوسکا باور ہے — یعنے اوسکا نہال قامت — لایا ہے شگوفہ کی علامت
خواہان ہین یہ والدین مختر — پیوند ہوا وسکا اب کہین پر — شہزادے بھی چند جمع ہین وہان — مثل بلبل ہین وصل جویان
پر اوسکا ہنوز قد شمشاد — ہے سرو کی طرح سب سے آزاد — ابتک نہین اوسنے شہر شادی — دل مین اپنے کسیکو جا دی
اوسکا ہے سوال اک مقرر — گل با توچہ کرد با صنوبر — پورا جو کرے سوال اوسکا — حاصل ہوا وسے وصال اوسکا
اور جو کہ جواب اوسے نہ دیگا — سر اوسکا جدا بدن سے ہوگا — اور قامہ کے کنگرہ کے اوپر — لٹکائینگی بیدریغ وہ سر
جب قصہ سنا یہ اوسنے اکبار — ہو بادۂ عشق سے وہ سرشار — کر عشق مین دل کو اپنے بریان — اور چشم کو اپنے کر کے گریان
آیا مرے پاس اور رو رو — کہنے لگا مجکو رخصت اب دو — مین جا کے نہ لاؤن اوسکو جب تک — مجکو نہین چین ہوگا تب تک
مین سنکے ہوا بہت پریشان — دکھلائے جو عشق نے وہ سامان — اول کلمات پر نصیحت — اوسکو کہے مین نے بالطافت

اسپر پہ غضب کہ تشنگی سے — گھوڑا رہا باز رفتگی سے — ناچار اوتر کے شاہزادہ — چلنے لگا ہوکے پیادہ
گو پشت کا بار اب ہوا کم — پر بار تھا تشنگی کا قایم — اس سے نہ بچا وہ اسپ رنجور — اوسنے کیا بار جسم کو دور
شہزادہ ہوا بہت پشیمان — کہنے لگا ہوکے اشک ریزان — یا بار الٰہ تو کرم کر — رکھہ اپنی نظر تو بس کرم پر
مین ہون ترا بندہ گنہگار — ہے نام ترا رحیم و غفار — مین بندہ ہون تو ہی بندہ پرور — تو عذر نیوش عذر آور
ہے کون ترے سوا یہان پر — جس سے کہون اپنا حال مضطر — یہ کہتا ہوا وہ اشک ریزان — جاتا افتان تھا اور خیزان
وہ دشت کہ نام کو بھی جسمین — آتی نہ تھی بو کے انس و سمین — طے کرتا اسیر دام آلام — ہر گام پہ گریہ سے اوسے کام
کچھہ دور گیا تو ایک کہسار — چھوٹا سا ہوا وہان نمودار — تھا ایک درخت بس تناور — اوسکے دامن مین ایک جا
جڑ تھی تحت الثرے کو پہونچی — ہر شاخ تھی آسمان سے اونچی — شہزادہ کی طرح چشم پر آب — اوسکے نیچے تھا ایک تالاب
یہ دیکھہ کے ہوکے دل مین شادان — پہونچا اوس جا پہ وہ پریشان — پر آب ہے مثل حوض کوثر — دیکھا اک چشمہ وہان سراسر
پانی اوسکا تھا صاف و شفاف — خوش ذایقہ خوش مزہ بہت صاف — تھا آب حیات سے وہ بہتر — تھا قند و نبات سے وہ شیرین تر
سبزہ ہر سمت اوسکے غلطان — گل تھے ہر سمت اوسکی خندان — شاداب وہ سبزہ زار دیکھا — ہر غنچہ پر بہار دیکھا
سوسن لیے پاس اپنے لالہ — کہتی تھی کہ لو مے کا پیالہ — سنبل کہتی تھی یہ ہو کے مخمور — آ بیٹھہ یہان تو ہوکے پابند
القصہ فضاے جان فزا تھی — اور آب و ہواے دلکشا تھی — کیا کہیے کہ کیسا باغ گل تھا — جنت کا وہان چراغ گل تھا
شہزادہ یہ دیکھہ کر ہوا خوش — ٹھہرا کہ ہوا تھی وہان کی دلکش — پانی پیا اوسنے چلو بھر بھر — اپنے لب خشک کو کیا تر
ہر سو گلزار دیکھتا تھا — قدرت کی بہار دیکھتا تھا — دیکھا اک جا پہ تخت شاہی — کہنے لگا دل مین یا الٰہی
کسکا ہے یہ تخت اس جگہہ پر — ہے کون یہانکا شاہ ذی فر — اس فکر مین تھا کہ کیا ہے یہ سر — ناگہہ ہوا شخص اک نمودار
دیوانہ کی طرح غل مچایا — سودائی سا بیچ و تاب کھایا — جنگل سے نکل کے آیا اوسجا — شہزادہ تھا سیر کرتا جس جا
شہزادہ نے دیکھہ اوسکو جانا — ہے کوئی بزرگ یہ دیوانا — پیشانی سے اوسکے سب علامت — شاہی و سعادت و شہامت
خورشید نمط چمک رہی تھی — شعلہ کی طرح دمک رہی تھی — دیوانے نے دیکھہ اوسکو پوچھا — ہے کون یہان تو کیونکہ پہونچا
یہ دشت ہے ایک دشت خونخوار — کیا جان سے ہے تو اپنے بیزار — اس جا پہ نہ مارے پر پرندہ — آسکے نہ کوئی یہان درندہ
آتا نہین ڈر سے اس جگہہ شیر — تو ہے مگر اپنی جان سے سیر — کہہ کون ہے تو کہان سے آیا — تجکو یہان کون ساتھہ لایا
شہزادہ نے قصہ کہہ سنایا — سب حال نزار اوسے بتایا — پھر پوچھا کہ آپ بھی بتائین — احوال اپنا مجھے سنائین
ہین آپ بھی کون کیا ہین یہ طور — پیشانی سے کھلتے ہین یہ اور — تنہائی کو اختیار کرنا — ترک یار و دیار کرنا

غیرت سے ہو مرگ پر کمر بند — قارون بھی ہوا زمین میں پیوند
اسکندر فیلقوس ہوتا — اس فوج کو دیکھ عقل کھوتا
تھے علم و ہنر مین سب یگانہ — قوت مین تھے رستم زمانہ
گھبرا تا وطن مین جی ہے اپنا — ہے سیر و شکار کی تمنا
شہزادہ کی عرض کر کی منظور — فرمایا یہ شہ نے ہو تو مسرور
رہنا تو ہمیشہ اس سے ہوشیار — گردش مین سدا ہے چرخ دوار
شہزادہ نے جبکہ پائی رخصت — رخصت ہو پدر سے بالثبات
سبکو کیا حکم حاضر آوین — سب جانور اپنے اپنی لاوین
تازی بھی سیاہ گوش بھی ہون — یاران شکار کوش بھی ہون
جب چند شکار اوسنے مارے — کلفت ہوئی دور اوسکی ہارے
یہ اپنے شکار مین تھا مشغول — وہ اپنے ہی کار مین تھا مشغول
کہہ کیونکر رہے زمانہ یکسان — جب چرخ مین ہو یہ چرخ دوران
ناگاہ بزیر دامن کوہ — جو کوہ تھا اوسکو کوہ اندوہ
اوسکے دامن مین ایک جا پر — چرتا ہے غزال نیک منظر
نادان کرے کیا شکار اوسکا — خود آپ ہوا شکار اوسکا
حربہ نچلے کوئی خبردار — اسکو پہونچے ضرر نہ آزار
دیکھا جو ہرن نے جملہ سامان — وہ دیکھ ہرن ہوا اوسی آن
پر تھے نہ تو جان اوسکے کترے — پر آ ہونے کان اوسکے کترے
تدبیر کی لاکھ اوسنے ہر چند — اوسکے نہوا کمند مین بند
اسطرح پہ گذرے دو پہر جب — شہزادہ ہوا عرق عرق سب
ہمراہی جو تھے رہے وہ پیچھے — یہ شوق کے گھوڑے پر تھا آگے
آگے ایک ریگ کا تھا ٹیلا — آہو رم کر گیا اکیلا
اوسپر نہ چڑھا وہ تیز اشہب — نظر اوسنے ہوا ہرن بھی غائب

انجم سے شمار مین زیادہ — تھی فوج سوار اور پیادہ
رکھتا تھا یہ شاہ سات فرزند — لشکر شکنی مین چابک و چوبند
فرزند کبیر اوسکا اس روز — عارض ہوا بادل غم اندوز
ہو حکم شکار کو مین جاؤن — دل سے غم کاہلی بھلاؤن
ہے شغل شکار سب سے بہتر — پر ہین خطرات بھی مقرر
پھر بولا کہ اے عزیز جان — جا تیرا رہے خدا نگہبان
تھے جتنے سہیلے بھی جاکر — تھے جتنے سہیلے بھی جاکر
یعنی لشکر سے ہون چنیدہ اور بار — بھری شاہین تیز پرواز
القصہ بصد ہزار سامان — شہزادہ گیا لبسوے میدان
صحرا مین وہ تھا شکار کرتا — اور چرخ تھا اور کار کرتا
ہر ذات مین اوسکی وصف نیرنگ — چکر مین ہے جس سے عقل و فرہنگ
ہر آن ہے اسکا اک نیا رنگ — ہر چرخ مین اوسکے ہے نیا ڈھنگ
دارد ہو وہ دیکھتا ہے وہان کیا — ایک کوہ بلند ہے فلک سا
خوشرنگ جو وہ چرند پایا — شہزادہ کو بس پسند آیا
بولا اسے زندہ جو کہ لاوے — انعام بہت سا مجھسے پاوے
خود بھی گیا وہ اسیر تقدیر — تا اوسکو کرے اسیر تدبیر
شہزادہ نے گھوڑا اپنے ڈالا — جسنے حد سے قدم نکالا
بگ ٹٹ گیا اوسنے لبیان لین — پر چوکڑیان وہ اوسنے وہان لین
قابو مین چڑھانا اوسکی گروہ — چڑھتا رہا اوسکے پر نظر وہ
گرمی نے دکھایا زور اپنا — اور پیاس نے زور شور اپنا
تنہا شہزادہ اور ہرن تھا — ہمراہ نہ سایہ بدن تھا
شہزادہ نے گرچہ گھوڑا اوٹا — پر ریگ سے اوسکا گھوڑا اٹا
شہزادہ یہ دیکھ کر تھا حیران — تنہا تشنہ تھا اور پریشان

سبب تالیف کتاب

ساقی وہ ملے شراب مجکو — پیکر جسے اب کہون مین تجکو — جو کچھ ہے وہ خامہ کی زبانی — تالیف کا کیا سبب ہے یعنی

اک شب کہ تھی روز سے وہ بہتر — از روز سعید عید خوشتر — مین پڑھتا تھا قصۂ صنوبر — خاطر ہوئی شاد اوسکو پڑھکر

جب ختم کیا تو دل مین آیا — اور شوق نے اسطرح بتایا — قصہ ہے عجیب تر یہ سارا — ہے قوت عقل آشکارا

پر شرم ہے چون عروس سادہ — گر نظم سے پائے استفادہ — ہو حلۂ نظم سے مجلے — ہو زیور نظم سے مجلے

تو عرض ہون جوہر اوسکی کیا ہے — وہ چند ہون دلربائی کے طور — یہ کہہ کے لیا جو فکر سے کام — اوسنے لیا نارسائی کا نام

پر شوق کہ جوش ان نے کھا دل مین — عذر اوسکا نہین سما یا دل مین — دل نے کہا سنتو عاشق زار — گلشن مین کہان نہین خس و خار

لازم ملزوم ہین گل و خار — دونون باہم ہین دیکھ گلزار — جو سیر چمن کرینگے لاریب — رکھین گے نہ خار پر وہ کچھ عیب

دونون سے ہے قدرت اوسکی ظاہر — دونون سے ہے صنعت اوسکی باہر — بس شوق سے دل کے کام لیکر — ہے عرض بخدمت سخنور

جو کچھ تر و خشک دیکھتا ہے — رطب و یابس جو سمجھتا ہے — شفقت کی نظر سے اسکو دیکھو — اصلاح جو ہو سکے تو دیدو

ورنہ اسے پڑھکے دل کرو شاد — عاشق کو کرو دعا سے پھر یاد — یہ کہکے شروع قصہ اب کر — گل باتوجہ کرد باصنوبر

آغاز داستان

پہلی داستان شمشاد لال پوش کے فرزند اکبر کا شکار مین جانا اور زبانی جہانگیر بادشاہ کی تعریف حسن مہر انگیز اور اوسکا سوال سنکر اوسپر عاشق ہونا

ساقی وہ پلا تو بادۂ ناب — دل سینہ مین سخت بیقرار ہے — جسکو پیکر کہلے مرا دل — تحریر ہو قصہ سب مفصل

سنکر جسے ہوش عقل کا جائے — اور عشق کا جوش دل مین آجائے — آغاز ہو قصۂ صنوبر — تحریر ہو قصہ اسطرح پر

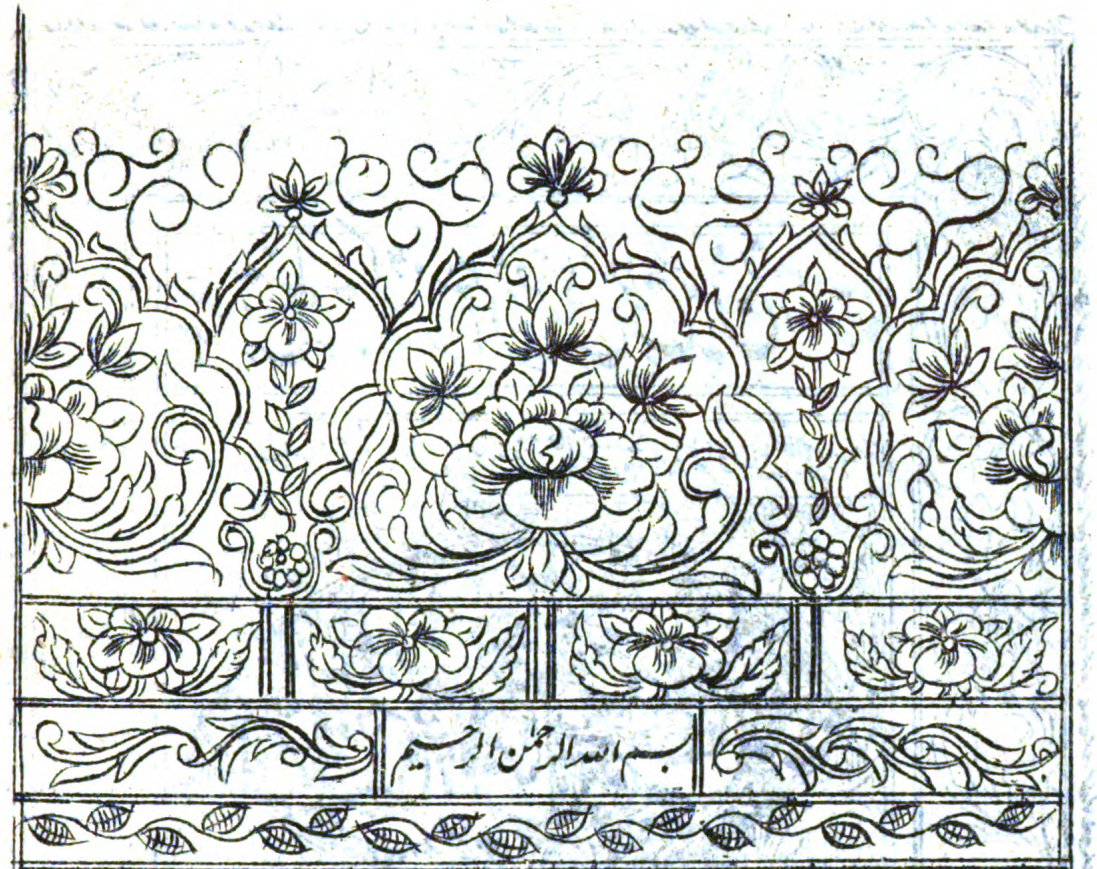
راوی کی روایت اسطرح ہے — حاکی کی حکایت اسطرح ہے — مشرق کی بلاد مین تھا ایک شاہ — شمشاد تھا نام شاہ ذی جاہ

خلقت اوسے لال پوش کہتی — انصاف سے اوسکے گوش تھی تہی — دربان تھی اوسکے در کی حشمت

اقبال تھا خانہ زاد اوسکا — اجلال تھا ہمرکاب اوسکا — خود عقل تھی اوسپہ دل سے مفتون

مشہور تھا اسقدر بانصاف — مفقود تھا نام ظلم تا قاف — نصفت مین یہ لیگیا تھا سبقت

بخشش مین تھا حاتم زمانہ — جراحت مین تھا مخزن زمانہ — دولت رکھتا تھا ایسی جسپہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساقی وہ مجھے دے جام پُر مل — وحدت کا ہو نشہ جسمین کامل — پیکر مست الست ہو کر — سب بے ساختہ آئے یہ زبان پر

ہر جلوہ مین نور ہے خدا کا — ہر شے مین ظہور ہے خدا کا — ہر لفظ ہے نام بس اوسیکا — ہر فعل ہے کام بس اوسیکا

گلشن ہے کہ گل سبھی وہی ہے — شاخ و برو برگ بھی وہی ہے — عاشق ہے وہ عشق ہے وہ معشوق — خالق ہے وہ خلق ہے وہ مخلوق

ذی عقل کا باعث تعلق — ذی عشق کا باعث تعشق — ظاہر وہی اور نہان وہی ہے — غائب وہی اور عیان وہی ہے

عاقل ہے وہ عقل ہے وہ معقول — شامل ہے وہ شغل ہے وہ مشغول — اک جسم کو کر کے اوسنے پیدا — پھر سب کیے روز و شب ہویدا

عنصر کیے چار اوسنے بنیاد — آتش اور آب خاک اور باد — ان چارون کو دیکر ایک ترکیب — اوسنے کیا خلق سب مرتب

افلاک بنائے مہر اور ماہ — انجم مین بنایا انکو چون شاہ — طبقات زمین کیے سراسر — اوسمین کیے وحش و انس و طایر

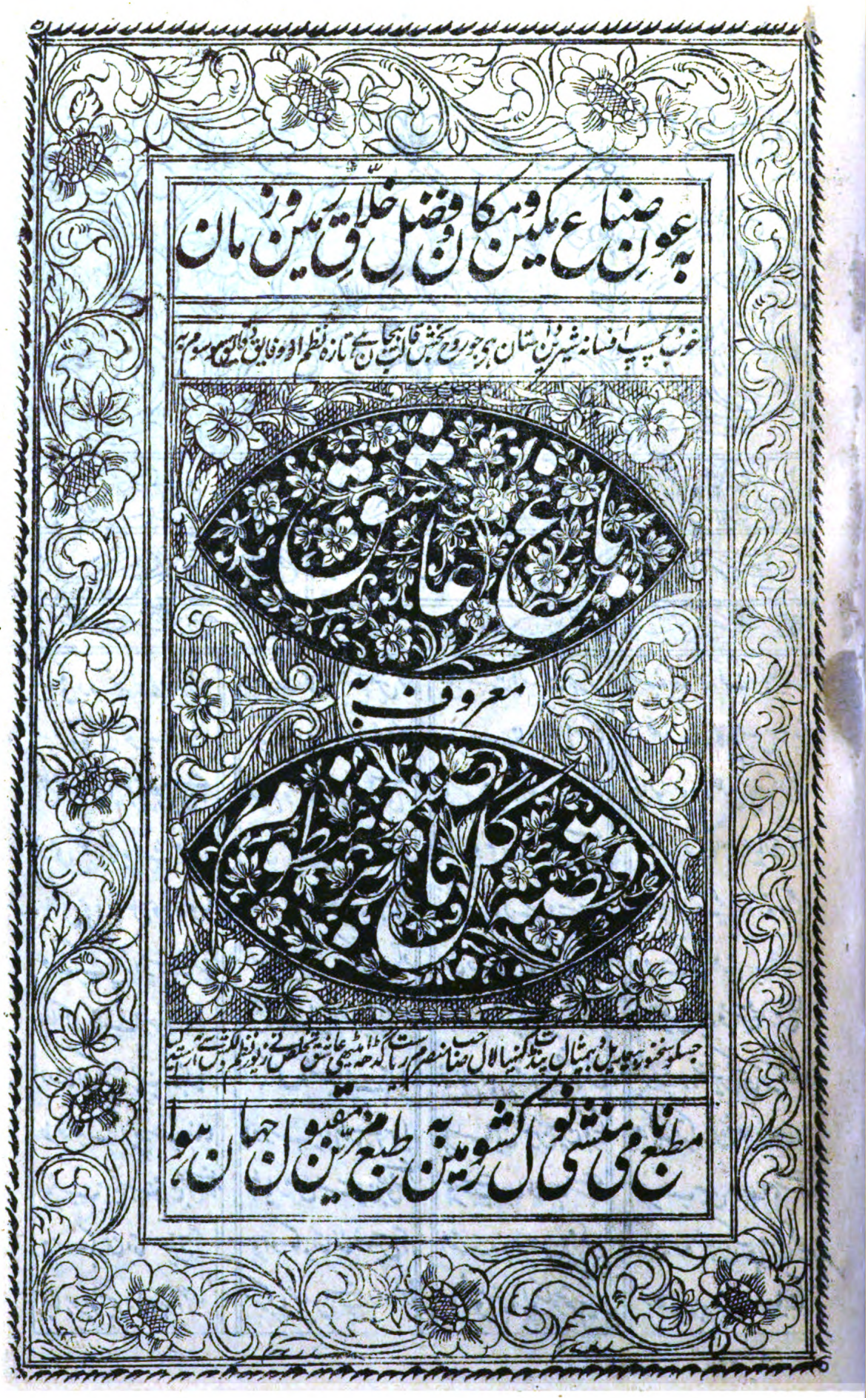
انسان کو شریف تر بنایا — ادراک و تمیز اوسے بتایا — فاعل بھی ہے فعل بھی ہے مفعول — پرے ہے وہ نہین کسی سے مشغول

طرفہ یہ ہے گرچہ سب بنایا — اور سب مین ظہور ہے سمایا — ہر سب مین کہین نہین ہے کیونکر — دیکھو تو کہان نہین بعلاوہ

ہے نیست مین ہست مین بھی وہ ہے — ہشیار مین مست مین بھی وہ ہے — ہر سب سے جدا ملا ہے سب سے — ہو سب مین ملا جدا ہے سب سے

ہے اوسکو فنا بقا نہین ہے — ہے اوسکو بقا فنا نہین ہے — القصہ وہ ہے سبھی مین دیکھو — ورنہ وہ نہین کسی مین دیکھو

بینا ہو جو چشم دل ہو آگاہ — سمجھ کیا نہین ہے راہ داور — عاشق تو اب اوسکو تم یہانکر — مطلب جو ہے تیرا وہ یہان کر


بہ عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
خوب سے خوب پا فسانہ شیریں زبان ہی جو روح بخش قالب ہیجا ہے تازہ نظم اردو فارسی سوم بہ
باغ و بہار
معروف بہ
قصہ چہار درویش
جسکو سخنور بیدل و بہتال پنڈت کنہیالال صاحب منشی مرصع رسا کہ تخلص نے زیور نظم و نثر سے آراستہ
مطبع نامی منشی نولکشور مین بطبع مزین مقبول جہان ہوا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے یہ فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ ہین کتب فسانہ نظم اردو و کتب قصہ جات نثر و متفرق کلیات دواوین اردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب فسانۂ نظم

الف لیلہ منظوم - چار جلد تصنیف مختلف -
۱- جلد - بنظم دلکش مرزا اصغر علیخان نسیم دہلوی مخمور تخلص
۲- جلد - نتیجہ طبع شاعر خوش فکر منشی طوطا رام شایان -
۳- جلد - تصنیف منشی طوطا رام شایان -
۴- جلد - از منشی شادی لال شاگرد مرزا نسیم دہلوی -
مجموعہ قصص - مشتملہ پانچ قصہ مؤلف مختلف -
۱- قصہ سوداگر بچہ ۲- قصہ ماہی گیر ۳ قصہ حجمبہ
۴- قصہ منصور - ۵- قصہ شاہ روم -
سنگاسن بتیسی منظوم منشی رنگین لال متخلص
گلزار ابراہیم - ابراہیم ادہم کا سچا فسانہ مؤلفہ حسن
چشمۂ شیرین - فرہاد و شیرین کا قصہ -
مخبر ہمت تصنیف منشی حی گوپال ثاقب تخلص -
ایجاد رنگین - مختصر مختصر حکایات مصنفہ
سعادت یار خان رنگین -
مجموعہ - چوہے نامہ و بلی نامہ و الو نامہ -
جوگن نامہ - مصنفہ میان باطن اکبر آبادی -
قصہ مقتول جفا - معروف باسم تاریخی فسانۂ غم
مؤلفہ حافظ محمد امیر الدین -
بدھا دت بھاگھا مختصر معانی از ملک محمد جائسی
ایضاً بھاگھا سے اردو مین شعر مشعر نظم فرمایا مولوی
قاسم علی بدایونی نے -
ایضاً - از عبرت و عشرت -
مجموعہ قصہ - قاضی جونپور و قصہ بندر -
و قصہ حفاظت شیطانی و قصہ چار لڑکون کا

مثنوی گلزار نسیم قصہ گل بکاولی منظوم از دیا شنکر
نسیم لکھنوی -
فسانہ عجائب منظوم مؤلفہ بھولا ناتھ فراغ تخلص -
نل دمن راجہ نل اور دمن کا فسانہ منظوم -
ہدیۃ الانظار از مولوی ممتاز علی سندیلوی -
مثنوی میر حسن -
یوسف زلیخا - اردو منظوم تصنیف نگار -
شیرین خسرو با تصویر مصنفہ منشی گوبند پرشاد فضا -
بنجارہ نامہ مصنفہ میان نظیر اکبر آبادی -
لیلی مجنون - تصنیف میر تقی ہوس -
بہار دانش منظوم تصنیف طپش -
مجموعہ قصہ سپاہی زادہ با تصویر بارہ قصہ -
۱- قصہ سپاہی زادہ ۲- قصہ چار باغ رنگین - ۳-
قصہ محمود شاہ - ۴ قصہ سوداگر بچہ - ۵ عاشق کا جنا
۶- قاصد نامہ - ۷ ہنس نامہ - ۸ - تندرستی نامہ
۹- دکھ سکھ نامہ - ۱۰ - دولت نامہ - ۱۱ -
بھوچال نامہ - ۱۲ رنگین نامہ -
بحر دانش یعنے قصہ سوداگر بچہ -
شاہنامۂ اردو - منظوم تصنیف منشی مو چند
طلسم شایان - یعنے داستان امیر حمزہ منظوم
مصنفہ منشی طوطا رام شایان -
قصہ شاہ روم -
دالہ منظور منظوم مؤلفہ سید منظور احمد -

Govt. Manuscript

GOVT. ORIENTAL MANUSCRIPTS LIBRARY

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق کون و زمان

خوب و چست افسانہ شیرین بیان ہے جو روح بخش قالب ہجراں ہے تازہ نظم اردو فارسی و عالی و رسم ہے

باغ و بہار

معروف بہ

قصہ چہار درویش

مطبوعہ

جسکو بخور سعید دیبی دہیال پنڈت کنہیالال صاحب منشی مدرسہ ریاست گوالیار نے عاشق تخلص نے زیور نظم دیکر اراستہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مقبول جہان ہوا

Bāg-ĕ-Āshiq.

16.E.16.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

